سرکاری رپورٹ

صوبائی اسمبلی پنجاب

مباحثات 2015

سرکاری رپورٹ

صوبائی اسمبلی پنجاب

مباحثات 2015

(جمعرات 18، جمعتہ المبارک 19، سوموار 22، منگل 23، بدھ 24،
جمعرات 25، جمعتہ المبارک 26۔جون 2015)
(یوم الخمیس 30 شعبان المعظم، یوم الجمع یکم، یوم الاثنین 4، یوم الثلاثہ 5، یوم الاربعاء 6، یوم الخمیس 7،
یوم الجمع 8۔رمضان المبارک 1436ھ)

سولھویں اسمبلی: پندرھواں اجلاس

جلد 15 (حصہ دوم): شمارہ جات : 7 تا 13

صوبائی اسمبلی پنجاب

مباحثات

مندرجات

پندرہواں اجلاس

جمعرات،18۔جون2015

جلد 15:شمارہ 7

نمبر شمار	مندرجات		صفحہ نمبر
1۔	ایجنڈا	------------	505
2۔	تلاوت قرآن پاک وترجمہ	------------	507
3۔	نعت رسول مقبول ﷺ	------------	508
	سرکاری کارروائی		
	بحث		
4۔	سالانہ بجٹ برائے سال16-2015پر عام بحث(۔۔۔جاری)	------------	509

نمبر شمار	مندرجات	صفحہ نمبر
5۔	کورم کی نشاندہی ------------	551
6۔	سالانہ بجٹ برائے سال16-2015 پر عام بحث(۔۔۔جاری) ------------	552
	رپورٹیں(میعاد میں توسیع)	
7۔	تحریک التوائے کار نمبر1119/14 کے بارے میں مجلس قائمہ برائے تعلیم کی رپورٹ ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں توسیع ------------	564
8۔	سوال نمبر2338/14 کے بارے میں مجلس قائمہ برائے ٹرانسپورٹ کی رپورٹ ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں توسیع ------------	565
	رپورٹیں(جو پیش ہوئیں)	
9۔	تحاریک استحقاق نمبر32/14اور2,13/15کے بارے میں مجلس استحقاقات کی رپورٹوں کا ایوان میں پیش کیا جانا ------------	566
	رپورٹیں(میعاد میں توسیع)	
10۔	تحاریک استحقاق نمبر2013/12/2014,15,20,25,31اور,,1,4,5, 2015/7,8,10,11,12,14,15,16کے بارے میں مجلس استحقاقات کی رپورٹیں ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں توسیع ------------	566
11۔	سالانہ بجٹ برائے سال16-2015 پر عام بحث(۔۔۔جاری) ------------	567
	رپورٹ(میعاد میں توسیع)	
12۔	نشان زدہ سوال نمبر269ایل ڈی اے ایمپلائز ہاؤسنگ سکیم ٹھوکر نیاز بیگ لاہور کے مسئلہ کے بارے میں مجلس خصوصی نمبر4کی رپورٹ ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں توسیع ------------	586
13۔	سالانہ بجٹ برائے سال16-2015 پر عام بحث(۔۔۔جاری) ------------	587

نمبر شمار	مندرجات		صفحہ نمبر
	جمعتہ المبارک،19۔جون2015		
	جلد 15:شمارہ 8		
14۔	ایجنڈا	------------	607
15۔	تلاوت قرآن پاک وترجمہ	------------	609
16۔	نعت رسول مقبولﷺ	------------	610
	سرکاری کارروائی		
	بحث		
17۔	سالانہ بجٹ برائے سال16-2015پر عام بحث(۔۔۔جاری)	------------	611
	سوموار،22۔جون2015		
	جلد 15:شمارہ 9		
18۔	ایجنڈا	------------	655
19۔	تلاوت قرآن پاک وترجمہ	------------	663
20۔	نعت رسول مقبولﷺ	------------	664
	تعزیت		
21۔	بجلی کی لوڈشیڈنگ کی وجہ سے ہلاک ہونے والوں کے لئے دعائے مغفرت	------------	665
	تحاریک التوائے کار		
22۔	جام پور(راجن پور)میں محکمہ انہار کی کروڑوں روپے کی اراضی پر بااثرافراد کا قبضہ(۔۔۔جاری)	------------	666
23۔	پنجاب آرٹس کونسل میں گھپلوں کاانکشاف(۔۔۔جاری)	------------	667
24۔	ملک میں گردوں اور جگر کی بیماریوں میں مسلسل اضافہ(۔۔۔جاری)	------------	669
	سرکاری کارروائی		
	بحث		
25۔	مطالبات زر برائے سال16-2015پر بحث اور رائے شماری	------------	671

نمبر شمار	مندرجات	صفحہ نمبر
	منگل،23۔جون2015	
	جلد 15:شمارہ 10	
26۔	ایجنڈا ------------	745
27۔	تلاوت قرآن پاک وترجمہ ------------	753
28۔	نعت رسول مقبول ﷺ ------------	754
	تحاریک التوائے کار	
29۔	صوبہ میں بچوں سے جنسی تشدد کے واقعات میں مسلسل اضافہ اور اس پر حکومتی چشم پوشی کا مظاہرہ(۔۔۔جاری) ------------	756
30۔	واسا کے جنریٹروں کے ڈیزل اور پٹرول کی چوری کا انکشاف(۔۔۔جاری) ------------	757
31۔	حلقہ پی پی۔32 سرگودھا میں حالیہ بارشوں اور ژالہ باری کی وجہ سے کھڑی فصلیں تباہ، سروے کروانے اور ریلیف دینے کا مطالبہ (۔۔۔جاری) ------------	758
	سرکاری کارروائی	
	بحث	
32۔	مطالبات زر برائے سال 2015-16 پر بحث اور رائے شماری(۔۔۔جاری) ------------	759
	تحاریک استحقاق	
33۔	ڈی سی او اور اے سی ٹوبہ ٹیک سنگھ کا معزز ممبر اسمبلی کی سیاسی ساکھ کو نقصان پہنچانا ------------	794
34۔	مطالبات زر برائے سال 2015-16 پر بحث اور رائے شماری(۔۔۔جاری) ------------	796
	بدھ،24۔جون2015	
	جلد 15:شمارہ 11	
35۔	ایجنڈا ------------	827
36۔	تلاوت قرآن پاک وترجمہ ------------	831

نمبر شمار	مندرجات		صفحہ نمبر
	بدھ،24۔جون2015		
	جلد 15:شمارہ 11		
37۔	نعت رسول مقبولﷺ	-----------	832
	پوائنٹ آف آرڈر		
38۔	صوبہ میں ہونے والی لوڈشیڈنگ کے متعلق قرارداد کو take up کرنے کا مطالبہ	-----------	833
	سرکاری کارروائی		
	مسودات قانون (جو زیر غور لائے گئے)		
39۔	مسودہ قانون مالیات پنجاب 2015	-----------	835
40۔	مسودہ قانون انفراسٹرکچر ڈویلپمنٹ سیس پنجاب 2015	-----------	856
41۔	منظور شدہ اخراجات برائے سال 16-2015 کا گوشوارہ ایوان کی میز پر رکھا جانا	-----------	862
42۔	مسودہ قانون (ترمیم) صوبائی موٹر گاڑیاں 2015	-----------	866
43۔	مسودہ قانون (ترمیم) اسٹامپ 2015	-----------	869
44۔	مسودہ قانون ماس ٹرانزٹ اتھارٹی پنجاب 2015	-----------	871
45۔	مسودہ قانون (ترمیم) غازی یونیورسٹی، ڈیرہ غازی خان 2015	-----------	878
46۔	قواعد کی معطلی کی تحریک	-----------	880
	قرارداد		
47۔	کراچی اور اندرون سندھ میں شدید گرمی کی وجہ سے سینکڑوں افراد کی ہلاکت پر افسوس کا اظہار	-----------	881

نمبر شمار	مندرجات	صفحہ نمبر
	جمعرات،25۔جون2015	
	جلد 15:شمارہ 12	
48۔	ایجنڈا -----------	887
49۔	تلاوت قرآن پاک وترجمہ -----------	889
50۔	نعت رسول مقبولﷺ -----------	890
	حلف	
51۔	نومنتخب معزز ممبر اسمبلی کا حلف -----------	891
	سرکاری کارروائی	
	بجٹ	
52۔	ضمنی بجٹ بابت سال15-2014پر عام بحث -----------	892
	رپورٹیں(میعاد میں توسیع)	
53۔	تحاریک التوائے کار نمبر237اور728برائے سال2014کے بارے میں مجلس قائمہ برائے ہاؤسنگ،اربن ڈویلپمنٹ اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ کی رپورٹیں ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں توسیع -----------	902
54۔	نشان زدہ سوال نمبر14/2405کے بارے میں مجلس قائمہ برائے ایکسائز اینڈ ٹیکسیشن کی رپورٹ ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں توسیع -----------	903
55۔	کورم کی نشاندہی -----------	904
56۔	ضمنی بجٹ بابت سال15-2014پر عام بحث(---جاری) -----------	905
	جمعتہ المبارک،26۔جون2015	
	جلد 15:شمارہ 13	
57۔	ایجنڈا -----------	969
58۔	تلاوت قرآن پاک وترجمہ -----------	977

نمبر شمار	مندرجات	صفحہ نمبر
59۔	نعت رسول مقبول ﷺ ------------	978
	تحاریک التوائے کار	
60۔	رحیم یار خان میں ساڑھے تین ارب روپے سے مکمل ہونے والی سیوریج سکیم فلاپ ہونے سے شہریوں کو پریشانی کا سامنا(۔۔۔جاری) ------------	979
	پوائنٹ آف آرڈر	
61۔	پنجاب ٹیکسٹ بک بورڈ کی جانب سے پنجاب کو دو حصوں میں تقسیم کرنے کے حوالے سے تحریک التوائے کار اور ایم کیو ایم کا بھارت کی ایجنسی "را" کے ساتھ مل کر دہشت گردی سے متعلق قرارداد کو فوری take up کرنے کا مطالبہ ------------	981
	سرکاری کارروائی	
	بحث	
62۔	ضمنی مطالبات زر برائے سال 15-2014 پر بحث اور رائے شماری ------------	983
63۔	منظور شدہ اخراجات کا ضمنی گوشوارہ برائے سال 15-2014 کا ایوان کی میز پر رکھ جانا ------------	1029
64۔	قواعد کی معطلی کی تحریک ------------	1029
	قرارداد	
65۔	ایم کیو ایم کا بھارت کی ایجنسی "را" کے ساتھ مل کر دہشت گردی سے متعلق تحقیقات کا مطالبہ ------------	1030
	تحاریک التوائے کار(۔۔۔جاری)	
66۔	ٹیکسٹ بک بورڈ پنجاب کی شائع کردہ آٹھویں جماعت کی جغرافیہ کی کتاب میں پاکستان دشمن مواد چھاپنے والے عناصر کے خلاف سخت کارروائی کا مطالبہ ------------	1032
67۔	اجلاس کے اختتام کا اعلامیہ ------------	1034
68۔	انڈکس	

505

ایجنڈا

برائے اجلاس صوبائی اسمبلی پنجاب

منعقدہ18۔جون2015

تلاوت قرآن پاک وترجمہ اور نعت رسول مقبول ﷺ

سرکاری کارروائی

عام بحث

"سالانہ بجٹ برائے سال16-2015پر عام بحث"

507

صوبائی اسمبلی پنجاب

سولہویں اسمبلی کا پندرہواں اجلاس

جمعرات،18-جون2015

(یوم الخمیس،30-شعبان المعظم1436ھ)

صوبائی اسمبلی پنجاب کا اجلاس اسمبلی چیمبرز، لاہور میں صبح 10 بج کر50منٹ پر زیر صدارت جناب سپیکر رانا محمد اقبال خان منعقد ہوا۔

تلاوت قرآن پاک وترجمہ قاری نور احمد چشتی نے پیش کیا۔

اعوذ باللہ من الشیطٰن الرجیمO

بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِO

يَاَيُّهَا الَّذِيۡنَ اٰمَنُوۡا كُتِبَ عَلَيۡكُمُ الصِّيَامُ كَمَا كُتِبَ

عَلَى الَّذِيۡنَ مِنۡ قَبۡلِكُمۡ لَعَلَّكُمۡ تَتَّقُوۡنَ ۝١٨٣ اَيَّامًا

مَّعۡدُوۡدٰتٍ ؕ فَمَنۡ كَانَ مِنۡكُمۡ مَّرِيۡضًا اَوۡ عَلٰى سَفَرٍ

فَعِدَّةٌ مِّنۡ اَيَّامٍ اُخَرَ ؕ وَعَلَى الَّذِيۡنَ يُطِيۡقُوۡنَهٗ فِدۡيَةٌ

طَعَامُ مِسۡكِيۡنٍ ؕ فَمَنۡ تَطَوَّعَ خَيۡرًا فَهُوَ خَيۡرٌ لَّهٗ ؕ

وَاَنۡ تَصُوۡمُوۡا خَيۡرٌ لَّكُمۡ اِنۡ كُنۡتُمۡ تَعۡلَمُوۡنَ ۝١٨٤

سورة البَقَرَة آيات 183 تا184

مومنو!تم پر روزے فرض کئے گئے ہیں۔ جس طرح تم سے پہلے لوگوں پر فرض کئے گئے تھے تاکہ تم پرہیزگار بنو(183)(روزوں کے دن) گنتی کے چند روز ہیں تو جو شخص تم میں سے بیمار ہو یا سفر میں ہو تو دوسرے دنوں میں روزوں کا شمار پورا کرلے اور جو لوگ روزہ رکھنے کی طاقت رکھیں (لیکن رکھیں نہیں) وہ روزے کے بدلے محتاج کو کھانا کھلادیں اور جو کوئی شوق سے نیکی کرے تو اس کے حق میں زیادہ اچھا ہے۔اور اگر سمجھو تو روزہ رکھنا ہی تمہارے حق میں بہتر ہے(184)

وماعلینا الاالبلاغO

نعت رسول مقبول ﷺ جناب سرور حسین نقشبندی نے پیش کی۔

نعت رسول مقبول ﷺ

حضور اپنے کرم کے حصار میں رکھنا
دیار نور کے قرب و جوار میں رکھنا
جیوں تو گنبد خضراء کے سائے میں آقا
جو مر بھی جاؤں تو اپنے دیار میں رکھنا
جب آپ اپنے غلاموں کو یاد فرمائیں
ہمیں بھی شاہ مدینہ شمار میں رکھنا
قدم قدم پہ لگا ہے تجلیوں کا ہجوم
ذرا سنبھل کے قدم کوئے یار میں رکھنا

سرکاری کارروائی

بحث

سالانہ بجٹ برائے سال16-2015 پر عام بحث

(۔۔۔جاری)

جناب سپیکر: بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ معزز ممبران اسمبلی جیسے آپ سب کو معلوم ہے کہ 15۔جون سے 2015-16 کے بجٹ پر عام بحث جاری ہے چونکہ کل محترمہ نے اسے wind up بھی کرنا ہے اس لئے آپ مہربانی فرما کر ذرا اختصار سے کام لیں، میرے پاس بہت لمبی چوڑی لسٹ ہے اگر ہم ایک دوسرے کا خیال رکھیں گے تو سب کو موقع لے گا۔ اب تک right side سے 53 نام ہیں اور چھ نام آپ کے ہیں۔ میں ڈاکٹر مراد راس سے کہوں گا کہ وہ اپنی تقریر کا آغاز کریں۔ جی، ڈاکٹر صاحب!

ڈاکٹر مراد راس: بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ بہت شکریہ۔ جناب سپیکر! سب سے زیادہ افسوس کی بات ہے کہ اپنے حلقے کے issues پر بات کرنے کے لئے ایک سال کے اندر دس منٹ دیئے جاتے ہیں۔ آپ لوگوں کے ان issues پر دس منٹ سے زیادہ بات نہیں کر سکتے، میں آج تیسری دفعہ کھڑے ہو کر ان issues پر بول رہا ہوں۔

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! ان کو دس منٹ اور ہمیں پانچ منٹ۔

ڈاکٹر مراد راس: جناب سپیکر! اگر آپ نے بولنا ہے تو میں بھی بہت اونچا بول سکتا ہوں۔

جناب سپیکر: مجھے پتا ہے کہ کتنے منٹ ہیں۔ ان کو بات کرنے دیں۔ جی، ڈاکٹر صاحب!

ڈاکٹر مراد راس: جناب سپیکر! میں معزز وزیر خزانہ سے کہوں گا کہ آج تین سال ہو گئے پلیز جو پوچھا جائے کم از کم ان کے جوابات تو دیئے جائیں کہ یہ کیوں ہو رہا ہے اور ان چیزوں کو ٹھیک کیوں نہیں کیا جا رہا؟ ہر سال یہی issues آتے ہیں، ہر سال یہی بتایا جاتا ہے آج میں پھر کھڑے ہو کر یہی issues بتاؤں گا اور پھر کوئی جواب نہیں آئے گا۔ سب سے بڑا issue یہ ہے کہ۔۔۔

جناب سپیکر: آپ تقریر کریں، کوئی بات کریں محترمہ note کر رہی ہیں۔

ڈاکٹر مراد راس: جناب سپیکر! ہم بھی لوگوں کے ووٹ سے الیکشن جیت کر یہاں آئے ہیں لیکن ہمارا حق ہمیں نہیں دیا جاتا، ہماری سکیمز نہیں لی جاتیں، ہمارے فنڈز کا کچھ نہیں کیا جاتا اور جو ہم سے ہارے ہوئے لوگ ہیں یہ سب کچھ انہیں دیا جاتا ہے۔ محترمہ وزیر خزانہ میرے ساتھ چلیں میں چل کر دکھاتا ہوں اور سب سے پہلے پانی کا issue بتاتا ہوں کہ گلبرگ، ماڈل ٹاؤن، گارڈن ٹاؤن کا حلقہ ہے۔ آپ میرے ساتھ چلیں اور جا کر گلبرگ میں پانی کا حال دیکھیں۔ آج مجھے یہاں کھڑے ہو کر بات کرتے ہوئے تین سال ہو گئے ہیں کہ آپ گلاس میں پانی ڈال کر پی نہیں سکتے، آپ اس پانی کے ساتھ برتن نہیں دھو سکتے چونکہ اس میں سیوریج کا پانی شامل ہو رہا ہے۔ ہم نے self fund raising کر کے حلقے میں دس فلٹریشن پلانٹ لگائے ہیں۔ کون سا ایم پی اے self fund raising کر کے دس فلٹریشن پلانٹس لگاتا ہے، یہ کوئی بات ہے اور یہ کہاں کا انصاف ہے؟ سیوریج کے پائپ تک تو پیسے دے کر ٹھیک کروانے ہوتے ہیں کیونکہ وہ پینے کے پانی میں mix ہو رہا ہے چونکہ اب بلدیاتی الیکشن آ رہے ہیں تو کیا زبردست چیز ہوئی ہے، میں تین سال سے واسا کے پیچھے پڑا ہوا تھا کہ یہاں پر ٹیوب ویل لگوا دیں، ٹیوب ویل لگوا دیں، ٹیوب ویل لگوا دیں لیکن انہوں نے کہا کہ نہیں لگ سکتا مگر اب بلدیات کے الیکشن آ رہے ہیں تو تین ٹیوب ویل issue ہو گئے ہیں۔ اب یہ تین ٹیوب ویل کہاں سے آ گئے ہیں؟ میں معزز وزیر سے پوچھتا ہوں کہ with in the past one month یہ تین ٹیوب ویل کہاں سے آئے ہیں؟ ایک کبوتر پورہ میں لگ رہا ہے، ایک جی این ایچ بلاک کے اندر لگ رہا ہے اور ایک فیروز پور روڈ والی سائیڈ پر لگ رہا ہے۔ یہ تین ٹیوب ویل کدھر سے آئے ہیں؟ یہ وہی فنڈز ہیں جو ہمیں issue ہونے چاہئیں تھے اور وہی سکیمز ہیں جو ہمیں issue ہونی چاہئیں تھیں لیکن ہم سے ہارے ہوئے لوگوں کو دے رہے ہیں۔ یہ کہاں کا انصاف ہے؟ ہر دفعہ یہاں آ کر یہی issues اٹھاتے رہے ہیں ان کا کوئی جواب ہے اور نہ ہی کوئی حل ہے۔ یہ تو اس طرح لگ رہا ہے کہ ہم یہاں آ کر دیوار کے ساتھ سر مارتے رہتے ہیں اور پھر اٹھ کر چلے جاتے ہیں۔

جناب سپیکر: آپ نے جو بات کی ہے محترمہ اپنی wind up تقریر میں اس کا جواب دیں گی۔

ڈاکٹر مراد راس: جناب سپیکر! میں پوری بات کر رہا ہوں کہ یہ تین سال سے ہو رہا ہے اور بار بار وہی issues ہیں۔ میں دوسرا issue قبرستان کا بتاتا ہوں۔۔۔

جناب سپیکر: جی، کیا کہا؟

ڈاکٹر مراد راس: جناب سپیکر! یہ وہی issues ہیں issues change ہی نہیں ہوتے۔ میں صرف اپنے حلقے کی بات نہیں کر رہا بلکہ یہاں پر جتنے بھی معزز ممبران بیٹھے ہوئے ہیں ان سب کا یہی issue ہے لاہور کے اندر پانی کا issue ہے یا قبرستان کا۔ آپ آ کر دیکھیں کہ قبر کے اوپر قبر بنائی جا رہی ہے اور سات سے آٹھ لوگ ایک ہی قبر کے اندر ہیں، میرے ساتھ کوئی چلے تو سہی، حکومت کی طرف سے میرے ساتھ جانے کو بھی کوئی تیار نہیں ہے۔ گلبرگ، ماڈل ٹاؤن اور گارڈن ٹاؤن جیسے علاقوں کے بارے میں کہتے ہیں کہ یہ تو نمبر 1 حلقہ ہوگا۔ یہ حلقے کہاں سے نمبر 1 بنتے ہیں اگر وہاں پر یہ حال ہے تو میں ان سے پوچھوں گا کہ باقی جگہوں کا کیا حال ہوگا؟

جناب سپیکر! سردیوں میں تو سوئی گیس ویسے ہی نہیں آتی، آپ میرے ساتھ چلیں آج بھی سوئی گیس نہیں آ رہی، مکہ کالونی کی گلی نمبر دس، گیارہ، بارہ، تیرہ، چودہ، پندرہ اور گلی نمبر بیس تک سوئی گیس نہیں آ رہی۔ لوگ اتنی گرمی میں سارا سارا دن اور ساری ساری رات بیٹھ کر انتظار کر رہے ہوتے ہیں کہ کب سوئی گیس آئے گی کب کھانا پکے گا اور کب ان کی زندگی کے معاملات آگے چلیں گے۔ ہر دفعہ یہی issues ہیں مجھے تو سمجھ نہیں آتی کہ کتنی دفعہ انہی issues کو repeat کیا جائے گا۔ آپ سکولز کی طرف آ جائیں ہم یہاں پر سکولز پر بڑا دعوی کرتے ہیں کہ we are doing such a great job بجٹ بڑھتا جا رہا ہے لیکن problems حل نہیں ہو رہے۔ پلیز معزز منسٹر صاحبہ! آپ میرے ساتھ چلیں میں آپ کو لے کر چلتا ہوں اور میں جو بھی issues کہہ رہا ہوں یہ میں اپنے لئے تو نہیں کہہ رہا، مجھے تو ضرورت نہیں ہے۔ میں جن چیزوں کی آپ سے بات کر رہا ہوں یہ میں اپنے لئے تو نہیں کہہ رہا۔ ہم تو عوام کے issues کے لئے یہاں بیٹھے ہوئے ہیں۔ آپ میرے ساتھ سکول میں چلیں میں آپ کو دکھاتا ہوں کہ میں اڑھائی سال سے ای ڈی او کے پیچھے لگا ہوا تھا کہ گنگا آئس فیکٹری گرلز ہائی سکول کو فرنیچر دے دیں ایک ہی کلاس میں آدھی بچیاں زمین پر بیٹھی ہوئی ہیں اور آدھی بچیاں کرسیوں پر بیٹھی ہوئی ہیں۔ میں نے ای ڈی او سے کہا کہ آپ اس سکول میں فرنیچر بھجوا دیں دو سال کے بعد انہوں نے ٹوٹا ہوا فرنیچر بھجوایا۔ آپ ابھی میرے ساتھ چل کر دیکھیں کہ انہوں نے ٹوٹا ہوا فرنیچر بھجوایا۔ اتحاد کالونی کے اندر بچے درخت کے نیچے بیٹھ کر پڑھ رہے ہیں۔ میں آپ کو یہ گلبرگ کے حالات بتا رہا ہوں ہم نے fund raising کی اور خود ہی سکول بنایا آپ میرے ساتھ چلیں میں آپ کو دکھاتا ہوں، ہم نے پیسے اکٹھے کر کے سکول بنایا اور ای ڈی او سے کہا کہ یہ سکول لے لو ہم تمہیں فری سکول دے رہے ہیں لیکن وہ لینے کے لئے تیار نہیں چونکہ یہ سکول پی ٹی آئی والوں نے بنایا ہے۔ آپ ہی

مجھے بتائیں کہ یہ سارے کیا چکر ہیں؟ مجھے تو سمجھ نہیں آ رہی کہ سکول بنا کر دیں، فلٹریشن پلانٹ بھی لگا کر دیں، میں آپ کو فلٹریشن پلانٹ کے حوالے سے بتاتا ہوں کہ ہم نے گرومانگٹ کے اندر چھوٹے سائز کا فلٹریشن پلانٹ لگایا چونکہ ہم تو اتنا بڑا لگا نہیں سکتے، حکومت والے آتے ہیں اور ہم سے دس گنا بڑا فلٹریشن پلانٹ لگا دیتے ہیں۔ یہ فنڈز کہاں سے آ رہے ہیں اور یہ سب چیزیں کہاں سے آ رہی ہیں؟ ہم جہاں پر کوئی چھوٹی چیز بناتے ہیں وہ آگے بڑی چیز بنانا شروع کر دیتے ہیں۔ ان کو یہ کرنے کی کون اجازت دے رہا ہے اور ان کو یہ کرنے کے لئے کون فنڈز دے رہا ہے، یہ سکیمز کہاں سے آ رہی ہیں، ای ڈی او سکول لینے کے لئے تیار کیوں نہیں اور پلیز میرا آپ سے سوال ہے کہ ای ڈی او سکول لینے کے لئے تیار کیوں نہیں؟ سکول تیار پڑا ہے اور میں دینے کے لئے تیار ہوں۔۔۔

جناب سپیکر: آپ ایسے سوالات وقفہ سوالات میں ضرور دیں اور اس کا جواب لیں۔

ڈاکٹر مراد راس: جناب سپیکر! جواب نہیں آئے گا۔ بچے ایک سال پڑھتے رہیں گے اور وہ ایک سال تک درخت کے نیچے بیٹھے رہیں گے ان کو ریلوے ٹریک کراس کر کے کینٹ والی سائیڈ پر پڑھنے کے لئے جانا پڑتا ہے۔ یہاں ایک سال تک جواب نہیں آنا اور جب جواب آنا ہے تو ہم کھڑے ہو کر اسے چیلنج نہیں کر سکیں گے اور انہوں نے کہنا ہے کہ ہم نے اس وجہ سے سکول نہیں لیا۔ اگر معاملات حل کرنے ہیں تو میرے ساتھ چلیں۔ اگر کوئی problems حل کرنے ہیں تو میرے ساتھ چلیں اور میں بتاتا ہوں کہ problems کیا ہیں؟

جناب سپیکر! پولیس کا الگ issue ہے۔ آپ جا کر تھانوں کی حالت دیکھیں۔ آپ میرے ساتھ چلیں یا کسی کو بھیج دیں۔ نصیر آباد کا تھانہ جوتوں کی فیکٹری کے اندر بنایا ہوا ہے۔ ان کے پاس گاڑیاں، فرنیچر اور نہ ہی بیٹھنے کا کوئی انتظام ہے۔ جہاں پر انسپکٹر بیٹھا ہوتا ہے اس کے ساتھ تھانے کے اندر ہی موٹر سائیکل پارک کئے جاتے ہیں۔ پولیس کو اربوں روپے کا بجٹ دیا جا رہا ہے لیکن حالات دن بدن خراب ہوتے اور جرائم بڑھتے جا رہے ہیں۔ میرے ساتھ گارڈن ٹاؤن کے طارق بلاک اور شیر شاہ بلاک میں چلیں وہاں پر محافظ یعنی پولیس کے لوگ جرائم کرنے والوں کے ساتھ ملے ہوئے ہیں اور یہ بات وہاں کے لوگ کہتے ہیں۔ آپ لوگوں کی بات یہاں سُننے کے لئے تیار نہیں ہیں۔ یہاں آ کر ہم بڑی اچھی اچھی باتیں کرتے ہیں کہ اس سال ہم نے بجٹ میں اتنا زیادہ اضافہ کر دیا ہے۔ میں پوچھتا ہوں کہ لوگوں کے کون سے مسائل solve ہو رہے ہیں؟ میرے پاس موبائل فون کے اندر چھ ہزار نمبرز ہیں اور ان سب لوگوں کے مسائل ہیں۔ میرے بعد یہاں پر ابھی بڑی اچھی باتیں ہوں گی اور چھ یا دس معزز

ممبران اس بجٹ کی تعریف کریں گے۔ میں کہتا ہوں کہ آپ وہ سب کچھ کریں جو کرنا چاہتے ہیں، آپ کو روکنے والا بھی کوئی نہیں مگر جو لوگوں کے مسائل ہیں at least ان کو تو حل کریں۔یہاں پر بڑی بڑی commitments کی جاتی ہیں کہ ہم لاہور میں فلٹریشن پلانٹس لگا رہے ہیں اور ہم لاہور کا پانی صاف کرنے لگے ہیں۔ اگر آپ کو اس مسئلے کا حل چاہئے تو میں بتاتا ہوں کہ بی آر بی نہر پر فلٹریشن پلانٹس لگائیں اور وہاں سے سارے لاہور کو پانی مہیا کریں۔ میں کہتا ہوں کہ میرے حلقے میں جو نئے تین ٹیوب ویلز لگے ہیں وہ نہیں لگنے چاہئیں تھے۔لاہور میں مزید ایک نلکا بھی نہیں لگنا چاہئے کیونکہ water level بہت نیچے جا چکا ہے۔ آپ بی آر بی نہر پر فلٹریشن پلانٹس لگائیں تو میں گارنٹی کے ساتھ کہتا ہوں کہ اس سے سارے لاہور کو پانی مل جائے گا۔اسی طرح ہمیں سیوریج کے مسائل درپیش ہیں۔ جیل روڈ سے لے کر فیروزپور روڈ تک سیوریج کا پورا منصوبہ میرے پاس ہے۔یہ سیوریج اس لئے ٹھیک نہیں ہو رہا کیونکہ پہلے لوگ بڑے بڑے گھروں میں رہتے تھے۔ پہلے دو، تین یا چار کنال کے گھر میں چار، پانچ یا دس لوگ رہتے تھے لیکن اب وہاں پر کئی منزلہ عمارتیں کھڑی ہو گئی ہیں اور جو سیوریج سسٹم دس لوگوں کے لئے بنا تھا آج وہی ایک ہزار لوگ استعمال کر رہے ہیں اسی وجہ سے سیوریج کا نظام ٹھیک نہیں ہو رہا۔اس حوالے سے میرے پاس ایک پورا plan تیار ہے اگر آپ کو چاہئے تو میں provide کر دیتا ہوں۔ جیل روڈ سے لے کر فیروزپور روڈ تک پورا نیا سیوریج سسٹم ڈالنے پر 7۔ارب روپے خرچ ہوں گے۔اس منصوبہ پر عملدرآمد ہو جائے تو لوگوں کو بہت بڑا relief ملے گا۔چونکہ یہ کام سڑک کے نیچے ہونا ہے، کسی کو نظر نہیں آنا اس لئے اس پر کوئی عملدرآمد کرنے کے لئے تیار نہیں۔ ہم اربوں روپے پُلوں پر لگا رہے ہیں لیکن لوگوں کی basic necessities کو پورا نہیں کر رہے۔آج پھر میں نے کھڑے ہو کر یہ بات point out کر دی ہے۔اللہ اللہ خیر صلہ۔یہاں ہماری بات کوئی سُننے والا نہیں ہے۔

جناب سپیکر: یہاں آپ کی بات سارے سُن رہے ہیں۔

ڈاکٹر مراد راس: جناب سپیکر! میں نے یہاں پر کوئی unreasonable بات نہیں کی۔ میں نے جن مسائل کی طرف نشاندہی کی ہے یہ basic and every day issues ہیں لہذا گزارش کروں گا کہ ان کی طرف دھیان دیا جائے۔ بہت شکریہ

جناب سپیکر: جی، مہربانی۔ ڈاکٹر نجمہ افضل خان صاحبہ!

ڈاکٹر نجمہ افضل خان: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ جناب سپیکر! میں وزیر خزانہ پنجاب، حکومت پنجاب اور بالخصوص خادم اعلیٰ پنجاب میاں محمد شہباز شریف کو پنجاب کی تاریخ کا سب سے بڑا بجٹ پیش کرنے پر مبارکباد پیش کرتی ہوں۔ پنجاب کی تاریخ میں 400۔ارب روپے کا development package پنجاب کے عوام کے لئے ایک بہت بڑی خوشخبری ہے۔ یہ 400۔ارب روپیہ پنجاب کے عوام کی زندگیوں میں خوشحالی اور بہتری لائے گا۔

جناب سپیکر! تعلیم کے شعبہ میں 27 فیصد رقم کا ریکارڈ اضافہ کیا گیا ہے۔ پرائمری سکولوں کی missing facilities کو پورا کرنا، یونیورسٹیوں کا قیام، ووکیشنل اینڈ ٹیکنیکل سنٹرز کا قیام اور ٹیکنیکل تعلیمی اداروں میں seats کا اضافہ ان والدین کے لئے بے پناہ خوشیوں کا پیغام ہوگا کہ جن کے بچوں کی first division تو ضرور آتی ہے لیکن اس کے باوجود انہیں داخلہ نہیں ملتا۔ جنوبی پنجاب میں دو نئے میڈیکل کالجوں کا قیام، بہت سے نئے سکولوں اور کالجوں کا اجراء اور دانش سکولوں کے لئے 2۔ارب روپے مختص کرنا یہ پنجاب کے غریب اور بے سہارا بچوں کے لئے خوشیوں کا پیغام لے کر آ رہا ہے۔

جناب سپیکر! اسی طرح صحت کے شعبہ میں 19 فیصد اضافہ ایک بہت بڑی خوشخبری اور بہتری کا پیش خیمہ ہے۔ Health Sector Reforms and Road map کے مطابق اگر ہم implementation کروانے میں کامیاب ہو گئے تو میں سمجھتی ہوں کہ اس سے شعبہ صحت میں ایک انقلاب آ جائے گا۔ فیصل آباد میں بڑھتی ہوئی آبادی کے پیش نظر وہاں پر میں ایک Trauma Centre کے قیام کے لئے درخواست کروں گی کیونکہ یہ وقت کی اہم ضرورت ہے۔ خواتین میں breast cancer کی بروقت تشخیص نہ ہونے کی وجہ سے بہت سی خواتین موت کے منہ میں چلی جاتی ہیں۔ ان کے لئے Breast Clinic قائم کیا جائے جہاں ایک چھت کے نیچے ان کو تشخیص، علاج اور follow-up کی سہولتیں مہیا ہو سکیں۔ اس سے بہت سی خواتین کی جان بچ سکتی ہے اس کے لئے PC-I داخل ہو چکا ہے اور میں وزیر اعلیٰ پنجاب میاں محمد شہباز شریف کی طرف سے 6 کروڑ روپے کی منظوری کی منتظر ہوں۔ فیصل آباد اور ارد گرد کے علاقے کی خواتین کے لئے یہ ایک قابل تحسین اقدام ہوگا۔

جناب سپیکر! پاکستان کے آج کے حالات میں لاء اینڈ آرڈر قائم رکھنا سب سے اہم مسئلہ ہے۔ میں یہاں خصوصی طور پر وزیر اعلیٰ پنجاب کو خراج تحسین پیش کرتی ہوں کہ پاکستان میں International Cricket کی بحالی ہوئی اور بیرون ملک کی ٹیم نے صرف لاہور میں میچ کھیلنے پر آمادگی ظاہر کی ہے۔ یہ بات بذات خود ایک good governance کے سرٹیفکیٹ کی حیثیت رکھتی ہے۔ ہم 70۔ارب روپے کی خطیر رقم سے نہ صرف اپنی پولیس کو بہتر ہتھیار، گاڑیاں اور سکیورٹی کا سامان لے کر دے سکیں گے بلکہ نئی elite force کا قیام بھی ممکن ہو سکے گا۔ یہ اقدام عوام کے لئے باعث اطمینان ہوگا۔ جہاں میں پولیس سے بہتر کارکردگی کی توقع رکھتی ہوں وہاں پنجاب پولیس کی بے شمار قربانیوں اور شہادتوں پر خراج تحسین بھی پیش کرنا چاہتی ہوں۔ یہاں میں حزب اختلاف کے غیر ذمہ دارانہ روّیے اور پنجاب پولیس کو گلو بٹ کا نام دینے پر پُرزور مذمت کرتی ہوں۔ ہر ادارے میں بہتری کی گنجائش ہوتی ہے لیکن ریاست کے اہم ادارے کو بدنام کرنا، ان کو demoralize کرنا ایک بہت بڑی immaturity اور غیر اخلاقی حرکت ہے جس کی تائید کوئی ذمہ دار سیاسی جماعت نہیں کر سکتی۔ وزیر خزانہ کی بجٹ تقریر کے دوران حزب اختلاف نے غیر ذمہ داری کی انتہا کر دی تھی۔ پوری دنیا نے دیکھا کہ بجٹ تقریر کو سنُے بغیر اس کو reject کیا گیا۔ میں اس روّیے کی مذمت کرتی ہوں۔ پورے پاکستان نے دیکھا کہ حزب اختلاف کی طرف سے کیا روّیہ اختیار کیا گیا، بجٹ کو سُنے بغیر اس کو reject کرنا بالکل غلط بات ہے۔

جناب سپیکر: آپ ان کو چھوڑیں اپنی بات کریں۔

ڈاکٹر نجمہ افضل خان: جناب سپیکر! حزب اختلاف کے اس روّیے سے قوم کی ایک بدنما تصویر دکھائی گئی۔ شاید ان کی تربیت اور اخلاقیات میں دھرنے کا ماحول اتنا رچ بس گیا ہے۔ اسے عوام نے کل بھی reject کیا اور آئندہ بھی reject کرے گی۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! بڑھتی ہوئی آبادی ہمارے لئے ایک priority challenge ہے۔ اس کا ترجیحی بنیادوں پر سدّباب کیا جائے اور اس حوالے سے ایک مناسب حکمت عملی تیار کرنے کی ضرورت ہے۔ بڑھتی ہوئی آبادی کے اثرات اور فیملی پلاننگ کی افادیت کے حوالے سے ایک بھرپور مہم چلانے کی ضرورت ہے۔ اس میں ہمارے مذہبی سکالرز اور مردوں کی involvement بھی ضروری ہے۔ ہمارے ہیلتھ موبلائزر اور لیڈی ہیلتھ ورکرز کو specialize scientific training دی جانی چاہئے تاکہ وہ گھر گھر جا کر بہتر services، شعور اور آگاہی عوام کو دے سکیں۔ یونین کونسل کی سطح پر اس

بارے میں working policy بنائی جائے اور ان کی کارکردگی کو سختی سے monitor کیا جائے۔ فوری طور پر خالی اسامیوں کو پُر کیا جائے اور محکمہ بہبود آبادی کے لئے معقول بجٹ مختص کیا جائے۔
جناب سپیکر! میں آپ کا شکریہ ادا کرتی ہوں اور اس دُعا سے اپنی تقریر کا اختتام کرتی ہوں کہ :

خُدا کرے کہ میری ارض پاک پر اُترے
وہ فصل گل جسے اندیشہ زوال نہ ہو
یہاں جو پھول کھلے وہ کھلا رہے صدیوں
یہاں خزاں کو بھی گزرنے کی مجال نہ ہو
بہت شکریہ

جناب سپیکر: جی، ڈاکٹر نوشین حامد صاحبہ!

ڈاکٹر نوشین حامد: جناب سپیکر! شکریہ۔ صرف بجٹ بنا دینا کمال نہیں بلکہ اصل امتحان اُس کی affective utilization and implementation ہے جیسا کہ ہم دیکھتے ہیں کہ پچھلے سال اکثر اداروں کا 50 فیصد بجٹ lapse ہو گیا تھا اور عوام کے کسی کام نہ آیا تھا۔ یہ اس پنجاب حکومت کا تسلسل کے ساتھ آٹھواں بجٹ ہے اور اگر ہم اس کی allocation versus utilization کا trend دیکھیں تو پتا یہ چلتا ہے کہ گزشتہ پچھلے کئی سالوں میں allocation تو بڑھتی چلی گئی مگر utilization کا تناسب ہر آنے والے سال کے ساتھ کم ہوتا گیا۔ اسی طرح اس سال بھی پنجاب حکومت نے 1.4 trillion rupees کا بجٹ پیش کیا ہے مگر یہ دیکھنا باقی ہے کہ آمدن اور اخراجات کے اہداف کس حد تک achieve ہوتے ہیں؟ اس سلسلہ میں پچھلے سال کی کارکردگی پر اگر تھوڑی سی نظر ڈالیں تو ہم دیکھتے ہیں کہ 2014-15 میں ڈویلپمنٹ بجٹ 345 بلین روپے رکھا گیا تھا اُس کو revise کر کے اُس کی utilization صرف 170 بلین ہوئی تھی۔ Higher Education receive the cut of 2 billion لٹریسی کے لئے 50 ملین بجٹ رکھا گیا تھا مگر ایک پیسا بھی release نہیں کیا گیا۔ انسانی حقوق اور اقلیتوں کے لئے 300 ملین روپے بجٹ رکھا گیا اور اُس میں سے ایک پیسا بھی release نہیں کیا گیا۔ سکولز ایجوکیشن کا ہدف 398 ملین تھا جبکہ اس میں سے صرف 245 ملین روپے خرچ کیا گیا۔ سپیشل ایجوکیشن کے لئے 400 ملین روپے بجٹ رکھا گیا اور اُس میں سے zero release تھی۔ اس سال پھر سپیشل ایجوکیشن کے لئے 419 ملین روپے بجٹ رکھا گیا ہے اور یہ بہت بڑا سوالیہ نشان ہے کہ اس کا انجام کیا ہوگا؟ آئی ٹی ایک اہم شعبہ ہے اُس کے لئے پچھلے سال 163 ملین روپے بجٹ رکھا گیا تھا مگر

صرف تین ملین release ہو کر خرچ ہوا تھا۔ پچھلے سال کی کارکردگی کو دیکھتے ہوئے بڑے وثوق سے کہا جاتا ہے کہ یہ budget document بھی صرف ایک paper commitment ہو گا اور حکومت فنڈز مہیا کرنے میں ناکام ہو گی۔ اسی طرح اگر ہم estimates of receipts دیکھیں تو پنجاب حکومت کے دعوؤں کو یہ بھی غلط ثابت کرتی ہیں کیونکہ revenue collection کا ہدف کبھی پورا نہیں ہوتا۔ پچھلے سال ٹیکس ٹارگٹ 164 بلین تھا جبکہ صرف 114 بلین achieve ہوا تھا۔ اس سال بھی 160 بلین کا ٹارگٹ رکھا گیا ہے۔ یہ targets reality based نہیں ہوتے ہیں اور اس ناکامی کی بڑی وجہ lack of proper planning by financial managers ہے۔ اس دفعہ fortunately ہمارے ساتھ جو وزیر خزانہ ہیں وہ خود ماہر معاشیات ہیں تو ہم اُمید کرتے ہیں کہ جو targets achieve نہیں ہوتے اور جو non reality based targets رکھے جاتے ہیں ان کے اوپر نظر ثانی کی جائے گی۔ اس کی بڑی واضح مثال luxury houses پر tax ہے۔ انہوں نے پچھلی دفعہ اس کا ہدف 500 بلین دیا تھا مگر collection صرف 14 بلین ہوئی تو یہ ظاہر کرتا ہے کہ یہ اتنے impracticable قسم کے targets رکھتے ہیں اور اُن targets کو achieve کرنے کے لئے ان کے پاس کوئی proper planning نہیں ہوتی۔ اس سال پھر luxury houses پر tax کا ٹارگٹ 825 بلین دیا گیا ہے تو میں سمجھتی ہوں کہ جب 500 بلین میں سے صرف 14 بلین collect ہوا تو اس figure سے ہمیں کیا achieve ہو گا تو یہ figures پورے بجٹ کے process پر ایک سوالیہ نشان ہیں۔

جناب سپیکر! اس وقت ہمارے ملک کا سب سے بڑا مسئلہ energy crisis ہے اور اس کے لئے حکومت نے بہت سے Coal Power Plants کا اعلان کیا ہے مگر یہ سب کے سب Power Plants آبادی کے نزدیک، شہروں میں اور زرعی رقبہ جات پر لگائے جا رہے ہیں۔ یہ صحت اور ماحول کے لئے انتہائی نقصان دہ ہیں۔ Coal Burning Plants دنیا کے pollutants میں اضافہ کرتے ہیں اور on record موجود ہے کہ ان سے radiator material کا اخراج ایک nuclear power plant سے زیادہ ہوتا ہے اور جہاں یہ plants لگے ہوتے ہیں ان کے ارد گرد کی آبادیوں میں کینسر، پھیپھڑوں کی بیماریاں، دل کی بیماریاں اور گردوں کی بیماریاں بہت زیادہ پائی جاتی ہیں۔ ان کے pollutants میں سے جو mercury نکلتا ہے وہ کئی کئی میل تک پانی کے ذخیروں، جھیلوں اور دریا میں fish کو poison کرتا ہے تو پینے کا پانی جس کے لئے اتنا بڑا بجٹ رکھا گیا ہے تو اگر آپ اُس کو poison

ہونے سے ہی نہیں بچا سکتے تو اُس کے لئے بجٹ رکھنے سے کیا فائدہ ہو گا؟ ان سے جو pollutants نکلتے ہیں اگر ان کا level minimum بھی ہو تو یہ ارد گرد کی آبادیوں میں چھوٹے چھوٹے بچوں کا intelligence level decrease کر دیتے ہیں یعنی جب ہوا میں ایسے pollutants شامل ہوتے ہیں تو اُن چھوٹے بچوں کا IQ اُس طرح سے develop نہیں ہوتا۔

جناب سپیکر! اب تو باہر کے ممالک میں بھی یہ Coal Power Plants کو discourage کیا جا رہا ہے حالانکہ وہاں پر environment protection کے لئے مؤثر اقدامات ہوتے ہیں کیونکہ اُن کے rules and regulations بہت strict ہوتے ہیں۔ ہمارے ملک کا تو یہ حال ہے کہ پچھلی دفعہ environment protection budget 190 million تھا اُس کو کم کر کے 50 ملین کر دیا گیا ہے تو پھر ہم ان Coal Power Plants کے لئے اپنی environment کو کس طریقے protect کریں گے جبکہ ہمارے پاس ایسے ریگستانی علاقے موجود ہیں جہاں پر انسانی صحت پر اثر انداز ہوئے بغیر یہ plants لگائے جا سکتے ہیں۔

جناب سپیکر! ایک اور بہت اہم بات ہے کہ جب سے این ایف سی ایوارڈ بنا ہے اُس کے بعد پنجاب فنانس کمیشن کیوں نہیں تشکیل دیا جا رہا؟ جو کہ اضلاع کے poverty indicators, pollution and area کو مدنظر رکھتے ہوئے فنڈز کی منصفانہ تقسیم کی جا سکے۔ اس بجٹ میں اس معاملہ پر کچھ focus کیا گیا ہے مگر پھر بھی بہت سے پسماندہ علاقے رہ گئے ہیں۔

جناب سپیکر! پاکستان کے لوگ ایشیاء میں سب سے heavily tax nation ہیں اور ہمارے پاس indirect taxation as compared to direct taxation بہت زیادہ ہے اس کی وجہ سے تمام بوجھ امیروں سے غریبوں کی طرف ٹرانسفر ہو جاتا ہے۔ حکومت سے التماس ہے اور جیسا کہ ہماری وزیر خزانہ بھی ماہر معاشیات ہیں تو indirect taxation کو control کرنے کے لئے اس پر تھوڑا سا غور کیا جائے اور tax کا بوجھ بڑھانے کی بجائے tax net بڑھایا جائے۔

جناب سپیکر! میں آخر میں صرف یہ کہوں گی کہ جس ملک میں VIP's کی سکیورٹی کے اوپر، اُن کے لئے کتے خریدنے کے لئے، اُن کے jammers کے لئے اور اُن کی سکیورٹی کے لئے گاڑیوں کے لئے کروڑہا روپیہ خرچ کر دیا جاتا ہے وہاں پر چندہ مانگنے کے لئے 1122 کے اشتہارات اخبار میں آتے ہیں۔ میرا خیال ہے کہ یہ انتہائی افسوسناک بات ہے کہ عوام کی ضرورت کے لئے لوگوں کو چندہ مانگنا پڑتا ہے اور ناجائز سکیورٹی پر کروڑوں روپیہ خرچ کیا جاتا ہے۔ بہت شکریہ

جناب سپیکر: جی، بہت مہربانی۔ محترمہ ثوبیہ انور ستی صاحبہ!۔۔۔ نہیں ہیں۔ ڈاکٹر عالیہ آفتاب صاحبہ!

ڈاکٹر عالیہ آفتاب: جناب سپیکر! شکریہ۔ سب سے پہلے میں وزیر خزانہ ڈاکٹر عائشہ غوث پاشااوران کی ٹیم کو مبارکباد دینا چاہوں گی جنہوں نے اتنا متوازن بجٹ پیش کیا۔ سب سے پہلے تو میں اُن کو دل کی گہرائیوں سے مبارکباد بھی دینا چاہوں گی کہ ہماری پارٹی کی قیادت نے پہلی خاتون وزیر خزانہ کا فیصلہ کیا۔

جناب سپیکر! میں یہاں پر ہیلتھ کے حوالہ سے بات کرنا چاہوں گی۔ اگر ہم پچھلے سال کے مقابلہ میں اس سال ہیلتھ کا بجٹ دیکھیں تو اُس میں 45۔ارب روپے کا اضافہ کیا گیا جو کہ بہت ہی اہمیت کا حامل لگتا ہے۔ اس کے علاوہ مفت ادویات کے لئے 10۔ارب 82 کروڑ روپے مختص کئے گئے ہیں۔ اس کے علاوہ ہمارے ہیلتھ ڈیپارٹمنٹ نے بہت زیادہ اور اچھے کام سرانجام دیئے۔ جب ہم ہیلتھ کی بات کرتے ہیں اور اگر جعلی دوائیوں کو دیکھیں تو بہت ساری companies جعلی دوائیاں بنارہی تھی جس کی وجہ سے جعلی دوائیوں کا کاروبار بڑھتا جارہا تھا۔ حال ہی میں ہیلتھ ڈیپارٹمنٹ نے Joint Task Force تشکیل دی اور اس force نے ہیلتھ ڈیپارٹمنٹ کے ذریعے جہاں پر بھی جعلی دوائیاں بن رہی تھیں وہاں پر جاکر چھاپے مارے، اُن کو گرفتار کیا، وہاں سے جعلی دوائیاں recover کیں، اُن کے خلاف ایف آئی آرز درج کیں اور اُن کو سزائیں بھی دیں۔ اس معاملہ میں لاہور، ساہیوال اور اوکاڑہ میں بہت زیادہ چھاپے مارے گئے۔ حال ہی میں ہمارے ہاں Drug Testing Laboratories بھی قیام میں آئیں جہاں پر لاہور، بہاولپور اور ملتان میں Drug Testing Laboratories کام کر رہی ہیں اور راولپنڈی اور فیصل آباد کی یہ laboratories, pipeline میں موجود ہیں۔ حال ہی میں ہمارے BHU's کو 24/7 services provide کرنے کے لئے کہا گیا اور اب یہ بہت اچھی چیز ہے کہ BHU's میں جو میڈیکل آفیسر اور لیڈی ہیلتھ وزٹرز تعینات ہیں اُن کی monitoring, tablet کے ذریعے کی جارہی ہے اور وہاں پر check and balance جیسی چیزیں بھی اب دیکھی جارہی ہیں۔ ہمارے ڈسٹرکٹ ہیڈکوارٹرز اور تحصیل ہیڈکوارٹرز کے اندر جو ہسپتال آتے تھے اُن کو missing facilities provide کی جارہی ہیں اور وہاں پر میڈیکل سپیشلسٹ تعینات کئے گئے ہیں اور انہیں بہت heavy salaries بھی دی جاتی ہیں۔ ڈیرہ غازی خان میں teaching hospital کا انعقاد کیا گیا ہے اور یہ بہت اچھی بات ہے۔ جیسے ہم یہاں بات کرتے ہیں vaccine related programme ابھی introduce کیا گیا ہے جس میں ہماری 9 بیماریاں ہیں جن میں ملیریا، ٹائی فائیڈ، ہیپاٹائٹس (بی) اور پولیو جیسی بیماریوں کو address کیا گیا ہے اور اُن کی ویکسین دی جاتی ہے۔ اس میں 300 میڈیکل

آفیسرز کو تعینات کیا گیا ہے۔ ان کو موٹر سائیکلیں دی گئی ہیں، android phones دیئے ہیں جو وہاں جا کر data collect کرتے ہیں اور پھر dashboard systems سے ان کے check and balance کا پتا چل جاتا ہے۔ گورنمنٹ نے حال ہی میں یہ announce کیا کہ چلڈرن ہسپتال لاہور میں Pediatric Cardiology Institute بنایا جائے گا۔

جناب سپیکر! میں کہتی ہوں کہ اس کی implementation بہت جلد کرنی چاہئے اور اگر اس پر implementation ہو گئی تو یہ child health کے لئے بہت بڑی چیز ہو گی۔ اگر ہم دیکھیں تو پنجاب انسٹیٹیوٹ آف کارڈیالوجی موجود ہے جس میں بہت دیر لگ جاتی ہے۔ یہ گورنمنٹ کا بہت اچھا initiative ہے جو اٹھایا گیا ہے۔ اس کے علاوہ جب ہم بات کرتے ہیں کہ حال ہی میں child کی غذا اور نشوونما کے لئے بھی ڈیپارٹمنٹ نے بہت کام کیا ہے اور ایک پمفلٹ چھاپا گیا ہے جس میں ہم یہ بتاتے ہیں کہ جب بچہ پیدا ہوتا ہے تو اس کی ذہنی نشوونما اور جسمانی صحت کے لئے ماں کو کیا کرنا چاہئے۔ اس میں انہوں نے تصویریں چھاپی ہیں جو وہ مختلف علاقوں میں جا کر ماؤں کو بتاتے ہیں کہ اس طرح سے آپ بچے کی نشوونما کریں۔ یہ بھی ایک بہت اچھا step ہے۔ اسی طرح ہمارے ڈی جی ہیلتھ نے ابھی ایک ٹیم launch کی ہے۔ ہم جب یہ بات کرتے ہیں تو ہم نے یہ بھی دیکھا ہے کہ ڈینگی جیسی بیماریوں کا مقابلہ کیا ہے۔ ہم نے تھیلیسیمیا کے لئے Punjab Thalassemia Provincial Plan کو announce کیا ہے جس کے لئے ہم نے اس کے لئے یہاں پر Blood Banks رکھے ہیں۔ ہمیں ان کا بھی بہت اچھا response آرہا ہے۔ اس کے علاوہ communicative diseases پر بھی بہت کام کیا گیا ہے۔ ہمارے ہیلتھ ڈیپارٹمنٹ نے حال ہی میں non communicative diseases پر بھی بہت کام کیا ہے۔ ہم جب non communicative diseases کی بات کرتے ہیں تو ان میں diabetes, heart problems, hyper tension اور HIV aids جیسی بیماریاں شامل ہیں۔ یہاں بہت دفعہ communicative diseases کے بارے میں بات کی جاتی ہے لیکن non communicative diseases کے بارے میں کبھی بھی آواز نہیں اٹھائی گئی۔ ہم جب non communicative diseases کی بات کرتے ہیں تو ہمیں سب سے پہلے یہ بھی دیکھنا ہے کہ کیا وجوہات ہیں جس کی وجہ سے یہ وجود میں آتی ہیں۔ یہاں جب ہم non communicative diseases کی بات کرتے ہیں تو میں مینٹل ہیلتھ کے بارے میں بات کرنا چاہوں گی۔ ہماری مینٹل ہیلتھ سے non communicative diseases کا تعلق بھی ہے۔

مینٹل ہیلتھ جس کو ہم اپنی ذہنی نشوونما کہتے ہیں یا ذہنی صحت کہتے ہیں۔ اگر دیکھا جائے تو پاکستان کیا globally بھی مینٹل ہیلتھ raise پر ہے۔ مینٹل ہیلتھ problem جسے ہم ذہنی تناؤ یا tension کہتے ہیں وہ بڑھ رہی ہیں۔ ہمارے ہاں unfortunately اس کو یہ taboo سمجھا جاتا ہے اور اس کو redress نہیں کیا جاتا۔

جناب سپیکر! میں یہاں پر وزیر اعلیٰ سے اپیل کروں گی کہ اگلے بجٹ میں مینٹل ہیلتھ پر کوئی recognition دی جائے اور اس پر بھی ہم کوئی فنڈز مختص کریں اور awareness campaign چلائیں کیونکہ اکثر اوقات یہ ہوتا ہے کہ ہم ذہنی تناؤ کا شکار ہوتے ہیں اور ہمیں معلوم نہیں ہوتا اس لئے ہمیں یہ بھی سمجھ نہیں آتی کہ ہم اس کا کیا علاج کریں کیونکہ ہمیں اس کی symptoms اور وجوہات ہی معلوم نہیں ہوتیں کہ ہمیں کس وجہ سے یہ tension, depression یا ذہنی دباؤ ہو رہا ہے اس کے لئے ہم کوئی پالیسی وضع کرنی چاہئے کیونکہ ہمارے psychiatric wards بھی یہاں پر develop ہیں لیکن ہم دیکھیں تو ہمیں یہ بھی نہیں پتا کہ ایک psychiatric اور psychologist میں کیا فرق ہے۔ اگر ہم اس کی awareness campaign سکولوں اور کالجوں میں تصاویر اور لیکچر کے ذریعے کریں تو میں سمجھتی ہوں کہ اس سے ہم بہت ساری چیزوں کو redress کر سکتے ہیں۔ ہم جب مینٹل ہیلتھ کی بات کرتے ہیں تو میں یہ کہنا چاہوں گی کہ healthy mind produces a healthy body کیونکہ ہماری مینٹل ہیلتھ جسمانی ہیلتھ سے related ہے ہم اس کو علیحدہ نہیں کر سکتے۔ ہم نے اگر آج مینٹل ہیلتھ پر کام شروع کیا تو آج کے بیج بونے کا پھل ہمیں آگے جا کر ملے گا۔ بہت شکریہ

جناب سپیکر: بہت شکریہ۔ بڑی مہربانی۔ جناب خرم شہزاد صاحب!

جناب خرم شہزاد: جناب سپیکر! شکریہ۔ میں ابھی اپنے ہوٹل سے آ رہا تھا تو جیل روڈ بند تھا، گنگا رام ہسپتال کی طرف گیا تو وہ راستہ بھی بند تھا۔ یہ احتجاج بجٹ کے خلاف ہم لوگ نہیں کر رہے بلکہ عوام کر رہی ہے۔ ہم دعوے کر رہے ہیں کہ یہ ساتواں آٹھواں بجٹ اس گورنمنٹ کی طرف سے پیش کیا گیا ہے۔ ہمیں وہاں پر جانے کا حق ہے۔ ہم عوام کے ساتھ جائیں گے۔ ہمارے بھائی کل کہہ رہے تھے کہ آپ دھرنے کی سیاست کر رہے ہیں۔ اگر عوام احتجاج کرے تو کیا ہم وہاں نہ جائیں؟

جناب سپیکر! میں اپنی بہن وزیر خزانہ سے دو چیزوں کی request کرتا ہوں۔ پہلے میں ہیلتھ کی طرف توجہ دلانا چاہتا ہوں کہ پنجاب میں جتنے بھی ہسپتال ہیں ان میں آج سے دو سال پہلے خادم اعلیٰ میاں محمد شہباز شریف نے پارکنگ فیس کا خاتمہ کیا تھا۔ اب غریب آدمی جاتا ہے تو وہاں پر ان

سے 25روپے پارکنگ فیس لی جاتی ہے۔ براہ مہربانی اس کا خاتمہ کیا جائے۔ فیصل آباد میں اگر کوئی پان کی دکان بھی ہے تو وہاں بھی جگا ٹیکس پارکنگ کی مد میں وصول کیا جارہا ہے، بنک کے باہر پارکنگ فیس ہے اور نادرا کے باہر پارکنگ فیس ہے۔ ان سے جب پوچھا جاتا ہے تو وہ کہتے ہیں کہ ہم نے یہ ایک شعبہ بنا دیا ہے۔ یہ حقیقت میں جگا ٹیکس ہے اس پارکنگ فیس کو ختم کیا جانا چاہئے۔

جناب سپیکر! دوسری بات یہ ہے کہ آج گنے کی کرشنگ کو تقریباً چار سے پانچ ماہ گزر گئے ہیں گیارہ ملیں ہیں جن میں سے چار پانچ کا مجھے پتا ہے ان میں رمضان شوگر مل، اتفاق شوگر مل اور حدیبیہ ہے ابھی تک کسانوں کو ادائیگی نہیں کی گئی۔ ان کو پرچیاں تھما دی گئی ہیں اور وہ بے چارے صبح آٹھ بجے لائنوں میں لگتے ہیں، شام تک لائنوں میں رہتے ہیں اور ان کی باری نہیں آتی۔ یہ بہت بڑا ظلم ہے۔ آپ کپاس کو دیکھ لیں، گنے کی فصل کو دیکھ لیں، مکئی کی فصل کو دیکھ لیں کسان تباہ ہو گیا ہے۔ اس وقت کسان بڑے ہی مشکل حالات میں ہے۔ میں اپنی بہن ماہر معاشیات کی توجہ اس طرف دلانا چاہتا ہوں کہ ان کا بھی سدباب کیا جائے۔

جناب سپیکر! لاء اینڈ آرڈر کی پوزیشن یہ ہے کہ میرے حلقہ میں سب سے زیادہ آٹھ تھانے آتے ہیں۔ میں جب وہاں سے منتخب ہوا تھا تو سات پر ویسے ہی ویرانے تھے۔ پولیس نے جب کبھی ریڈ کرنی ہو تو ان کے پاس پٹرول کے پیسے نہیں ہوتے، گاڑیوں کے ٹائر ٹھیک نہیں ہیں پولیس کو آزاد کیا جائے اور ان کی تنخواہوں میں اضافہ کیا جائے تاکہ کرپشن سے وہ آزاد ہو سکیں۔ ہم جب انہیں ریڈ کرنے کا کہتے ہیں تو وہ کہتے ہیں کہ ہمارے پاس پٹرول نہیں ہے اور ٹائر ٹھیک نہیں ہیں وہ کہاں جائیں۔ ان کی تنخواہوں میں اضافہ کیا جائے۔

جناب سپیکر! میری ایک ڈاکٹر بہن فیصل آباد سے تعلق رکھتی ہیں وہ یہاں بیٹھی ہوئی ہیں۔ مجھے یہ بتائیں کہ فیصل آباد میں جتنا ہیپاٹائٹس پھیل رہا ہے پنجاب کے کسی شہر میں اتنا نہیں پھیل رہا۔ پانی کے لئے بجٹ میں فنڈز رکھے گئے ہیں لیکن implement نہیں ہوتا۔ یہ ساتواں آٹھواں بجٹ ہے لیکن عوام کو کیا سہولت ملی ہے؟ وہاں ہیپاٹائٹس سے لوگ مر رہے ہیں۔ میں اپنی بہن محترمہ وزیر خزانہ سے یہ request کرتا ہوں کہ فیصل آباد میں صاف پانی کے پلانٹس لگائے جائیں کیونکہ ہیپاٹائٹس کی سب سے زیادہ ratio فیصل آباد اور سیالکوٹ میں ہے۔

جناب سپیکر! میں آخر میں سرکاری ملازمین کی تنخواہوں کی بات کروں گا ان کی تنخواہوں میں جو 7.5 فیصد اضافہ کیا گیا ہے کیا یہ جائز ہے؟ ان کی تنخواہوں میں کم از کم 15 سے 20 فیصد اضافہ ہونا

چاہئے۔ میری بہن مجھے یہ بتادیں کہ ایک مزدور کی تنخواہ 12000 سے 13000 ہوئی ہے، آپ مجھے ایک گھر کا بجٹ بنا کر بتادیں کہ کیا کوئی مزدور 13000 روپے میں اپنا گزارا کر سکتا ہے۔ یہاں بچے بھوکے مر رہے ہیں۔ ہم نے دانش سکول بنا دیئے ہیں۔ ہمارے ارد گرد گورنمنٹ کے جو سکول ہیں اور دانش سکولوں کے لئے ان جگہوں سے چالیس کلومیٹر دور جانا پڑتا ہے۔ ہمارے حلقوں میں اور یونین کونسلوں میں جو سکول موجود ہیں ان کو ہم کیوں اپ گریڈ نہیں کرتے۔ وہاں چھتیں نہیں ہیں، وہاں لیٹرین اور باتھ رومز نہیں ہیں۔ میں آپ کو فیصل آباد کے کئی ایسے سکولوں کی نشاندہی کرتا ہوں جہاں پر بچیوں کے سکولوں میں لیٹرین نہیں ہیں۔ میں ڈاکٹر صاحبہ کو ساتھ لے جا کر دکھا سکتا ہوں کہ ایسے کئی سکول ہیں۔ جہاں پر ٹیچرز موجود نہیں ہیں۔ ایجوکیشن کے لئے پیسے رکھے گئے ہیں میں یہ نہیں کہتا کہ پیسے نہیں رکھے گئے لیکن اگر ان پر implement ہی نہیں ہونا تو ان پیسوں کا کیا فائدہ ہے؟ میں request کرتا ہوں کہ جتنی میں نے گزارشات خاص کر ہسپتالوں کی پارکنگ فیس اور لاء اینڈ آرڈر تھانوں کے حوالے سے بات کی ہے ان پر عملدرآمد کیا جائے۔ شکریہ

جناب سپیکر: جی، شیخ علاؤالدین صاحب!

شیخ علاؤالدین: شکریہ۔ جناب سپیکر! میں ڈاکٹر صاحبہ کو پنجاب کی پہلی خاتون وزیر خزانہ ہونے پر مبارکباد دیتا ہوں اور میاں محمد شہباز شریف کو جو انہوں نے بجٹ سازی میں input دیئے اور جتنا وقت دیا اس کے لئے میں ان کا بھی شکر گزار ہوں۔ مجھے معلوم ہے کہ آپ مجھے اتنا وقت نہیں دیں گے اس لئے میں directly بغیر کسی مزید تمہید کے تجاویز پر بات کروں گا۔ جو ہسپتالوں کے حالات ہیں وہ آپ کے ایوان میں بیٹھے ہوئے دوسرے معزز ممبران اور ڈاکٹر صاحبہ کے علم میں بھی ہیں۔ یہ کتنے دکھ کی بات ہے کہ پروفیسر حضرات جن کی ایک ایک دن کی آمدنی millions میں ہے ان کو پنجاب ریونیو اتھارٹی نے رجسٹرڈ نہیں کیا۔ میں نے یہ معاملہ بجٹ میٹنگ میں اٹھایا تو مجھے اس وقت کے چیئرمین افتخار قطب نے یہ کہا کہ ابھی ہم ہیلتھ سیکٹر کو نہیں لے رہے ہیں۔ میں یہ کہتا ہوں کہ اگر ہیلتھ سیکٹر کو نہیں لیا جائے گا تو گورنمنٹ اپنے بیوروکریٹس اور politicians کے لئے جو پیسا reimburse کر رہی ہے وہ کس base پر کر رہی ہے جبکہ اس پر ٹیکس نہیں آرہا ہے۔ جہاں سے ٹیکس وصول ہو سکتا ہے وہاں سے ٹیکس وصول کیوں نہیں کیا جاتا؟ میری صرف اتنی سی بات ہے کہ جو اس ملک میں ٹیکس گزار لوگ ہیں ان کو represent کرنے والا کوئی نہیں ہے۔ میں آپ کو ایک چھوٹی سی مثال دوں گا کہ میڈیا پر 16 فیصد سیلز ٹیکس لگا انہوں نے ایک اشتہار دیا تو وہ 16 فیصد سیلز ٹیکس کہاں گیا اس کا کچھ پتا نہیں کہ کہاں گیا؟ میں ہیلتھ

کے معاملات میں یہ بتانا چاہتا ہوں اور ڈاکٹر صاحبہ سمجھتی ہیں کیونکہ وہ ماشاءاللہ economist ہیں کہ یہ جو technical bid and financial bid یہ مسئلہ کیا ہے؟ جب آپ ٹینڈرز پر earnest money لیتے ہیں اس میں میڈیسن، ایمبولینس اور موبائل ہسپتال ہوں میں نے ثابت کیا ہے کہ میں نے locally موبائل ہسپتال کتنے میں صرف 55 لاکھ روپے میں بنا کر دکھایا جو کہ میرے حلقے میں چل رہا ہے اور جو سندھ میں بھی چل کے آیا ہے۔ میں یہ کہتا ہوں کہ یہ جو technical bid and financial bid کا مسئلہ ہے آپ یقین کریں میں ذمہ داری سے کہہ رہا ہوں کہ Technical Committee میں کرپٹ ترین لوگ بیٹھے ہیں۔ وہ صرف ان کمپنیوں اور firms سے جن کے ساتھ ان کا معاملہ طے ہو جائے۔ ڈاکٹر صاحبہ اس بات کو سمجھتی ہیں کہ اگر پانچ کمپنیوں نے bid کی ان میں سے تین کو technically out کیا اور باقی دو نے آپس میں پیسے مک مکا کئے اور ٹینڈر ہو گیا اور 10/- روپے کا ٹینڈر -/10,000 میں ہو جائے تو کوئی پوچھنے والا نہیں ہے کیونکہ اس کو technically knock out کیا ہوا ہے۔

جناب سپیکر! جن میں یہ چاہتا ہوں کہ ٹیکس کی آمدنی جتنی مرضی بڑھتی جائے پنجاب میں اللہ کرے تیل بھی نکل آئے لیکن اگر expenses کو کنٹرول نہ کیا گیا تو کبھی بھلا نہیں ہو گا اور کبھی بہتری نہیں آئے گی۔ میں آپ کو ایک چھوٹی سی مثال دیتا ہوں 1122 کے لئے ambulances لی گئیں اور جسٹس عائشہ ملک کا اس پر تاریخی فیصلہ ہے لاہور ہائی کورٹ نے فیصلہ دیا کہ آپ یہ Chinese Ambulances نہیں لے سکتے، آپ حیران ہوں گے میں ذمہ داری سے کہہ رہا ہوں ڈاکٹر صاحبہ اس کیس کو نکال کر دیکھیں کہ specification change کی گئی اور HIACE کی جگہ HIASE کر کے Chinese HIASE لی گئیں اور اس طرح تباہی پھیر دی گئی۔ میں یہ کہتا ہوں کہ کیا وہاں ایسے لوگ نہیں بیٹھے جن کے اندر درد دل ہو کہ وہ دیکھیں کہ پیسا کہاں جا رہا ہے؟ آپ آمدنی ٹیکسیشن انوسٹمنٹ 50 فیصد بڑھا لیں اگر یہی کچھ ہو گا تو results یہی کچھ رہیں گے۔

جناب سپیکر! میں آج ذمہ داری سے یہ بات on the floor of the House کہہ رہا ہوں ایک اچھا موبائل ہسپتال 6x4 جو ہے وہ with every equipment ڈیڑھ کروڑ میں بن سکتا ہے۔ یہ جو چھ چھ کروڑ روپے کی biding آرہی ہے یہ کیوں اور کیسے آرہی ہے؟ میں آپ کو بتانا یہ چاہتا ہوں کہ جب تک ہم ہیلتھ کے معاملات کو اس طریقے سے نہیں دیکھیں گے کہ جب تک ہم پرائیویٹ ہسپتالوں کے business کو نہیں دیکھیں گے کہ وہ کیسے business کر رہے ہیں۔ آپ اللہ

نہ کرے کہ کسی ہسپتال میں جائیں دومنٹ کے بعد آپ کے پاس وردی اور بغیر وردی کے لوگ آئیں گے I mean hospital کے لوگ آئیں گے اور وہ کہیں گے کہ جلدی سے اپنے مریض کو فلاں ہسپتال میں لے جاؤنئیں تے ایہہ چلیا جے۔اب جس کے پاس پیسے نہیں ہیں وہ کیا کرے گا؟ پرائیویٹ ہسپتال والے اتنا بڑا business کر رہے ہیں ان پر straightaway 100 percent taxation ہونی چاہئے اور باقاعدہ یہ بھی دیکھنا چاہئے کہ یہ پیسا reimburse بھی ہو رہا ہے۔یہ گورنمنٹ اپنے ملازمین، بیوروکریٹس اور سیاستدانوں کا پیسا اگر reimburse کر رہی ہے اگر یہ بل reimburse کر رہی ہے تو اس کی basic invoice کون کاٹ رہا ہے اس invoice کو base بنا لیا جائے۔ڈاکٹر صاحبہ سمجھتی ہیں جو زبان میں کہہ رہا ہوں۔

جناب سپیکر! پرائیویٹ میڈیکل کالج بن گئے، گورنمنٹ کے سیکٹر میں بھی بن گئے لیکن faculty ہی نہیں ہے۔کہاں سے یہ faculty آئے گی اور یہ میڈیکل کالجز کیسے چلیں گے ؟یہاں تک کہ فاطمہ جناح میڈیکل کالج کو نوٹس موصول ہوا ہے کہ یہ de notify ہونے والا ہے تو اس پر توجہ دی جائے۔ایک ہزار فیصد سے زائد منافع لیبارٹریز کما رہی ہیں پندرہ بیس ہزار سے کم ٹیسٹ نہیں ہیں۔

جناب سپیکر: یہ موبائل فون جن صاحب کا ہے اسے بند کریں۔

شیخ علاؤالدین: جناب سپیکر! ہیلتھ پر ایک اہم بات کرنا چاہتا ہوں کہ 70لاکھ مریض اس وقت ہیپاٹائٹس سی کے صرف پنجاب میں ہیں۔یہ جو Sovaldi medicine ہے پاکستان نے بڑی محنت کے بعد امریکہ سے اس کی مارکیٹنگ کی اجازت لی جس کی قیمت صرف دو ہزار روپے ہے۔وہ کون سے ہاتھ ہیں جو اس میڈیسن کی اب تک مارکیٹنگ نہیں ہونے دے رہے ہیں اور وہ پاکستان میں آنے کے باوجود مریضوں کو کیوں نہیں مل رہی؟ یہ تو مختصر سی گزارشات ہیلتھ پر تھیں اب کچھ گزارشات زراعت پر کرنا چاہتا ہوں۔میں نے آپ سے اجازت لی ہوئی ہے میرا کل کا بھی وقت تھا وہ بھی اس میں add کر دیں۔میری کوئی بھی بات irrelevant نہیں ہو گی جہاں ایک لفظ بھی irrelevant ہو وہاں مجھے روک دیں۔

جناب سپیکر: شیخ صاحب! میرا تو قصور نہیں ہے۔

شیخ علاؤالدین: جناب سپیکر! آپ کی مہربانی ہے آپ کا قصور تو کبھی بھی نہیں ہے۔ویسے قصور آپ ہی کا ہے۔

جناب سپیکر: شیخ صاحب! ایک منٹ میں wind up کریں۔

شیخ علاؤالدین: جناب سپیکر! گنے کے کاشتکار کو180 روپے من کا کہا گیا کیا ان کو ملا ہے؟ میرے حلقے کی مل نے کہا اور خود میرے سامنے admit کیا کہ ہم نے آپ کے 100 کروڑ روپے دینے ہیں۔ میں ایک بات پوچھتا ہوں کہ ان کا hypothecation stock and pledged stock کہاں گیا ہائی کورٹ نے چار دن پہلے اوکاڑہ کی ایک مل کے بارے میں کہا کہ وہاں جاکر سٹور دیکھیں آپ سن کر حیران ہوں گے کہ صرف 460 بوری نکلی تو سٹاک کہاں گیا اگر payments نہیں ہوئیں تو سٹاک کہاں گیا؟ اب ظلم یہ کہ ڈاکٹر صاحبہ کے علم میں ہو گا کہ پچھلے ہفتے یوٹیلٹی کارپوریشن نے شوگر ملوں سے چینی ساڑھے تین روپے کلو excess پر خریدی ہے۔ میں یہ بھی نہیں کہتا کہ وہ چینی کن ملوں سے خریدی ہے لیکن میرا آپ کے توسط سے ڈاکٹر صاحبہ سے یہ سوال ہے کہ جو ارب ہا روپیہ گیا کم از کم ان پر یہ پابندی لگا دیتے کہ آپ اپنے اس پیسے سے اپنے debt clear کر دیں۔ کوئی clear نہیں کئے گئے اور جس شخص نے approval دی وہ شخص چھٹی پر چلا گیا۔ یہ جو ساڑھے تین روپے کلو excess آیا ہے یہ اسی عوام کی جیب سے جائے گا اور payment پھر بھی کاشتکار کو نہیں ملے گی۔ پنجاب اسمبلی کی جو سٹینڈنگ کمیٹی ہیں اور خاص طور پر جو خزانہ کی کمیٹی ہے۔ میں تو کسی سٹینڈنگ کمیٹی میں نہیں ہوں لیکن میں یہ چاہتا ضرور ہوں کہ یہ بجٹ یا جو بھی آنے والا بجٹ ہے اس کی باقاعدہ nitty gritties خزانے کی سٹینڈنگ کمیٹی میں دیکھنی چاہئیں۔

جناب سپیکر: شیخ صاحب! جی جی، ٹھیک ہے۔

شیخ علاؤالدین: جناب سپیکر! پنجاب کے گوداموں میں 26 لاکھ ٹن گندم پڑی ہوئی تھی۔ اس کے باوجود وہ کون سے ہاتھ تھے جنہوں نے 14 لاکھ ٹن گندم کی اجازت دی اور یوکرائن سے 7 لاکھ ٹن گندم آ گئی۔ میں ڈاکٹر صاحبہ کو بتاتا ہوں ڈاکٹر صاحبہ اس کے ریکارڈ کو نکالیں کہ دس دن تک dictation صحیح نہیں کی گئی۔ نتیجہ یہ نکلا کہ 7 لاکھ ٹن گندم یوکرائن کی پاکستان میں اُتر گئی۔ سندھ گورنمنٹ نے 9۔ارب روپے کا فیڈرل گورنمنٹ سے claim کر دیا لیکن کیا پنجاب نے claim کیا؟ ہمارا 20۔ارب روپیہ فیڈرل گورنمنٹ کی طرف بنتا ہے۔

جناب سپیکر: جی، آپ کی مہربانی۔

شیخ علاؤالدین: جناب سپیکر! ایک منٹ ٹھہر جائیں۔ مجھے صرف دو منٹ دے دیں تو میں جلدی جلدی بات کر لیتا ہوں۔ ویسے میں آپ کو بتا دوں کہ یہ زیادتی ہے۔ میں جو بھی بات کر رہا ہوں اس پنجاب اور عوام کے فائدے کے لئے کر رہا ہوں۔

جناب سپیکر: جی، سب نے عوام کی بات کرنی ہے۔ آپ نے اکیلے نہیں کرنی۔

ڈاکٹر مراد راس: جناب سپیکر! میرا ٹائم انہیں دے دیں۔

جناب سپیکر: آپ کا ٹائم ہی نہیں ہے تو میں کیسے دے دوں؟ (قہقہہ)

شیخ علاؤالدین: جناب سپیکر! Non-authorized and non-documented areas کو ٹیکس میں نہیں لایا جا رہا۔ میری کمپنیاں PRA کو 16 فیصد دے رہی ہیں۔ میں ڈاکٹر صاحبہ سے پوچھتا ہوں کہ یہ OLX classified, Pakistan deals اور اس طرح کی تمام کمپنیاں کہیں ہیں؟ یہ بالکل بھی نہیں ہیں۔ جب آپ across the board taxation نہیں کریں گے تب تک آپ ٹیکس نہیں مانگ سکتے جو کہ بڑی زیادتی ہے۔

جناب سپیکر: آپ ڈاکٹر صاحبہ سے ایک میٹنگ کر لیں۔

شیخ علاؤالدین: جناب سپیکر! پہلے میں آپ سے تو میٹنگ کروں۔

جناب سپیکر: میرے سے کوئی فائدہ نہیں ہے۔

شیخ علاؤالدین: جناب سپیکر! اگر آپ convince ہو گئے تو بہتر ہو جائے گا۔ آج میں ایک بات کرنے لگا ہوں اور میں چاہتا ہوں کہ میڈیا بھی اس کو سنے اور باقی تمام ممبران بھی سنیں۔ ہم لوگوں سے اڑھائی فیصد زکوٰۃ تو لے نہیں سکتے جبکہ ہم چار فیصد پر encashment دے رہے ہیں۔ ایان ملک ایسے نہیں گئی، یہاں اور کتنی ایان ملک ہیں جو روزانہ پیسا لے کر جا رہی ہیں۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر: جی، تشریف رکھیں۔

شیخ علاؤالدین: جناب سپیکر! میری بات سنئے۔ چار فیصد پر اس وقت encashment کا ریٹ ہے اور جو میں زبان بول رہا ہوں اسے ڈاکٹر صاحبہ سمجھتی ہیں۔ ہم اڑھائی فیصد زکوٰۃ لے کر روپے کو white نہیں کرنا چاہتے۔ ہم اسلامی ملک کہلاتے کیونکہ آئی ایم ایف منع کرتا ہے؟ چار فیصد پر ہم encashment دے دیتے ہیں جس کو مان بھی لیتے ہیں لیکن حرام کے مال کو ہم کہتے ہیں کہ چار فیصد

دے دو تو باہر سے T.T آئے گی۔ یہ T.T کیسے آتی ہے؟ جتنی افغانستان کو E-form کے تحت export ہو رہی ہے۔۔۔

جناب سپیکر: جی، شیخ صاحب! بڑی مہربانی۔

شیخ علاؤالدین: جناب سپیکر! یہ بڑی اہم بات ہے۔ جتنی E-form کے تحت export ہو رہی ہے اور اس کا ڈاکٹر صاحبہ کو پتا ہو گا کہ وہ تمام ڈالر پاکستان سے خریدے جا رہے ہیں۔ میں all Pakistan Exchange Companies کا الحمدللہ پنجاب سے پہلا president ہوں اور ذمہ داری سے کہتا ہوں کہ اس ملک کی جڑوں میں کون بیٹھ رہا ہے؟

جناب سپیکر: جی، مہربانی۔

شیخ علاؤالدین: جناب سپیکر! وہ پیسا کابل سے اور کابل سے سیدھی T.T دبئی لگتی ہے اور یہاں سے چار فیصد پر پیسا white ہو جاتا ہے۔ میرے جیسے لوگ جن کا white پیسا genuine ہے اُن کا کیا قصور ہے؟

جناب سپیکر: چلیں، میں آپ سے باقی باتیں کر لوں گا۔ بڑی مہربانی۔

شیخ علاؤالدین: جناب سپیکر! یہ بڑی زیادتی ہے۔

جناب سپیکر: جی، آپ کا بہت شکریہ۔ اب آپ تشریف رکھیں۔ میں نے کسی اور کو بھی ٹائم دینا ہے۔

محترمہ فائزہ احمد ملک: جناب سپیکر! حکومتی بنچوں کی طرف سے کوئی بندہ genuine ہو تو اُس کو سن لیا کریں۔

جناب سپیکر: جی، محترمہ! سب ہی genuine ہیں۔ ایسی باتیں نہیں کرتے۔ ڈاکٹر صلاح الدین صاحب!

شیخ علاؤالدین: جناب سپیکر! آپ نے مجھے صرف 30 فیصد بولنے دیا ہے اور باقی 70 فیصد ابھی بات رہتی ہے۔ ایجوکیشن پر بھی نہیں بولنے دیا اور چونیاں شوگر مل پر بھی نہیں بولنے دیا حالانکہ یہ آپ کا بھی کام تھا۔

جناب سپیکر: جی، آپ کی مہربانی۔ میں اور آپ دونوں بیٹھ کر بات کریں گے۔

شیخ علاؤالدین: جناب سپیکر! ہم تو چالیس سال سے بیٹھے ہوئے ہیں لیکن فائدہ کوئی نہیں ہوا۔

جناب سپیکر: جی، ڈاکٹر صلاح الدین خان صاحب!

ڈاکٹر صلاح الدین خان: شکریہ۔ جناب سپیکر! میں سمجھتا ہوں کہ مسلم لیگ (ن) کی حکومت نے پہلا بجٹ غالباً 1985 میں پیش کیا تھا اور آج 30 سال بعد 16-2015 کا بجٹ پیش ہو رہا ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ 30 سالہ سیاسی تجربے کے بعد یہ بجٹ جو پیش کیا گیا ہے یہ بالکل غریب دوست نہیں ہے بلکہ غریبوں کے ساتھ زیادتی ہے اور اس میں ایک مخصوص طبقے کو نوازا گیا ہے۔ سرکاری ملازمین کی تنخواہوں میں 7.5 فیصد اضافہ غریب لوگوں کے ساتھ بالکل مذاق ہے اور میں یہ سمجھتا ہوں کہ اتنے زیادہ سیاسی تجربے کے بعد یہ حکومت ایک غریب شخص محمد رفیق کا بجٹ ہی پیش نہیں کر سکی۔ وہ محمد رفیق جس کی تنخواہ 13 ہزار روپے ہے وہ کرائے کے گھر میں رہتا ہے، اُس نے بچوں کے سکولوں کی فیس بھی دینی ہوتی ہے اور گیس و بجلی کے بل بھی دینے ہوتے ہیں۔ ایک بات بڑی باعثِ حیرت ہے کہ میٹرو اور پُلوں کا جتنا بجٹ ہوتا ہے وہ سارے کا سارا خرچ ہو جاتا ہے لیکن ترقیاتی بجٹ پچاس فیصد بھی خرچ نہیں ہو سکتا اور اس دفعہ بھی figures یہ آئی ہیں کہ تقریباً 48 فیصد خرچ ہوا ہے۔ اس سلسلے میں کوئی قانون سازی ہونی چاہئے اور ماہانہ رپورٹ کے ذریعے پوچھا جانا چاہئے کہ کتنا بجٹ خرچ ہوا؟ اسی طرح جون کے مہینے میں جو بجٹ صَرف کیا جاتا ہے اس پر پابندی ہونی چاہئے بلکہ 30- مئی تک یہ بجٹ خرچ ہونا چاہئے۔

جناب سپیکر! میں اپنے حلقہ پی پی۔44 میانوالی کو discuss کروں گا۔ سب سے پہلے میں تعلیم کا ذکر کرتے ہوئے کہوں گا کہ اس بجٹ میں تعلیم کے لئے 300- ارب 20 کروڑ روپیہ رکھا گیا ہے جو تقریباً 27 فیصد بنتا ہے اور یہ بہت اچھی بات ہے لیکن میں یہ سمجھتا ہوں کہ اس بجٹ سے میرے حلقے کی عوام کو کیا ملا؟ چودہ دانش سکول قائم ہو چکے ہیں اور چار مزید بننے ہیں۔ میں آپ کے توسط سے منسٹر صاحبہ سے کہوں گا کہ وہ میری بات غور سے سنیں۔ ایجوکیشن کا جو already existing system ہے اس میں بہت زیادہ کمیاں ہیں۔ میں اپنے حلقے کا ذکر کروں گا کہ میرے حلقے کی تمام یونین کونسلوں میں لڑکیوں کے ہائی سکول نہیں ہیں۔ منسٹر صاحبہ خود ایک خاتون ہیں جو بڑی ہمدردی سے اس بات پر غور کریں گی کہ میرے حلقے میں یونین کونسل ساوانس اور یونین کونسل پائیکھیل میں لڑکیوں کا ہائی سکول نہیں ہے۔ اس کے بعد یونین کونسل ماڑی انڈس کا ایک دُور دراز علاقہ بنی افغان ہے جو کہ ہزاروں گھروں پر مشتمل ہے وہاں پر لڑکیوں کا مڈل سکول ہے جبکہ ہائی سکول نہیں ہے اور اس کی اشد ضرورت ہے۔ اسی یونین کونسل ماڑی میں ایک دُور دراز علاقہ ڈھوک بھرتال ہے جو 1300 گھروں پر مشتمل علاقہ ہے لیکن وہاں پر لڑکیوں کا پرائمری سکول تک نہیں ہے جو بڑے افسوس کی بات ہے۔ جہاں پر دانش سکول بن رہے ہوں اور ایجوکیشن پر بہت زیادہ funding بھی ہو رہی ہو تو وہاں میں یہ سمجھتا

ہوں کہ ایک common man یا اپوزیشن کے ایم پی اے کو اس سے کیا غرض ہے کہ کسی ڈیپارٹمنٹ کے لئے کتنا بجٹ رکھا گیا ہے کیونکہ اس کی وجہ یہ ہے کہ ہم یہ سوچتے ہیں کہ ہمارے حلقے اور حلقے کی عوام کو اس میں سے کتنا حصہ مل رہا ہے؟ منسٹر صاحبہ یہ بھی سُن لیں کہ میرے ہی حلقے میں گورنمنٹ پرائمری سکول رِکھی اور گورنمنٹ پرائمری سکول پائیکھیل دونوں گرلز سکول ہیں جو کہ تقریباً 28-1927 سے قائم ہیں اور ابھی تک بجلی سے محروم ہیں۔ اس کے علاوہ ہائر ایجوکیشن کے متعلق بات کریں تو میرے ہی حلقے میں چار یونین کونسلوں پر مشتمل ایک علاقہ ہے جس کو چکرالہ کہتے ہیں۔ آپ خود سوچ لیں کہ اس علاقے میں کتنی آبادی ہو سکتی ہے جبکہ وہاں کی بچیاں ڈگری کالج سے محروم ہیں؟ میانوالی میں سرگودھا یونیورسٹی کا کیمپس مسائل کا شکار ہے جس کی طرف میں منسٹر صاحبہ کی توجہ دلانا چاہوں گا کہ وہ کیمپس بغیر SNE کے چل رہا ہے اس کے لئے کوئی funding نہیں ہے بلکہ وائس چانسلر صاحب کی بڑی مہربانی ہے کہ وہ یونیورسٹی کے فنڈز میں سے ہی وہ کیمپس چلا رہے ہیں۔ ایجوکیشن میں بہت بڑا مسئلہ یہ ہے کہ merging ہو رہی ہے اور سکول بند ہو رہے ہیں جس کی وجہ یہ ہے کہ چار اساتذہ ہوتے ہیں اور دو student ہوتے ہیں۔ گورنمنٹ کے سکول سسٹم کا یہ failure ہے کہ چار اساتذہ اور دو student ہیں حالانکہ ان اساتذہ کی اچھی خاصی salary ہے۔

جناب سپیکر: جی، wind up کریں۔

ڈاکٹر صلاح الدین خان: جناب سپیکر! میں اپنی بات مختصر کروں گا۔

جناب سپیکر: جی، آپ باقی باتیں لکھ کر دے دیں۔

ڈاکٹر صلاح الدین خان: جناب سپیکر! مجھے صرف دو منٹ مزید دے دیں۔

جناب سپیکر: جی، سب کا ٹائم ہے۔

ڈاکٹر صلاح الدین خان: جناب سپیکر! میرے ضلع میانوالی کے ڈسٹرکٹ ہیڈ کوارٹر ہسپتال کا Diagnostic Centre, Trauma Centre اور اس کے ساتھ صغیرہ میٹرنٹی ہوم کے لئے کوئی funding ہی نہیں ہو رہی، ابھی تک ان کی کوئی SNE نہیں بنی اور وہ بغیر فنڈز کے چل رہے ہیں جو فنڈ ڈی ایچ کیو کے پاس آتا ہے۔

جناب سپیکر! میں کوئی لمبی چوڑی بات نہیں کروں گا لیکن میں اتنا ضرور کہوں گا کہ پولیس کے لئے اچھی خاصی رقم رکھی گئی۔ ضلع میانوالی کی تحصیل عیسیٰ خیل میں تھانہ مکڑوال وہاں کی بر سر

اقتدار فیملی کی ذاتی پراپرٹی میں ہے جس کا گیٹ شام کو بند ہو جاتا ہے جس سے لوگوں کو پریشانی کا سامنا کرنا پڑتا ہے حالانکہ تھانہ بنانے کے لئے لوگ زمین donate کر چکے ہیں تو مہربانی کر کے وہ تھانہ بنایا جائے تاکہ لوگوں کو آسانی رہے۔

جناب سپیکر: شکریہ۔ Next ہیں جی، چودھری زاہد اکرم صاحب!

پارلیمانی سیکرٹری برائے کالونیز(چودھری زاہد اکرم): بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ جناب سپیکر! میں آپ کا شکر گزار ہوں کہ آپ نے مجھے بجٹ پر اظہار خیال کا موقع فراہم کیا۔ بجٹ برائے مالی سال 16-2015 ایک متوازن اور زندگی کے ہر شعبہ سے تعلق رکھنے والوں کے مسائل کا حل کرنے کے لئے عوام دوست ہے۔ اس شاندار بجٹ پر میں خادم اعلیٰ پنجاب میاں محمد شہباز شریف، ان کی ٹیم اور بالخصوص محترمہ وزیر خزانہ کو مبارکباد پیش کرتا ہوں۔

جناب سپیکر! کسی بھی ملک میں ترقی اور اس کی خوشحالی کے لئے تعلیمی شعبے کو اہمیت نہ دینا سراسر زیادتی ہے لیکن خادم اعلیٰ پنجاب میاں محمد شہباز شریف نے ایجوکیشن سیکٹر میں 310 بلین روپے کی خطیر رقم مختص کی ہے جو کل بجٹ کا 27 فیصد بنتی ہے جس سے ملک میں شرح خواندگی میں اضافہ ہوگا اور سستی تعلیم مہیا ہوگی۔ درس گاہوں کا قیام، جھنگ، ساہیوال اور اوکاڑہ میں یونیورسٹیوں کا قیام، ضلع بہاولنگر میں میڈیکل کالج، چشتیاں اور ہارون آباد میں ڈگری کالجوں کا قیام وزیر اعلیٰ پنجاب کا جنوبی پنجاب کے ساتھ محبت اور علم دوستی کا منہ بولتا ثبوت ہے جس سے ذہین اور باصلاحیت طلباء کے لئے تعلیمی راہیں کھلیں گی۔ خادم اعلیٰ پنجاب نے میرٹ سسٹم کو اپنا کر نوجوانوں میں قابلیت سے رشوت اور سفارش کی لعنت کو ختم کیا۔(نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! پاکستان کی معیشت میں زراعت ریڑھ کی ہڈی کی حیثیت رکھتی ہے کیونکہ پاکستان ایک زرعی ملک ہے جس کا زیادہ تر انحصار زراعت پر ہے۔ حکومت پنجاب نے اس چیز کو مدنظر رکھتے ہوئے کسانوں کو زرعی ضروریات کی سستی اور فوری فراہمی کے لئے 144 بلین روپے کی رقم مختص کی ہے جس سے کسانوں کو ٹریکٹر، زرعی آلات، drip system اور ان سے متعلقہ اشیا مہیا کی جائیں گی جس کی بدولت کسانوں کی اوسط پیداوار میں اضافہ ہوگا اور ملکی معیشت ترقی کی راہ پر گامزن ہوگی۔

جناب سپیکر! میں یہاں پر ایک بات کرنا ضروری سمجھتا ہوں کہ ان تمام چیزوں کے میسر ہونے کے باوجود وزیر زراعت اور بالخصوص خادم اعلیٰ پنجاب کی کسانوں پر توجہ کی اشد ضرورت ہے اور ایوان زراعت پنجاب کا functional ہونا بہت ضروری ہے کیونکہ کاشتکاروں کی نمائندگی سے زراعت

اور متعلقہ امور پر مشاورت سے بہتری لائی جا سکتی ہے۔آبپاشی بھی زراعت کا ایک متعلقہ حصہ ہے جیسے زندگی پانی کے بغیر ناممکن ہے اسی طرح زراعت بھی پانی کے بغیر ناممکن ہے۔اس ضمن میں بہاولپور ڈویژن بالخصوص میرے ضلع بہاولنگر میں ہیڈ سلیمانکی سے نکلنے والی نہروں کے پانی کی غیر منصفانہ تقسیم سے ضلع بہاولنگر کے تمام کاشتکاروں میں بے چینی پائی جاتی ہے۔افسوس یہ ہے کہ پیڈا سسٹم میں مقامی FOاور محکمہ انہار کے افسران کی ملی بھگت سے کاشتکار بُری طرح متاثر ہوئے ہیں لہذا میری استدعا ہے کہ اس مسئلے کو ترجیحی بنیادوں پر حل کیا جائے۔

جناب سپیکر!ملک اور بالخصوص صوبہ پنجاب کو اندھیروں سے نکالنے کے لئے خادم اعلیٰ پنجاب کی کاوشیں نہایت ہی قابل تحسین ہیں جنہوں نے پنجاب میں بجلی کی قلت کو دور کرنے کے لئے سولر سسٹم اور coal power plant لگانے کے لئے اقدامات کئے۔۔۔

محترمہ فائزہ احمد ملک: جناب سپیکر!وہ لکھی ہوئی تقریر کر رہے ہیں۔

جناب سپیکر: نہیں،وہ hints لے رہے ہیں اور points لے رہے ہیں۔جی،اپنی بات جاری رکھیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے کالونیز(چودھری زاہد اکرم): جناب سپیکر!نوجوانوں میں بے روزگاری کو کم کرنے کے لئے خادم اعلیٰ پنجاب میاں محمد شہباز شریف کی خود روزگار سکیم کا اجراء ایک احسن اقدام ہے جس کے تحت 50ہزار گاڑیاں اور 75ہزار روپے فی کس بلا سود قرضہ دینے کا فیصلہ کیا ہے۔اس ضمن میں 31 بلین روپے کی رقم مخصوص کی گئی ہے۔دیہی علاقوں کو ترقی کی راہ پر گامزن کرنے کے لئے خادم اعلیٰ پنجاب میاں محمد شہباز شریف کا "گرین روڈ منصوبہ" ایک منفرد اور پاکستان کی تاریخ میں ایک پہلا قدم ہے جس کے تحت دیہی علاقوں میں کارپٹ روڈ بنائی جائیں گی جس کی جتنی بھی تعریف کی جائے کم ہے۔

جناب سپیکر: جی،بہت شکریہ،مہربانی۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے کالونیز(چودھری زاہد اکرم): جناب سپیکر!ایک شعر عرض کر لینے دیں۔

جناب سپیکر: جی،فرمائیں!

پارلیمانی سیکرٹری برائے کالونیز(چودھری زاہد اکرم): جناب سپیکر!میں اپنی بات اس شعر پر ختم کروں گا کہ:

یارب پھلا پھُولا رہے چمن میری اُمیدوں کا
جگر کا خون دے دے کر یہ بُوٹے میں نے پالے ہیں
(نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر: محترمہ خدیجہ عمر صاحبہ!

محترمہ خدیجہ عمر: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ بہت شکریہ۔ جناب سپیکر! میں سب سے پہلے اس معزز ایوان میں تمام ممبران کو رمضان المبارک کی پیشگی مبارکباد دوں گی۔ اس بابرکت مہینے کے آنے سے پہلے عوام یہ توقع کر رہی تھی کہ ایک ایسا بجٹ پیش کیا جائے گا جس سے عوام کو ریلیف ملے گا لیکن نہایت افسوس کے ساتھ یہ کہنا پڑ رہا ہے کہ یہ ایک ایسا بجٹ ہے جس سے اس وقت پورے صوبہ کے عوام پر مایوسی کا عالم طاری ہے۔ میں محترمہ وزیر خزانہ سے یہ request کروں گی کہ جو بھی یہاں پر ممبران اظہار خیال کر رہے ہیں وہ suggestions لکھ رہی ہیں لیکن محترمہ وزیر خزانہ ان تمام چیزوں کا فائدہ تب ہے اگر ان suggestions کو کوڑے کی ٹوکری میں پھینکنے کی بجائے ان پر عملدرآمد ہو۔ یہاں پر ہم بیٹھ کر عوام کی بات کر رہے ہیں اور عوام کا پیسا استعمال ہو رہا ہے لیکن جو پہلے practices ہوئی ہیں اور دیکھا گیا ہے کہ جو بھی کوئی suggestions آئیں تو ان پر بڑا بڑا time spent کیا گیا مگر اس کا end result بالکل زیرو ہے جس طرح کہ آج کے بجٹ کی صورت میں۔

جناب سپیکر! میں یہاں پر یہ کہوں گی کہ محترمہ وزیر خزانہ نے اپنی تقریر میں فرمایا کہ اگلے تین سالوں میں پنجاب کی شرح تقریباً آٹھ فیصد کر دیں گے اور 20 لاکھ ملازمتوں کے مواقع فراہم کئے جائیں گے تو میری یہ request ہے کہ بجائے اگلے تین سال کا جو لائحہ عمل انہوں نے دیا ہے بہت ہی اچھا ہوتا اگر وہ پچھلے سات سال کی ناکامیوں پر روشنی ڈالتیں تو آج آپ کو بڑا واضح فرق نظر آتا کہ اس بجٹ میں ہم نے کیا لیا ہے اور کیا کھویا ہے؟

جناب سپیکر! میں یہاں پر یہ کہوں گی کہ پچھلے سات سالوں کا حکومت پنجاب یہ جواب دے کہ ترقی کے اُس عمل کو جس کی بنیاد چودھری پرویز الٰہی نے رکھی تھی، کیوں روک دیا گیا؟ ترقی کے اُس عمل کو کیوں روک دیا گیا جب 2007 میں پنجاب کی ترقی کی شرح 7.9 فیصد تھی۔ ہر سال 10 لاکھ ملازمتوں کے مواقع فراہم کئے گئے تھے لیکن محترمہ وزیر خزانہ نے جس رفتار سے اپنی figures دی ہیں کہ 2018 میں ہم یہ ہدف حاصل کر سکتے ہیں۔ مجھے محترمہ وزیر خزانہ اگر یہ بتائیں گی کہ one man show ہونے کے باوجود ترقی کا پہیہ کیوں رک گیا ہے اور بے روزگاری کا گراف کیوں up ہو گیا ہے؟

جناب سپیکر! میں آپ سے یہ کہوں گی کہ لوڈشیڈنگ جو کہ اس وقت سب سے بڑا مسئلہ ہے 2014 میں لوڈشیڈنگ کے جو حالات تھے آج 2015 میں بھی لوڈشیڈنگ کے وہی حالات ہیں۔ 2009 میں اس floor پر کھڑے ہو کر یہاں پر حکومتی بنچوں سے یہ دعویٰ کیا گیا تھا اور وعدہ کیا گیا تھا کہ ہم 500 میگاواٹ بجلی provide کریں گے۔ آج یہ حالت ہے کہ 2015 میں 200۔ارب روپیہ خرچ کرنے کے بعد صرف 18 میگاواٹ بجلی مہیا کی گئی ہے، یہ ہے good governance میں وزیراعلیٰ پنجاب میاں محمد شہباز شریف سے کہوں گی کہ وہ ایوان میں آکر بتائیں کہ قائداعظم سولر پارک کے باعث پنجاب میں کتنی electricity provide کر سکے ہیں، کتنی بند industries چلا سکے ہیں؟ جیسے ہمارے mostly معزز ممبران نے ذکر کیا ہے۔ میں اگر وزیرآباد Cardiac hospital کا ذکر نہیں کروں گی تو علاقے کی عوام کے ساتھ نہایت ہی ناانصافی ہو گی۔

جناب سپیکر! میں یہاں کہنا چاہوں گی کہ اگر میٹرو بسوں کے لئے اربوں روپیہ خرچ کیا جا سکتا ہے تو اُن میٹرو بسوں سے اگر 30 فیصد بھی اُس وزیرآباد Cardiac hospital کے لئے جس سے عوام کی جان اور صحت کا تعلق ہے اگر اُس پر خرچ کیا جاتا تو آج وہاں کے لوگوں کا جو حال ہے وہ نہ ہوتا۔ آج جو پی آئی سی پر بہت سی اُنگلیاں اُٹھ رہی ہیں وہ بھی نہ اُٹھتیں اگر وہ ہسپتال بن گیا ہوتا۔ اسی طرح سے چودھری پرویز الہیٰ کے بہت سے ایسے منصوبے سیرت اکیڈمی ہے، پنجاب اسمبلی کی بلڈنگ ہے، میو ہسپتال کا سرجیکل ٹاور ہے اس لئے میں پوچھنا چاہوں گی اپنی وزیر موصوف سے کہ درجنوں ایسے منصوبے ہیں جو سات سال سے بند پڑے ہیں بتائیں اُن منصوبوں کو کیوں بند کیا گیا ہے اُس کی کیا وجہ ہے؟ چودھری پرویز الہیٰ سے کیا insecurities ہیں؟ اگر ان کے اندر اتنی قابلیت ہے تو میرا خیال ہے کہ ان منصوبوں کو بند نہیں کیا جانا چاہئے تھا۔ Rescue کے بارے میں ہر ممبر نے بات کی ہے اس سے ہی اس کی اہمیت کا اندازہ لگایا جا سکتا ہے، 2011 میں اس کے لئے 2100 ملین روپے بجٹ رکھا گیا آج اس کو چار سال بعد 1900 ملین روپے کر دیا گیا ہے۔ اگر وزیراعلیٰ اپنا ہیلی کاپٹر بدل سکتے ہیں، اپنی گاڑیاں بدل سکتے ہیں، افسران اپنی گاڑیاں بدل سکتے ہیں تو کیا دُکھی انسانیت کے لئے 1122 rescue کی گاڑیاں نہیں بدلی جا سکتیں اور اُن کے لئے یہ پیسا نہیں رکھا جا سکتا؟ ہر سال 18000 حادثات ہوتے ہیں، ہر ماہ 1500 حادثات ہوتے ہیں اور ہر روز 500 حادثات ہوتے ہیں۔ حادثات کے وقت 1122 rescue کے جانثار وہاں پہنچتے ہیں لیکن اس کے لئے بجٹ کو بڑھانے کی بجائے اور اس کو تحصیل level پر لے جانے کی بجائے اس کو کم کر دیا گیا ہے۔

جناب سپیکر: محترمہ خدیجہ عمر صاحبہ آپ کا ٹائم ختم ہوا۔

محترمہ خدیجہ عمر: جناب سپیکر! میں نے صرف دو منٹ بھی بات نہیں کی ہے آپ نے خود میرا ٹائم count کیا ہے؟

جناب سپیکر: ٹائم تو سب کے لئے fix ہے سب کا برابر ہے۔ آپ کی بڑی مہربانی۔ بہت شکریہ

محترمہ خدیجہ عمر: جناب سپیکر! یہ بڑی ناانصافی ہے میں نے تو ابھی دو منٹ بھی بات نہیں کی ہے۔

جناب سپیکر: جی، آپ کیا فرما رہی ہیں؟

محترمہ خدیجہ عمر: جناب سپیکر! ہم نے حکومتی ممبران کو تقریر میں ڈسٹرب نہیں کیا لیکن لگاتار ہماری تقریر میں ان کی interruption ہو رہی ہے یہ نہایت زیادتی کی بات ہے۔ at least ایک بجٹ تقریر ہوتی ہے جس میں اپنے خیالات کا اظہار کیا جاتا ہے۔

جناب سپیکر: آپ کے پاس بڑے مواقع ہیں۔

محترمہ خدیجہ عمر: جناب سپیکر! جی، نہیں۔ یہاں پر ہر سال آتے ہیں اور اعداد و شمار کے گورکھ دھندے میں الجھا دیا جاتا ہے 6500۔ ارب روپے پچھلے سات سالوں میں۔۔۔

جناب سپیکر: آپ کی بڑی مہربانی! بہت شکریہ

محترمہ خدیجہ عمر: جناب سپیکر! میں نے ابھی بات ہی نہیں کی ہے۔

جناب سپیکر: میرے پاس آپ کے لئے اتنا ٹائم نہیں ہے۔ I am sorry for that میں نے آپ کو دوسروں سے ایک منٹ ٹائم زیادہ دیا ہے۔ آپ کی مہربانی! بہت شکریہ۔ جی، چودھری علی اصغر منڈا صاحب! منڈا صاحب آپ ذرا اپنی بات کریں گے کسی اور کی طرف مت جائیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے ایس اینڈ جی اے ڈی (چودھری علی اصغر منڈا، ایڈووکیٹ):

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ الصلوٰۃ والسلام علیک یا رسول اللہ و علیٰ الک و اصحابک یا حبیب اللہ ۔

قوتِ عشق سے ہر پست کو بالا کر دے
دہر میں اسم محمد سے ، اُجالا کر دے

جناب سپیکر! میں اس بجٹ کے موقع پر سب سے پہلے ہر دل محبوب، ہر دل عزیز اپنے قائد وزیر اعلیٰ پنجاب میاں محمد شہباز شریف اور اُن کی ٹیم اور پی اینڈ ڈی ڈیپارٹمنٹ کی ٹیم محکمہ خزانہ کی

ٹیم، پنجاب کی تاریخ میں پہلی خاتون وزیر خزانہ اور اُن کی تمام ٹیم کو عوام دوست اور عوامی امنگوں کا ترجمان بجٹ پیش کرنے پر دل کی اتھا گہرائیوں سے مبارکباد پیش کرتا ہوں۔ میں figuresاور رقوم کی تقسیم کی detail میں نہیں جانا چاہوں گا میں صرف اتنا عرض کروں گا کہ پنجاب کی تاریخ کا یہ تعلیم کے لحاظ سے، صحت کے لحاظ سے، ایگریکلچر کے لحاظ سے، لاء اینڈ آرڈر کے لحاظ سے، energy shortage کے لحاظ سے یہ ایک تاریخی بجٹ ہے اور اس سے پہلے پنجاب کی تاریخ میں اتنی خطیر رقم کسی بھی ڈیپارٹمنٹ میں ڈویلپمنٹ کے حوالے سے، پنجاب کی عوام کی بہتری کے حوالے سے اس سے پہلے نہیں رکھی گئی۔ ہماری دو سالہ حکومت کی کارکردگی پنجاب کی آٹھ کروڑ عوام کے سامنے ہے۔ بہتری کی گنجائش ہر جگہ پر موجود ہے میں اپنے اپوزیشن کے بہن اور بھائیوں سے یہ گزارش کروں گا کہ آپ تنقید برائے تنقید کی بجائے ہمیں مثبت suggestion اور تجاویز دیں ہم انشاءاللہ تعالیٰ ان کو consider کریں گے اور ہماری حکومت آپ کو appreciate کرے گی وگرنہ پنجاب کی عوام گواہ ہے کہ کس طرح پڑھے لکھے پنجاب کے نام پر پنجاب کے خزانے کو لوٹا گیا، کس طرح یہاں پر وردی وردی کا شور ڈالا گیا، کس طرح پچھلے پانچ سالوں کے دوران قومی اداروں کا بھٹہ بٹھایا گیا۔ ریلوے، پی آئی اے، سٹیل مل اور باقی قومی اداروں کو جس طرح لوٹا گیا اور اُن کا بیڑا غرق کیا گیا پوری پاکستانی عوام اُس کی زندہ گواہ ہے۔ میں کسی کی ذات پر کیچڑ نہیں اُچھالنا چاہتا لیکن یہ عرض کرنا چاہتا ہوں پنجاب کی عوام کو یہ بتانا چاہتا ہوں کہ اب حاجیوں کی applications میرٹ پر مکمل قرانداز ی ہوتی ہے اور ایک بھی حاجی کوٹے پر نہیں جاتا وگرنہ ماضی گواہ ہے کہ اُن بے چارے حاجیوں کو بھی نہ بخشا گیا، اُن کو بھی لوٹا گیا، اُن کی جیبوں سے بھی رقم نکال لی گئی۔ ہمیں یہاں پر بات کرنے سے پہلے اپنے character کو بھی دیکھنا چاہئے کہ ہم نے گزشتہ پانچ سالوں میں یا دس سالوں میں اس پنجاب کی عوام کے ساتھ، اس پاکستانی عوام کے ساتھ کیا سلوک کیا ہے۔ آج میں یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ جب میاں محمد نواز شریف کا hart کا آپریشن ہوا تو میں اُن کی صحت کی خیریت کے حوالے سے پوچھنے کے لئے انگلینڈ گیا۔ میں جو بات کر رہا ہوں on oath کر رہا ہوں میں وہاں انگلینڈ میں village area بھی دیکھنے کے لئے گیا تو میں نے وہاں دیکھا village کے علاقے میں carpet roads تھیں۔ ایمانداری کی بات ہے مجھے بڑا رشک آیا اور مجھے اس بات کی بڑی خوشی ہوئی کہ کاش ہمارے ملک میں بھی دیہات اور کھیت کھلیانوں تک carpet roads بنیں۔

جناب سپیکر! میں اس پر وزیراعلیٰ پنجاب اور ان کی ٹیم کو مبارکباد پیش کرتا ہوں کہ آج پاکستان کی 67 سالہ تاریخ میں پہلی دفعہ کھیتوں کھلیانوں تک 12 فٹ کی کارپٹ روڈ مکمل کرانے کا ایک تاریخی

ریکارڈ قائم کرنے کے لئے جو رقم مختص کی گئی ہے میں اس پر سلام پیش کرتا ہوں اور سیلوٹ کرتا ہوں۔ یہ ایک تاریخی کام ہے جو تقریباً ڈیڑھ سو ارب روپے سے مکمل ہو گا۔ اسی طرح پنجاب کی عوام کی بنیادی ضرورت صاف پانی ہے۔ وہ صاف پانی کا خواب جو اب ہم پورا کرنے کے لئے جا رہے ہیں۔ پنجاب کے ایک ایک کونے میں خاص طور پر جنوبی پنجاب اور ریموٹ کنٹرول ایریا میں صاف پانی کی سہولت دے کر پوری طرح ensure کریں گے۔ ان واٹر فلٹر پلانٹس اور واٹر سپلائی سکیم کو مکمل طور پر چالو کریں گے۔ ان پر User Committees, Assurance Committees تشکیل دے کر پنجاب کے ایک ایک رہنے والوں کو ہم صاف پانی مہیا کریں گے۔

جناب سپیکر! اسی طرح سے توانائی کے حوالے سے چائنا کا پاکستان میں آکر سرمایہ کاری کرنا یہ ہماری حکومت پر ان کے اعتماد کا منہ بولتا ثبوت ہے۔

جناب سپیکر! امن عامہ کے حوالے سے جس طرح پنجاب حکومت نے فنڈز مختص کئے ہیں یہ بھی ایک ریکارڈ ہے۔ میں چند suggestions حکومت پنجاب کی خدمت میں رکھنا چاہتا ہوں کہ بہتری کی گنجائش ہر جگہ پر موجود رہتی ہے۔ ہمیں ڈویلپمنٹ میں نکھار لانے کے لئے کوئی ایسا میکنزم بنانا چاہئے کہ جس سے ڈویلپمنٹ بہتر ہو سکے۔ اسی طرح زراعت کے حوالے سے ڈرپ اریگیشن اور پختہ کھالوں کے حوالے سے اس سال پنجاب حکومت نے ٹریکٹر پر سبسڈی دینے کا منصوبہ بنایا ہے میں اس پر وزیراعلیٰ کا شکریہ ادا کرتا ہوں اور کسانوں کی طرف سے بھی، میں مبارکباد پیش کرتا ہوں۔ میری suggestion ہے کہ جس طرح ہم نے کسانوں کو سستے ٹریکٹر دینے کا اعلان کیا ہے اسی طرح سستے ریٹ پر سولر ٹیوب ویل لگائے جائیں تاکہ جب تک بجلی کی shortage ختم نہیں ہوتی تب تک زراعت کو پانی کی کمی کی مشکلات سے دوچار نہیں ہونا چاہئے۔ سولر ٹیوب ویل کا لگانا میری تجویز ہے۔ اسی طرح میں یہ عرض کروں گا کہ پاکستان اور پنجاب پر جب بھی کبھی کوئی بُرا وقت آیا، جب بھی کوئی معاشی problem آئی تو میں دعوے سے کہتا ہوں کہ انشاء اللہ تعالیٰ زراعت، لائیو سٹاک اور اریگیشن وہ شعبہ جات ہیں جو پاکستان کو معاشیات کے پرابلم سے نکالیں گے۔ اگر پاکستان کی خدانخواستہ بُری حالت ہوئی تو زراعت ہی اس کا بہتر ذریعہ معاش ثابت ہو گی۔

جناب سپیکر! میں آخری گزارش کروں گا کہ ٹیچرز کی میرٹ پر بھرتی وزیراعلیٰ پنجاب کے وژن کا بہت بڑا ثبوت ہے میں ان کو اس پر بھی مبارکباد پیش کرتا ہوں اور اس پر تجویز دیتا ہوں کہ تمام

ڈیپارٹمنٹ میں میرٹ پر بھرتی مکمل کی جائے۔کرپشن کی لعنت دیمک کی طرح پاکستانی عوام کو چاٹ رہی ہے جو کہ میں سمجھتا ہوں کہ وہ باقیات ہیں مشرفی پروگرام کی۔۔۔

جناب سپیکر: چھوڑیں، چھوڑیں وہ سب نے سن لیا ہے۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے ایس اینڈ جی اے ڈی (چودھری علی اصغر منڈا، ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! وہ باقیات ہے آمریت کی، وہ باقیات ہے سابقہ دور کے کرپشن کی، اس لعنت کو ختم کرنے کے لئے ہمیں کوئی میکنزم بنانا چاہئے اور اس ملک میں کرپشن کی لعنت کو دور کرنا چاہئے۔۔۔

جناب سپیکر: بہت شکریہ، مہربانی۔جی، فتیانہ صاحب!

جناب احسن ریاض فتیانہ: جناب سپیکر! بجٹ ہر سال آتا ہے اور ہر سال عوام کی امنگیں ہوتی ہیں کہ جب budget announce ہوگا تو ہمیں بھی کوئی نہ کوئی ریلیف دیا جائے گا اس لئے وہ بڑی امید سے بجٹ کا انتظار کرتے ہیں۔اگر بجٹ کو دیکھا جائے تو بجٹ عکاسی کرتا ہے آپ کی گورنمنٹ کی پالیسی کی کہ آپ کی گورنمنٹ کیا چاہتی ہے۔میں یہاں آپ کو پڑھ کر سنانا چاہوں گا کہ ہماری اس گورنمنٹ کی کیا پالیسی ہے یا کیا وژن ہے جو گورنمنٹ ہمیں بتاتی ہے۔گورنمنٹ کا وژن ہے کہ:

> The Provincial Government envisions Punjab as secure, economically vibrant, industrialized and knowledge-based province, which is prosperous and where every citizen can expect to lead a fulfilling life.

جناب سپیکر! یہاں پر ماشاءاللہ بڑا اچھا وژن لکھ کر دیا گیا لیکن وژن بنانے والے یہ بات بھول گئے کہ پنجاب agriculture based economy ہے، پنجاب کے اندر زیادہ تر عوام کسان ہیں اور ان کا گزارا ایگریکلچر پر چلتا ہے۔انہوں نے industry-based تو لکھ کر دیا مگر یہاں پر یہ بتانا بھول گئے کہ ہم کسانوں کے لئے بھی کچھ کریں گے۔اس کے علاوہ اگر آپ دیکھیں گے کہ drivers of growth جو پچھلے سال دیئے گئے تھے اور جو drivers of growth اس سال دیئے گئے ہیں ان دونوں کے اندر بہت تضاد ہے۔اس کے علاوہ مجھے اس میں ایک بڑی عجیب وغریب سی چیز دیکھنے کو ملی۔بجٹ آنے سے چند دن پہلے وزیر قانون رانا ثناء اللہ خان نے ٹی وی اور کئی جگہوں پر جا کر علی الاعلان کہا تھا کہ یہ ٹیکس فری بجٹ ہوگا لیکن جب ہماری معزز وزیر خزانہ نے یہ tax lay کیا تو مجھے دیکھ کر بڑی حیرانی ہوئی کہ indirect tax پہلے سے ڈبل کر دیئے گئے۔پہلے 7۔ارب روپے کے قریب تھے اب

14-ارب روپے سے بھی تجاوز کر گئے ہیں۔اس کے علاوہ مجھے ایک بڑی حیران کن چیز دیکھنے میں آئی کہ پچھلے سال پنجاب حکومت کے بجٹ کا جو aim تھا کہ ہم جو ریونیو اکٹھا کریں گے وہ 164-ارب روپے تھا۔لوگ ہر سال بجٹ کا ٹارگٹ بڑھاتے ہیں اور ہماری پنجاب حکومت نے 160-ارب روپے کر دیا ہے اور 4-ارب روپے ٹیکس ٹارگٹ کم کر دیا ہے۔ایک سوال جو خاص طور پر ہمارے اپوزیشن کے ذہنوں میں اٹھ رہا ہے کہ حکومت اپنا ٹیکس ریونیو اکٹھا نہیں کر سکی ٹیکس اکٹھا کرنے کے لئے حکومت نے آج کل کوئی انعامی سکیمیں بھی launch کی ہوئی ہیں۔اگر انعامی سکیموں کے ذریعے ہم نے tax collect کرنے ہیں تو ہمیں اتنے بڑے بڑے اداروں کو بنانے، چلانے اور ان کو تنخواہیں دینے کی کیا ضرورت ہے؟ اس سے زیادہ گڈ گورننس تو اور کوئی ثابت ہوتی نہیں کہ ہمارا ٹیکس ٹارگٹ 164-ارب روپے سے کم ہو کر 160-ارب روپے ہو گیا ہے۔

جناب سپیکر!لوکل گورنمنٹ کا الیکشن ابھی آیا کھڑا ہے، سر کے اوپر ہے اور ہم نے پچھلے سال لوکل گورنمنٹ کے لئے جو بجٹ رکھا تھا وہ 298.8-ارب روپے تھا اس دفعہ ہم نے اس کو کم کرتے ہوئے 287-ارب روپے کر دیا ہے جبکہ لوکل گورنمنٹ بننے لگی ہے اور عوام تک ان کی پاور پہنچنے لگی ہے تو ہم ان کا بجٹ بڑھانے کی بجائے پچھلے سال سے بھی کم کر رہے ہیں تاکہ عوام اپنے مسائل کو اس طرح سے نہ حل کر سکے جیسے وہ چاہتے ہیں۔میں آپ کو environment کے بارے میں بھی بتانا چاہوں گا۔میرے خیال میں تو ہماری حکومت کی پالیسی ویسے ہی environment کے against ہے کہ جہاں پر درخت ملے یا environment friendly چیز ہو اس کو فوراً تباہ کر دیا جائے۔اس کے لئے تو گورنمنٹ نے کبھی سوچا نہیں ہے اس دفعہ اس کے لئے بجٹ کم کرتے ہوئے 0.33 بلین سے 0.2 بلین کر دیا گیا ہے۔Environment پر ہم بہت اچھا focus رکھتے ہیں۔اس کے علاوہ ایک بڑی حیران کن چیز ہے جب ہم اپنا بجٹ 1440 something-ارب روپے کا دکھاتے ہیں تو ریونیو کے اندر show کرتے ہیں کہ ہم 302.6 بلین روپے کے loans لے رہے ہیں اور جب آگے ہم اپنی payments کے اندر جاتے ہیں تو 294.2-ارب روپے loan کی قسط بھی اتار رہے ہیں۔یہ ایسا کیا گورکھ دھندا چل رہا ہے کہ ہم لوگ سال کے اندر تقریباً 6.4-ارب روپے لے رہے ہیں کہ ہم نے 304-ارب لیا اور 296-ارب واپس کر دیا۔یہ گورکھ دھندا کیا ہے؟اس بارے میں عوام کو بتانا چاہئے تاکہ ان کے علم میں اضافہ ہو۔

جناب سپیکر!آج کل بجلی کا بحران چل رہا ہے اور اس ملک میں ہر بندے کا یہ مسئلہ ہے۔ ہمارے پچھلے سال کے بجٹ کے اندر ہائبرڈ پلانٹس کا ذکر کیا گیا تھا اس سال کے بجٹ کے اندر ان کا کوئی ذکر ہی نہیں کیا گیا۔ وہ ہائبرڈ پلانٹس کہاں گئے، وہ وژن کہاں گئی اور وہ پلاننگ ؟ پچھلے سال کے بجٹ میں 48 لاکھ مستحق بچیوں کو stipend دینے کا agreement کیا گیا تھا کہ ہم ان کو دیں گے لیکن اس سال کے بجٹ میں ان 48 لاکھ بچیوں کا stipend بھی غائب ہو چکا ہے اب مجھے نہیں پتا کہ وہ کدھر گیا؟ پچھلے سال کے بجٹ کے اندر کہا گیا تھا کہ 30 ہزار ٹیچروں کو نوکری دی جائے گی۔ ماشاء اللہ اس سال کے بجٹ میں بھی 30 ہزار ٹیچر کی نوکریوں کا اعلان کیا گیا۔ پچھلے سال والے 30 ہزار ٹیچر تو ابھی تک سکولوں اور کالجوں میں نہیں لگے اور اگلے 30 ہزار ٹیچر کب آئیں گے اور کیا کریں گے ؟

جناب سپیکر!اس کے علاوہ ہم یہاں پر پولیس پر اربوں روپے spend کر رہے ہیں ہماری پولیس under staffed ہے اور پولیس آرڈر کے تحت 280 بندوں پر ایک کانسٹیبل ہونا چاہئے جبکہ یہاں 1300 بندوں پر ایک کانسٹیبل ہے۔ اگر 1300 بندوں پر ایک کانسٹیبل ہوگا تو لاء اینڈ آرڈر کے یہی حالات ہوں گے۔ یہاں پر peace کوئی نہیں ہے، یہاں پر لاء اینڈ آرڈر نام کی کوئی چیز نہیں ہے لوگ اپنی گاڑی مسجد کے باہر کھڑی کر کے جائیں تو اس کے شیشے اتر جاتے ہیں۔ اگر کسی کی کوئی چیز گم ہو جائے تو وہ واپس مل جائے یہ تو چھوڑ دیں لوگ اپنے گھروں کو تالے لگا کر جاتے ہیں واپس آتے ہیں تو تالے ٹوٹے ہوتے ہیں۔ انصاف کا کوئی نام و نشان نہیں ہے اور انصاف دینے والے غائب ہیں۔ اس سے زیادہ مزاحیہ بات کیا ہو سکتی ہے کہ 15 تاریخ کو ڈی آئی جی لاہور ترکی کے tour پر جاتا ہے اور آپ کا سی سی پی او لاہور کہتا ہے کہ ڈی آئی جی کا چارج بھی میں رکھوں گا۔ یہ تو سنا تھا کہ ماتحت کو سینئر کا چارج ملتے ہوئے لیکن یہ پہلی دفعہ دیکھا ہے کہ سینئر جونیئر کے چارج رکھنا شروع کر دیں۔ کیا لاہور کے باقی پانچ چھ ایس ایس پی ناکارہ اور نااہل ہیں کہ سی سی پی او کو خود اپنے پاس چارج رکھنے کی ضرورت محسوس ہوئی۔

جناب سپیکر!ہم صاف پانی کے بارے میں بڑا سنتے آرہے ہیں۔ پچھلے سال بھی بڑا پراپیگنڈہ رہا اور اُس سال اس کی مد میں 5۔ارب روپے رکھے گئے اور اِس سال 11۔ارب روپے کر دیئے گئے۔ میرے خیال میں فیصل آباد میں پینے کا پانی سب سے زیادہ گندا ہے۔ انوائرنمنٹ ڈیپارٹمنٹ نے میرے حلقہ فیصل آباد میں پینے کے پانی کا 38 جگہ سے sample کر کے دیا تھا اور کسی بھی ایک جگہ کا PS level 7.5 سے نیچے نہیں تھا۔ کیا وہاں پر صاف پانی کا پلانٹ نہیں لگنا چاہئے ؟ وہاں پر صاف پانی کا کوئی پراجیکٹ نہیں ہے اور صاف پانی کے بارے میں حکومت کی کوئی سوچ نہیں۔ فیصل آباد میں صاف

پانی کی جہاں ضرورت تھی میں نے وہاں پر پلانٹس لگتے ہوئے نہیں دیکھے۔ میں آپ سے request کروں گا کہ اگر منسٹر صاحبہ یہ point note کریں کہ فیصل آباد میں سمندری مدھیانہ ڈرین ہے جو کہ فیصل آباد سے گزرتے ہوئے تین تحصیلوں کے اندر toxic waste لے کر جا رہی ہیں جو کہ تیس سالوں سے زیادہ کا عرصہ ہو چکا ہے جس سے چالیس سے پچاس لاکھ لوگوں کی زندگیوں کو سخت خطرہ ہے اور ہیپاٹائٹس کا ہر دوسرا بندہ شکار ہے۔ اس کے بارے یہاں پر resolution بھی پاس ہوئی اور بڑے steps لئے گئے اور ensure بھی کیا گیا۔ اب وہ سب غائب ہو چکا ہے کیونکہ گورنمنٹ کی پالیسی کے اندر گورنمنٹ کو کہیں پر نظر نہیں آتا۔

جناب سپیکر! کسان کے بارے میں تو یہ گورنمنٹ وژن رکھتی ہے اور نہ ہی گورنمنٹ نے اس کے بارے میں کوئی پالیسی سوچی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ کسان کو گنے کا ریٹ نہیں ملا، کسان کا آلو تباہ ہو گیا، کسان کے ساتھ ابھی گندم کے نام 300 کچھ ارب روپے پچھلے بجٹ میں رکھے ہیں اور مزید procurement کریں گے۔ کیا وجہ ہے کہ 70 فیصد پر وہ ٹارگٹ روک دیا گیا۔ میں نے کئی دفعہ یہ بات ان کے نوٹس میں دی کہ میرے حلقہ کے اندر ماموں کانجن سنٹر پر رشوت لی جا رہی ہے، وہاں پر عوام کے ساتھ لوٹ مار کی جا رہی ہے اور میرے کئی دفعہ کہنے کے باوجود فوڈ منسٹر کے کانوں پر جوں تک رینگی اور نہ ہی کوئی ایکشن ہوا۔ میں نے اس معزز ایوان میں بھی کئی بار بولنے کی کوشش کی۔ آپ نے وعدہ کیا کہ فوڈ پر بحث کے لئے کوئی دن رکھیں گے مگر وہ دن بھی نہ آسکا کہ ہم فوڈ پر بات کرتے۔ آپ میری بات سنیں کہ اگر کسانوں کے ساتھ یہی حال چلتا رہے گا اور ان کو کوئی ریلیف نہیں دیا جائے گا تو کسان کدھر جائے گا؟ کسانوں کو پہلے ٹیکس ساز کہتے تھے کہ آپ اپنی زمین پر ٹیکس دیں۔ اب کسان سے انکم ٹیکس بھی چارج کرنا شروع ہو گیا ہے۔ کسان انکم ٹیکس بھی دے، وہ زمین پر ٹیکس ادا کرے، وہ pesticide پر ٹیکس ادا کرے، وہ کھاد پر ٹیکس ادا کرے اور وہ پانی کے ٹیوب ویلوں پر بھی ٹیکس ادا کرے تو بے چارہ کسان کدھر جائے؟ کسان کو اس حکومت نے ریلیف دیا کیا ہے اور کسان کے لئے اس حکومت نے کیا کیا ہے؟ میں دیکھتا ہوں کہ سڑکوں کے لئے یہاں پر کئی 100۔ ارب روپے رکھے گئے ہیں۔

جناب سپیکر! میں یہ پوچھتا ہوں کہ کیا کسانوں کے لئے 50،60۔ ارب روپے رکھا جائے گا؟ اس 60۔ ارب روپے میں سے جس کی less then 30 percent utilization ہو گی۔ یہاں پر laser level کے لئے لکھا گیا کہ کسان کو laser level کر کے دیا جائے گا۔

جناب سپیکر: آپ کی مہربانی، wind up کریں۔

جناب احسن ریاض فتیانہ: جناب سپیکر! میں نے laser level کی بات خود ایگریکلچر منسٹر صاحب کے نوٹس میں دی ہے۔ ڈسٹرکٹ ٹوبہ ٹیک سنگھ میں وہاں پر جو پچھلا ایگریکلچر انجینئر تھا اس نے کرپشن کی انتہا کر دی اور اس نے لوگوں سے 1050 روپے کے حساب سے پیسے چارج کئے۔۔۔

جناب سپیکر: جی، مہربانی، بہت شکریہ

جناب احسن ریاض فتیانہ: جناب سپیکر! kindly as parliamentary leader میرا ٹائم باقیوں سے زیادہ بنتا ہے۔۔۔

جناب سپیکر: آپ کس کے parliamentary leader ہیں؟

جناب احسن ریاض فتیانہ: جناب سپیکر! میں آزاد ممبران کا پارلیمانی لیڈر ہوں۔ آپ مہربانی کر کے اس کو چیک کر لیں یہ آپ کا اپنا notified ہے۔۔۔

جناب سپیکر: جی، آپ wind up کریں۔

جناب احسن ریاض فتیانہ: پارلیمانی لیڈر بہت زیادہ ہیں اس لئے آپ کو پتا نہیں لگ سکا۔۔۔

جناب سپیکر: جی، پارلیمانی لیڈر political party کے ہوتے ہیں۔

جناب احسن ریاض فتیانہ: جناب سپیکر! آپ یہ کہنا چاہ رہے ہیں کہ آزاد لوگوں کی کوئی حیثیت نہیں۔۔۔

جناب سپیکر: نہیں۔ آپ معزز ممبر ہیں۔ اس سے زیادہ میں آپ کو کیا کہوں۔

You are honourable member of this House.

جناب احسن ریاض فتیانہ: جناب سپیکر! آپ rules کو دیکھ لیں وہ مجھے allow کرتے ہیں۔

جناب سپیکر: بڑی مہربانی، بہت شکریہ

جناب احسن ریاض فتیانہ: جناب سپیکر! آپ زیادتی کر رہے ہیں۔ آپ آزاد ممبران کے ساتھ ہمیشہ سے زیادتی کرتے ہیں اور ابھی زیادتی کر رہے ہیں۔ یہ چیز غلط ہے، میرا kindly اس پر protest نوٹ کریں۔

جناب سپیکر: چلیں! ٹھیک ہے آپ اپنا protest جاری رکھیں۔ آپ کی مہربانی، آپ اس پر protest ہی کرتے رہیں۔ میں آپ کو دوسروں کے ٹائم سے زیادہ کیسے دے دوں؟

جناب احسن ریاض فتیانہ: جناب سپیکر! میں notified parliamentary leader ہوں---

جناب سپیکر: نہیں۔ آپ نہیں ہیں۔ آپ کی بڑی مہربانی، آپ تشریف رکھیں۔ بہت شکریہ۔ جی، میاں مرغوب احمد صاحب!

میاں مرغوب احمد: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ جناب سپیکر! شکریہ۔ میں آپ کا شکر گزار ہوں کہ آپ نے مجھے اس بجٹ سیشن میں تقریر کرنے کا موقع فراہم کیا۔ سب سے پہلے میں پنجاب گورنمنٹ بالخصوص وزیر خزانہ ڈاکٹر عائشہ غوث پاشا کو مبارکباد پیش کرتا ہوں کہ پنجاب اسمبلی کی تاریخ میں پہلی بار انہوں نے یہاں بجٹ پیش کیا۔ میں یہ کہنا چاہوں گا کہ میاں محمد نواز شریف کی پالیسیوں کا تسلسل اور پنجاب کے اندر میاں محمد شہباز شریف جس طرح اس پر implement کر رہے ہیں، یہ بجٹ throughout اٹک سے لے کر راجن پور اور رحیم یار خان تک overall تمام ڈسٹرکٹ، تمام علاقوں اور تمام شعبہ ہائے زندگی کے لوگوں کی ترجمانی کر رہا ہے۔ یہ عوام دوست متوازن اور ایک ڈویلپمنٹ بجٹ ہے۔ یقیناً آج اسی تسلسل کی بنیاد پر لوگ پی ایم ایل (ن) کو پسند کرتے ہیں۔ یہ ایک حقیقت ہے کہ تیسری بار پی ایم ایل (ن) کی ان عوام دوست پالیسوں کی وجہ سے میاں محمد نواز شریف اور میاں محمد شہباز شریف کو قوم نے بحیثیت وزیراعظم اور وزیر اعلیٰ منتخب کیا ہے۔ یہ اعتماد کا اظہار ہے اور یہ وہ commitment ہے جو عوام کے ساتھ کی گئی تھی۔ یہ ایسی پالیسیاں ہیں جو عوام کے interest میں ہیں اور ان کو ریلیف مہیا کرتی ہیں۔ ماضی کے حکمرانوں کے برعکس جنہوں نے اس ملک کے اندر لوٹ مار کا بازار گرم کیا اور اپنی جیبیں بھریں۔ انرجی سیکٹر جو کہ ہمارے منشور کا حصہ بھی ہے پنجاب گورنمنٹ نے اپنے بجٹ میں پہلی بار 258۔ ارب روپے کے قریب اس انرجی بحران پر قابو پانے کے لئے رکھے گئے ہیں اور یہ ٹارگٹ رکھا گیا ہے کہ ہم 2017 کے آخر تک بجلی کے بحران کو ختم کریں گے۔ یقیناً میں سمجھتا ہوں کہ یہ ایک بہت بڑی ڈویلپمنٹ ہے جو ہونے جارہی ہے۔

جناب سپیکر! آج جو پراجیکٹس ساہیوال، بھکھی شیخوپورہ یا مظفر گڑھ اور رحیم یار خان میں لگ رہے ہیں۔ مجھے یہ کہنا ہے کہ 5420 میگاواٹ بجلی کے جو منصوبے شروع ہیں اور پائپ لائن میں ہیں چاہے وہ کوئلے سے ہیں، گیس سے ہیں یا سولر سے ہیں یا ہائیڈل پاور کے ہیں، یہ پنجاب حکومت بالخصوص میاں محمد شہباز شریف کی وہ commitment کہ ہم اس ملک سے اندھیروں کو اجالوں میں تبدیل کریں گے، انرجی بحران کے حوالے سے جو initiatives لئے گئے ہیں میں اس پر ان کو خراج تحسین پیش کرتا ہوں اور اس کے ساتھ ساتھ یہ بھی کہنا چاہتا ہوں کہ آج ایجوکیشن کے اندر 27 فیصد بجٹ reflect ہو رہا

ہے۔یہ گورنمنٹ کی پالیسیوں میں تسلسل کا نتیجہ ہے۔اس ملک میں لوگوں کے چہروں پر خوشیاں لانے کے لئے اس ملک سے poverty کو eliminate کرنا ہے اور اس ملک میں لوگوں کو بہتر روزگار مہیا کرنا ہے۔آج ایجوکیشن کو improve کرنا ہے اور یہی وجہ ہے کہ بجٹ کا 27 فیصد ایجوکیشن پر خرچ کیا جا رہا ہے۔آج سکولوں میں missing facilities کو improve کیا جا رہا ہے ، نئے سکول ، کالج اور یونیورسٹیاں تعمیر کی جا رہی ہیں۔بالخصوص آج وہ طبقات جن کے پاس اپنے بچوں کو پڑھانے کے لئے پیسے نہیں ہیں۔پنجاب ایجوکیشن انڈوومنٹ فنڈ کا قیام اور PEF کے ذریعے ان لوگوں کی مدد کی جا رہی ہے۔میں سمجھتا ہوں کہ یہ تاریخی کارنامے ہیں جو کہ آج پنجاب حکومت سرانجام دے رہی ہے۔

جناب سپیکر!اسی طرح ہیلتھ کے شعبے پر آجائیں تو ہیلتھ کے لئے 14 فیصد کے قریب بجٹ میں پیسے رکھے گئے ہیں۔میں سمجھتا ہوں کہ آج لوگوں کو صحت عامہ کی سہولتیں میسر کرنے کی غرض سے Kidney Liver Transplant اور ریسرچ سنٹر قائم کئے گئے ہیں۔اسی طرح ڈی ایچ کیو اور ٹی ایچ کیو کے لئے پروگرام بنائے گئے ہیں اور وہاں لوکل سطح پر لوگوں کو صحت کی سہولتیں میسر ہوں اور انتظامات بہتر ہوں گے۔اس غرض سے ڈاکٹروں کو پرکشش packages دیئے جا رہے ہیں۔میں سمجھتا ہوں کہ آج یہ بھی قوم کے ساتھ محبت کا ثبوت ہے کہ ہم لوگوں کو صحت عامہ کی سہولتیں مہیا کریں۔اس طرح مجھے یہ بات بھی کہنی ہے کہ آج زراعت جس سے ہمارے پنجاب کے 45 فیصد سے زیادہ لوگ وابستہ ہیں،آج پہلی بار ان کے لئے Rural Development Programme شروع کیا گیا ہے۔آج کھلیانوں سے لے کر شہروں تک جو سڑکیں تعمیر کی جا رہی ہیں،اسی طرح گرین ٹریکٹر سکیم شفاف اور transparent طریقے سے پچیس ہزار ٹریکٹر کسانوں کو تقسیم کئے جا رہے ہیں۔اس کے علاوہ Drip and Sprinkler Irrigation Scheme شروع کی گئی ہے جس پر سبسڈی دی گئی ہے اور اس کے علاوہ زمیندار کو اس سکیم سے اچھا پانی بھی میسر ہو سکے گا۔مجھے یہ بات کہتے ہوئے فخر محسوس ہو رہا ہے کہ آج ہر شعبہ زندگی کے اندر improvement ہو رہی ہے۔اسی طرح فنی تربیت کے متعلق آپ دیکھ لیں،لوگوں کو ہنر سکھا کر،international level کے کورسز کروا کر،تین سال کے اندر بیس لاکھ لوگوں کو روزگار کے مواقع فراہم کئے جائیں گے۔

جناب سپیکر!میں سمجھتا ہوں کہ جس طرح سے ہر شعبہ زندگی میں آگے بڑھا جا رہا ہے،میاں محمد نواز شریف اور میاں محمد شہباز شریف کی طرف سے یہ عوام دوستی ہے۔وہ عوام کے لئے درد دل رکھتے ہیں یہی وجہ ہے کہ پاکستان مسلم لیگ (ن) کی پوری پارٹی اور اس کے منتخب نمائندے بھی

اس پر عمل کر رہے ہیں۔ مجھے یہ بات بھی کہنی ہے کہ پنجاب ایک بڑے بھائی کی حیثیت سے آج بلوچستان کے عوام سے یکجہتی، خیبر پختونخوا کے عوام سے یکجہتی کا مظاہرہ کرتے ہوئے، آج جس طرح سے بلوچستان کے اندر پی آئی سی سنٹر کا قیام عمل میں لایا جا رہا ہے اور دوسرے صوبوں کے اندر یکجہتی کے پیغامات دیئے جا رہے ہیں، یہ بھی پنجاب حکومت اور میاں محمد شہباز شریف کا خاصا ہے۔ مجھے یہ بات بھی کہنی ہے کہ لاہور شہر کے لئے اورنج لائن ٹرین، میٹرو بس سکیم کا جو منصوبہ دیا گیا ہے یہ بھی آج اپنی مثال آپ ہے۔ اسی طرح دوسرے بڑے شہروں راولپنڈی، اسلام آباد میں جو میٹرو بس سروس شروع کی گئی ہے، ملتان میں اس کی تعمیر شروع ہو چکی ہے، یہ وہ منصوبے ہیں جو کہ لوگوں کے دلوں کے اندر گھر کر گئے ہیں۔ اپوزیشن کو یہ بات سمجھ آ گئی ہے کہ یہ منصوبے آگے بڑھیں گے۔ آج ایوان کے اندر ان کی جو عددی تعداد ہے وہ بھی سب کے سامنے ہیں۔ یہ وہ منصوبے ہیں جب یہ آگے بڑھیں گے تو انشاء اللہ تعالیٰ تعمیر و ترقی ہو گی۔

جناب سپیکر: بہت شکریہ

میاں مرغوب احمد: جناب سپیکر! آخر میں، میں اپنی بات کو سمیٹتے ہوئے چند ایک تجاویز دینا چاہوں گا، جہاں یہ بہت اچھی باتیں ہیں وہاں میں سمجھتا ہوں کہ ابھی کرنے کے لئے بہت کچھ باقی ہے۔ اس سلسلے میں، میں نے ایک دو گزارشات پیش کرنی ہیں ایک تو یہ ہے کہ پنجاب کے اندر tax net کو بڑھایا جائے جب تک tax net broad نہیں ہو گا ہم مزید تعمیر و ترقی کے منصوبے شروع نہیں کر سکتے۔

جناب سپیکر: مہربانی۔

میاں مرغوب احمد: جناب سپیکر! دوسری بات میں صحت کے حوالے سے کروں گا کہ اس وقت ڈاکٹروں کی آئے دن جو ہڑتالیں ہوتی ہیں ان کو ختم ہونا چاہئے کیونکہ جو بیمار لوگ ہوتے ہیں ان پر ڈاکٹروں نے شفقت کرنی ہوتی ہے، میری یہ گزارش ہو گی کہ strikes کو بند کیا جائے۔

جناب سپیکر: بہت شکریہ

میاں مرغوب احمد: جناب سپیکر! ایک آخری بات میں عرض کرنا چاہتا ہوں کہ آج اللہ تعالیٰ نے اس صوبے کو معدنیات سے مالا مال کیا ہے۔ آج رجوعہ کے اندر جو معدنیات کے ذخائر دریافت ہوئے ہیں ان کو جنگی بنیادوں کے اوپر شروع کیا جائے۔ یہ ایک اچھی پیشرفت ہے، ماضی کے حکمرانوں کے برعکس اس

کو transparent بنانا چاہئے اور اس پر تیزی سے کام شروع کرنا چاہئے۔ میں آپ کا شکر گزار ہوں کہ آپ نے مجھے بجٹ پر بات کرنے کا موقع فراہم کیا ہے۔

جناب سپیکر: جناب سجاد حیدر گجر صاحب!۔۔۔ موجود نہیں ہیں۔ جناب محمد آصف باجوہ ٹائم کا خیال رکھیں، ٹائم آگے پیچھے نہیں ہوگا، بڑی مہربانی۔

جناب محمد آصف باجوہ (ایڈووکیٹ): بہت شکریہ۔ جناب سپیکر! کہ آپ نے مجھے وقت دیا۔ میں آج خادم اعلیٰ پنجاب میاں محمد شہباز شریف، وزیر خزانہ ڈاکٹر عائشہ غوث پاشا اور ان کی تمام ٹیم کو جنہوں نے پنجاب کے بجٹ میں تعلیم کے لئے 27 فیصد، صحت کے لئے 14 فیصد، ایگریکلچر کے لئے 12 فیصد اور امن عامہ کے لئے 9.5 فیصد، انصاف کے لئے 400 کے لگ بھگ سول ججز اور 300 کے لگ بھگ ایڈیشنل سیشن ججز کی اسامیاں پیدا کرنے کا پروگرام اس بجٹ میں دیا ہے ان کو مبارکباد پیش کرنا چاہتا ہوں۔ آج اس بجٹ اجلاس میں وقت کا فائدہ اٹھاتے ہوئے میں اپنے حلقہ کے متعلق چند مسائل اور ان کے متعلق ان کے حل کے لئے چند تجاویز دینا چاہوں گا۔

جناب سپیکر! میں گزارش کرنا چاہوں گا کہ جس طرح سے پنجاب گورنمنٹ نے پچیس ہزار ٹریکٹر اور Agriculture equipments کے لئے سبسڈی کا پروگرام پیش کیا ہے اس میں چند ایک مسائل ہیں جن کا شکار زمیندار اور Agriculture equipments بنانے والے لوگ ہیں۔ میں بڑی مؤدبانہ گزارش کرنا چاہوں گا کہ پچھلے سالوں میں جب حکومت نے یہ پلان دیا کہ Agriculture equipments پر سبسڈی دی جائے۔ اس کے لئے مخصوص لوگوں کی prequalification کی گئی اور میرٹ کو ختم کرکے specific لوگوں کی prequalification کی گئی جبکہ زرعی آلات کے لئے ڈسکہ، اوکاڑہ، میاں چنوں، حافظ آباد، فیصل آباد اور لاہور میں بے شمار لوگ Agriculture equipments manufacture کرتے ہیں۔ جن کو نظر انداز کیا گیا اور انتہائی سخت شرائط رکھ کر کچھ لوگوں کو prequalify کیا گیا۔

جناب سپیکر! میں اس سلسلے میں گزارش کروں گا کہ اس میں تمام لوگوں کو شامل کیا جائے اور جن شہروں کا میں نے ابھی نام لیا ہے جہاں جہاں Agriculture equipments manufacture ہوتے ہیں، سب لوگوں کو اس سکیم کا حصہ بنایا جائے اور openly زمیندار کو، کسان کو، عوام کو موقع دیا جائے کہ وہ جہاں سے چاہیں وہاں سے equipments خریدیں۔ اس کے لئے prequalification کی ضرورت نہیں ہونی چاہئے۔ اس سے پہلے بھی پنجاب حکومت نے ڈیزل انجن

پر سبسڈی دی تھی اور زمیندار کو یہ جہاں کہیں سے بھی ملتا تھا وہاں سے وہ خرید لیتے تھے اور جو انڈسٹری تھی اس کو ڈائریکٹ چیک دیا جاتا تھا تاکہ اس میں شفافیت کا عنصر بھی غالب رہے لیکن یہ جو موجودہ پالیسی ہے اس کے متعلق میری مؤدبانہ گزارش ہے کہ اس میں ترمیم کی جائے تاکہ مقابلے کا رجحان پیدا ہو اور جو مخصوص منافع خور لوگ ہیں ان سے جان چھڑائی جا سکے۔اس کے علاوہ میں گزارش کرنا چاہوں گا کہ ڈسکہ سٹی کا level down ہے یہی وجہ ہے کہ جب بارش ہوتی ہے تو تقریباً چوبیس سے چھتیس گھنٹے تک ڈسکہ شہر پانی میں ڈوبا رہتا ہے۔اس کے لئے میں request کروں گا کہ ڈسکہ کے لئے ایک نئی سیوریج سکیم بنائی جائے تاکہ ڈسکہ کے شہریوں کو ان مسائل سے چھٹکارا حاصل ہو سکے۔اس کے علاوہ ڈسکہ میں جو واٹر سپلائی کی سکیم ہے وہ آج سے تیس سال پرانی ہے اور گلیوں کا نالیوں کا گندا پانی شامل ہو جاتا ہے کیونکہ پرانے لوہے کے پائپ اب پھٹ چکے ہیں جس کی وجہ سے واٹر سپلائی میں گندا پانی mix up ہو رہا ہے جس کی وجہ سے عوام کو بے پناہ مسائل ہیں اور ڈسکہ کے شہری ہیپاٹائٹس جیسی بیماری کا شکار ہو رہے ہیں۔اس کے ساتھ میں گزارش کروں گا کہ جس طریقہ سے گورنمنٹ نے تعلیم کے لئے پیسے رکھے ہیں لیکن ڈسکہ شہر میں اس وقت دو ہائی سکول ہیں اور کم از کم تیس پرائیویٹ ہائی سکول ہیں۔ لوگ ان پرائیویٹ سکولوں کی فیسیں برداشت نہیں کر سکتے۔

جناب سپیکر! میری گزارش ہے کہ ڈسکہ میں دو specific areas ہیں ایک پوروں بھروں کے چیمہ ہسپتال کے قریب ہے اور دوسرا یونس آباد اور گھا گھرا میں کم از کم دو گرلز ہائی سکول بنائے جائیں تاکہ بچیوں کو تعلیم کی سہولتیں مل سکیں۔اس کے علاوہ ڈسکہ تحصیل جو کہ ایک بہت بڑی تحصیل ہے ایک بہت بڑا گاؤں ہے جس کی آبادی کم از کم تیس چالیس ہزار کے لگ بھگ ہے اور وہاں پر بچیوں کے لئے کوئی کالج موجود نہیں ہے لہٰذا میری یہ گزارش ہے کہ ایک گرلز کالج متراں والی میں اور ایک گرلز کالج گلوٹیاں کلاں اور گلوٹیاں خورد میں قائم کیا جائے کیونکہ وہاں سے لوگ ڈسکہ آنے سے قاصر ہیں۔اس وجہ سے لوگ بچیوں کو تعلیم دینے سے بھی قاصر ہیں لہٰذا دو گرلز کالج بنائے جانے کی جو میری تجویز ہے اس پر عمل کیا جائے۔

جناب سپیکر! اس کے ساتھ ساتھ میں یہ گزارش کروں گا کہ ڈسکہ کے چاروں اطراف میں نہریں گزرتی ہیں، ایک نہر جو ہیڈ بمباں والا سے نندی پور کی طرف آتی ہے، آج سے چھ سات سال پہلے ہر سال وہاں سے بھل صفائی کے لئے یا کسی اور وجہ سے جب دسمبر میں نہر بندی ہوتی تھی تو نہر میں ریت نکالی جاتی تھی، اب اس کا bed level اوپر ہو چکا ہے اور نہر کے دونوں طرف سینکڑوں ایکڑ اراضی

سیم کا شکار ہو چکی ہے، اس سلسلے میں بھی میری humble request ہے کہ ایسے انتظامات کئے جائیں کہ جب دسمبر کے دنوں میں نہر بندی ہو تو وہاں نہر کا level down کیا جائے تاکہ لوگوں کی زمینوں کو بچایا جا سکے۔ اس کے ساتھ ہی میں یہ گزارش کروں گا کہ سالانہ ترقیاتی پروگرام، میں بڑی معذرت کے ساتھ گزارش کرنا چاہوں گا کہ میرے علم میں نہیں ہے یا میں سمجھ نہیں سکا کہ اس کا کیا criterion ہے اور کن لوگوں کی سکیمیں اے ڈی پی میں شامل ہوتی ہیں؟ بڑی معذرت کے ساتھ گزارش کرنا چاہوں گا کہ 14-2013 اور 15-2014 اور اب 16-2015 یعنی تینوں سالوں میں پی پی۔130 کی کوئی ایک سکیم بھی اے ڈی پی میں شامل نہیں ہو سکی۔ میں پوچھنا چاہتا ہوں کہ اس کے لئے کیا criterion ہے ؟ کسی حلقے میں اربوں روپے کے فنڈز جاری کئے گئے ہیں اور کسی حلقے میں سو روپے کے فنڈز بھی نہیں دیئے جا رہے۔ میں بھی اپنے حلقے کے عوام کو اس لحاظ سے جوابدہ ہوں۔ میں گزارش کروں گا کہ جتنی تجاویز میں نے پیش کی ہیں جتنی سکیموں کے لئے میں نے request کی ہے ان میں سے ایک بھی نہیں رکھی گئی۔ آخر اس طرح کے سلوک کی کیا وجہ ہے ؟

جناب سپیکر: مہربانی۔

جناب محمد آصف باجوہ (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! اس کے ساتھ ہی میں ایک گزارش کرنا چاہوں گا کہ جو دیہی road programme ہے۔

جناب سپیکر: ٹائم ختم ہو گیا ہے۔

جناب محمد آصف باجوہ (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! صرف ایک منٹ۔

جناب سپیکر: جی، فرمائیں!

جناب محمد آصف باجوہ (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! اس میں، میں گزارش کرنا چاہوں گا کہ اس کے ساتھ ساتھ جہاں پر بھی پورے پنجاب میں یہ سڑکیں بنائی جا رہی ہیں یہ infrastructure کا بہترین منصوبہ ہے۔ میں جناب کی وساطت سے وزیر جنگلات سے گزارش کرنا چاہوں گا کہ پنجاب میں جہاں جہاں بھی دیہی روڈ پروگرام کی سکیمیں ہیں ان کے دونوں اطراف جنگلات والے ہر سال درخت لگائیں تاکہ ہم ماحول کو بہتر بنا سکیں۔

جناب سپیکر: مہربانی۔ نواب زادہ حیدر مہدی صاحب!۔۔۔ موجود نہیں ہیں۔ محترمہ نگہت شیخ صاحبہ!

محترمہ نگہت شیخ: شکریہ۔ جناب سپیکر! میں سب سے پہلے تو محترمہ وزیر خزانہ ڈاکٹر عائشہ غوث پاشا کو مبارکباد پیش کروں گی اور ساتھ ہی اپنے قائد میاں محمد شہباز شریف کا شکریہ ادا کروں گی اور ان کو مبارکباد پیش کروں گی کہ انہوں نے ایک خاتون پر اعتماد کرتے ہوئے ان کو فنانس منسٹر بنایا۔ ڈاکٹر صاحبہ نے اب تک جو کام کیا اور جو ان کی کارکردگی رہی یقیناً یہ اس کی مستحق تھیں اور میں سمجھتی ہوں کہ ہم خواتین کے لئے یہ فخر کی بات ہے کہ ہم پر اعتماد کیا گیا اور ہمیں اس قابل سمجھا گیا۔ پہلے خواتین کو صرف بہبود آبادی یا زیادہ سے زیادہ ایجوکیشن ڈیپارٹمنٹس کے لئے ہی قابل سمجھا جاتا تھا لیکن اب ڈاکٹر صاحبہ اپنی کارکردگی سے اس چیز کو ثابت کریں گی کہ خواتین کسی بھی ڈیپارٹمنٹ میں بہتر کارکردگی کا مظاہرہ کر سکتی ہیں۔

جناب سپیکر! میں سب سے پہلے لاء اینڈ آرڈر کے حوالے سے بات کروں گی، اس میں میری صرف یہ گزارش ہو گی کہ اگر ہم نے لاء اینڈ آرڈر کی صورتحال بہتر کرنی ہے اور دہشت گردی سے جان چھڑانی ہے تو عوام کی شمولیت اور پولیس پر عوام کا اعتماد بحال کرنا ہو گا۔ کمیونٹی پولیسنگ کو فروغ دینا ہو گا اور اس میں میڈیا کو بھی اپنا role play کرنا پڑے گا اس کے بغیر ہم کبھی بھی لاء اینڈ آرڈر کی صورتحال بہتر کر سکتے ہیں اور نہ ہی دہشت گردی پر قابو پا سکتے ہیں۔ اس کے لئے ہمیں مؤثر اقدامات کرنے چاہئیں، عوام کی involvement اور عوام کا پولیس پر اعتماد بحال کریں اور یہ اس وقت تک ممکن نہیں ہے جب تک پولیس کے اندر جو کرپٹ افسر ہیں، جو کرپٹ لوگ ہیں ان کو عبرت کا نشان نہ بنائیں اس کے لئے ضروری ہے کہ پولیس کے محکمے کو خصوصی طور پر دیکھا جائے اور اس میں کرپٹ لوگوں کے خلاف سختی سے اقدامات کئے جانے چاہئیں۔

جناب سپیکر! ہماری جو سکیمز شروع ہوئی ہیں میں اس حوالے سے ڈاکٹر صاحبہ کی توجہ بھی چاہوں گی کہ میٹرو بس اور خصوصاً اپنا روزگار سکیم میں جو ڈاکٹر صاحبہ کا کردار رہا اور lowest bidder کے باوجود 42 کروڑ روپے کی جو مزید بچت کروائی گئی ہے اس کا ڈائریکٹ فائدہ ان لوگوں کو ہوا جن کو مارکیٹ ریٹ سے تقریباً ایک لاکھ روپے کم میں یہ گاڑی ملی ہے۔ میں یہ reference اس لئے دے رہی ہوں کہ ابھی جو Dolphin Force شروع ہو رہی ہے اور اس میں جو bikes کی خریداری کی گئی ہے، یہ پراجیکٹ ہمارے ہمسایہ ملک ترکی کے اشتراک سے ہو رہا ہے لیکن وہاں کے حالات اور ہمارے حالات میں فرق ہے، وہاں کے روڈز اور طرح کے ہیں اور وہاں کی civilized ٹریفک ہے اس لئے ہمیں اپنے روڈز اور ٹریفک کے مطابق bikes خریدنی چاہئیں تھیں۔ ہم نے جو adventure bikes

خریدی ہیں اور ہم اس کا تقریباً ساٹھ کروڑ روپیہ extra paid کر رہے ہیں تو ہم نے وہ چلانی کن روڈز پر ہیں۔ ہم جس مقصد کے لئے خرید رہے ہیں ہمارا وہ مقصد پورا نہیں ہو گا اس لئے ڈاکٹر صاحبہ سے میری گزارش ہو گی کہ آپ اس کو دیکھیں اور ہم جس مقصد کے لئے یہ کر رہے ہیں وہ مقصد پورا ہونا چاہئے۔ میں اس کے بعد وزیر اعلیٰ میاں محمد شہباز شریف کو مبارکباد دوں گی اور میں سمجھتی ہوں کہ اس وقت ہمارا اہم مسئلہ پینے کا صاف پانی ہے۔

پانی سستا ہے تو پھر تحفظ کیسا
لہو مہنگا ہے تو گلیوں میں بہتا کیوں ہے

جناب سپیکر! ہم نے گلیوں میں لہو کو بہنے سے روکنا بھی ہے اور پانی کی فراہمی کو بھی مؤثر بنانا ہے۔ میاں محمد شہباز شریف نے جو 30-ارب روپے سے جنوبی پنجاب میں صاف پانی کی فراہمی کا پراجیکٹ شروع کیا ہے یہ یقیناً قابل ستائش ہے۔ گدلے پانی سے گردے، گیسٹرو اور خصوصاً ہیپاٹائٹس کی بیماریاں پیدا ہوتی ہیں۔ میرا تعلق لاہور شہر سے ہے اور لاہور شہر میں ایسی جگہیں ہیں جہاں پر صاف پانی بالکل نہیں ملتا۔ لاہور اتنا بڑا شہر ہے اور یہاں پر پینے کا صاف پانی نہیں ہے، جہاں اس اسمبلی کے ملازمین رہتے ہیں وہاں بھی سیوریج ملا پانی مل رہا ہے۔ میں پچھلے tenure سے کوشش کر رہی ہوں کہ گڑھی شاہو میں جو اسمبلی کوارٹرز ہیں وہاں صاف پانی کی فراہمی ہو جائے اور سیوریج ملا پانی نہ ملے لیکن ایسا ممکن نہیں ہو سکا۔ میں سمجھتی ہوں کہ ہسپتال پر ہسپتال بنانے سے بہتر ہے کہ ہم اس وجہ کو ختم کر دیں جس وجہ سے یہ بیماریاں پھیلتی ہیں۔

جناب سپیکر! اب میں خواتین کی فلاح و بہبود پر بات کروں گی جس کے لئے 16-ارب روپے مختص کئے گئے ہیں منسٹر صاحبہ خود ایک خاتون ہیں اور میرا خیال ہے کہ وہ خواتین کے مسائل کو بہتر طور پر سمجھتی ہیں کہ اگر ہم خواتین کو financially strong کریں تو ہمارے بہت سارے مسائل حل ہو سکتے ہیں۔ ہم خواتین کے لئے صرف سلائی مشینوں تک محدود ہو کر رہ گئے ہیں اور جو جدید اور ترقی یافتہ ممالک میں خواتین کا role ہے اس پر توجہ نہیں دیتے لیکن اگر ہم نے خواتین کو سلائی مشینوں تک ہی رکھنا ہے تو پھر ہم بنگلہ دیش کو role model بنا کر ایسے units کیوں نہیں بنا لیتے جس طرح بنگلہ دیش نے ریڈی میڈ گارمنٹس کے حوالے سے دنیا میں اپنا ایک نام بنا لیا ہے لہٰذا ہم حکومتی سطح پر ایسے stitching centres بنائیں جہاں پر خواتین ٹریننگ حاصل کریں۔۔۔

جناب سپیکر: مہربانی آپ کا ٹائم ختم ہوا۔

محترمہ نگہت شیخ: جناب سپیکر! میرا ابھی ایک point باقی ہے۔

جناب سپیکر: آپ wind up کریں یہ تو کوئی طریقہ نہیں ہے۔

محترمہ نگہت شیخ: جناب سپیکر! میں wind up کر رہی ہوں۔

جناب سپیکر: جی، مہربانی کریں۔

محترمہ نگہت شیخ: جناب سپیکر! ہمیں خواتین کو ایسے stitching centres دینے چاہئیں جہاں پر وہ بنگلہ دیش کی طرح ریڈی میڈ گارمنٹس کا کام کریں اور عالمی سطح پر پاکستان کا نام بنائیں۔ اس کے ساتھ ہی محترمہ وزیر خزانہ سے میری گزارش ہو گی کہ خواتین اور خصوصاً سٹوڈنٹس کے لئے ٹرانسپورٹ کا مسئلہ ہے اس میں میری ایک تجویز ہے کہ اگر ان کو سکوٹیز دے دی جائیں یہ ایک عجیب سی بات ہے لیکن انڈیا، بنگلہ دیش اور ملائشیا میں خواتین ساڑھی پہن کر بھی سکوٹیز چلاتی ہیں۔

جناب سپیکر: مہربانی، مہربانی۔ اگلے مقرر محمد علی کھوکھر صاحب!

سردار وقاص حسن موکل: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

MR SPEAKER: No point of order. No point of order yet.

آپ کی بڑی مہربانی۔ جی، ملک محمد علی کھوکھر صاحب!

محترمہ نگہت شیخ: جناب سپیکر! مجھے wind up تو کرنے دیں۔

کورم کی نشاندہی

سردار وقاص حسن موکل: جناب سپیکر! میں کورم کی نشاندہی کرتا ہوں گنتی کرائی جائے۔

جناب احسن ریاض فتیانہ: جناب سپیکر! کورم پورا نہیں ہے۔

جناب سپیکر: کورم کی نشاندہی کی گئی ہے۔ گنتی کی جائے۔

(اس مرحلہ پر گنتی کی گئی)

کورم پورا نہیں ہے لہٰذا پانچ منٹ کے لئے گھنٹیاں بجائی جائیں۔

(اس مرحلہ پر پانچ منٹ کے لئے گھنٹیاں بجائی گئیں)

جناب سپیکر:دوبارہ گنتی کی جائے۔

(اس مرحلہ پر گنتی کی گئی)

کورم پورا ہے لہذا کارروائی شروع کی جاتی ہے۔اب ملک محمد علی کھوکھر صاحب بات کریں گے۔

سالانہ بجٹ برائے سال2015-16پر عام بحث

(---جاری)

ملک محمد علی کھوکھر: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔جناب سپیکر!سب سے پہلے تو میں وزیر خزانہ ڈاکٹر عائشہ غوث پاشا کو ایک متوازن بجٹ پیش کرنے پر مبارکباد پیش کرتا ہوں۔اس بجٹ کا growthاور ترقی کی طرف focus ہے اور اس میں سب سے خوش آئند بات یہ ہے کہ ڈویلپمنٹ کے لئے غیر ترقیاتی علاقوں اور متوسط طبقہ کو focus کیا گیا ہے۔یہ trend بہت اچھا ہے اور یہ بجٹ وزیراعلیٰ پنجاب میاں محمد شہباز شریف کے وژن کے بالکل عین مطابق ہے۔میں اس میں سے کچھ چیزوں کو point outکرنا چاہتا ہوں۔میں جانتا ہوں کہ ڈاکٹر عائشہ غوث پاشا خود بھی اس چیز پر یقین رکھتی ہیں کہ canal irrigation systemمیں بہتری لانے سے لوگ اور زیادہ انوسٹمنٹ کی طرف آتے ہیں۔آبپاشی کے لئے تقریباً50بلین روپے کا بجٹ مختص کیا گیا ہے۔پچھلے سال بھی اس شعبے کے لئے اتنی ہی رقم رکھی گئی تھی اور اس مرتبہ ہم توقع کر رہے تھے کہ اس میں enhancementآئے گی۔میں آبپاشی کے حوالے سے ہی دوسری چیز point outکرنا چاہتا ہوں کہ urbanization کی وجہ سے ہماری نہروں میں excess water availableہے لیکن اس کی مزید تقسیم پر پابندی لگی ہوئی ہے۔اگر وزیراعلیٰ اس کی منظوری دیں تو پھر یہ پانی ملتا ہے جبکہ کسانوں کی need and requirementہے کہ وہ پانی ان کو مہیا کیا جائے۔کیا ہی بہتر ہو گا کہ اگر ایک اچھا اور merit basedنظام بنا کر ہماری نہروں میں پایا جانے والا excess waterکسانوں کو مہیا کیا جائے۔یہ excess waterاس وقت ڈیمز میں رُکا ہوا ہے۔

جناب سپیکر!یہ بہت ہی healthy trendہے کہ ساؤتھ پنجاب کی ترقی کے لئے حکومت نے بہت زیادہ بجٹ مختص کیا ہے لیکن میں چاہوں گا کہ ہمارے ساؤتھ پنجاب کے لئے ملتان میں ایک sub-secretariatقائم کیا جائے۔اس کے اُوپر بہت workingہوئی ہے اور کمیٹیاں بھی بیٹھی ہیں۔

We need the sub-secretariat to be over there. We need the heads of the departments like the Chief Engineering

for Public Health, for Buildings and for Highways to be seated in Multan.

جناب سپیکر! ہمیں اپنے ساؤتھ پنجاب کے مسائل کے لئے ان محکمہ جات کے heads کو لاہور میں آ کر ملنا پڑتا ہے۔ میں یہ گزارش کرتا ہوں کہ محکمہ پبلک ہیلتھ انجینئرنگ اور ہائی ویز کے چیف انجینئرز کو ساؤتھ پنجاب میں shift کیا جائے۔

جناب سپیکر! Rural Roads Programme شروع کیا گیا ہے اس میں کوئی judicious طریق کار رکھا جائے تاکہ تمام دیہی حلقوں کی اکٹھی اور judicious طریقے سے ڈویلپمنٹ ہو سکے۔ کسی حلقہ میں دو کلو میٹر اور کسی حلقہ میں 20 کلو میٹر سڑک دی جا رہی ہے۔ میں کہتا ہوں کہ حلقہ وار number of kilometer roads کی allocation ہونی چاہئے تاکہ سب دیہی علاقے مساوی طور پر uplift ہو سکیں۔

جناب سپیکر! میں point out کرنا چاہوں گا کہ بنیادی مراکز صحت کی طرف بہت زیادہ توجہ دی جا رہی ہے۔ یہ BHUs ہمارے دیہی علاقوں میں بڑا اہم کردار ادا کر رہے ہیں۔ اس حوالے سے بھی کوئی بہترین طریق کار طے ہونا چاہئے۔ جب محکمہ کسی BHU کی اپ گریڈیشن کے لئے criterion set کرتا ہے تو اس کو timely follow کیا جائے اور اس بارے میں یہ بتا دیا جائے کہ It has to be feasible تو پھر انہی BHUs کی اپ گریڈیشن ہونی چاہئے اور اس criterion سے ہٹ کر کسی BHU کی اپ گریڈیشن نہ کی جائے۔ میں کہوں گا کہ BHUs کی اپ گریڈیشن کے لئے جو بھی laid down criterion ہے اس کو strictly follow کیا جائے۔

جناب سپیکر! میں آخر میں point out کرنا چاہتا ہوں کہ بجٹ کی allocation کے بعد اس کے uses کو ensure کیا جائے۔ پچھلے سال شعبہ زراعت کے لئے 7.5-ارب روپے سے زیادہ رقم کی allocation ہوئی جبکہ اس کی utilization صرف 1.5-ارب روپے ہو سکی ہے۔ جن محکموں میں یہ gap آ رہا ہے ان کی طرف آپ توجہ فرمائیں اور اس بجٹ کی allocation and utilization کے gap کو کم سے کم ہونا چاہئے۔ میں دوبارہ یہی گزارش کروں گا کہ kindly ہماری canal irrigation کی طرف ضرور توجہ کریں اور یہ revolutionary step ہو گا۔ بہت شکریہ

جناب سپیکر: جی، آپ کی بہت مہربانی۔ جناب محمد ثاقب خورشید صاحب!

جناب محمد ثاقب خورشید: اعوذ باللہ من الشیطٰن الرحیم۔ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ جناب سپیکر! آپ کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔ میں روایتی انداز میں میاں محمد شہباز شریف کو اس بہترین بجٹ سازی پر شکریہ ادا کرتا ہوں اور وزیر خزانہ ڈاکٹر عائشہ غوث پاشا کو مبارکباد پیش کرتا ہوں کہ انہوں نے حزب اختلاف کی تنقید اور بلا جواز احتجاج کے باوجود بڑے دلیرانہ انداز سے بجٹ تقریر کی۔

جناب سپیکر! ہمارے قائد حزب اختلاف نے اپنی دھواں دھار تقریر کی اور عوامی نمائندگان کی ذمہ داری کا احساس دلایا کہ وہ اجلاس میں تیاری کر کے نہیں آتے لیکن افسوس سے کہنا پڑتا ہے کہ اُن کی دو گھنٹے کی طویل جذباتی تقریر کے بعد اُن کے ساتھی ایک گھنٹہ بھی جم کر نہیں بیٹھ سکے۔ وہ مال روڈ پر احتجاج کرنے والوں کو صرف اُکسانے پر ہی لگے رہتے ہیں۔

جناب سپیکر! میں اپنی قیادت کا دل کی اتھاہ گہرائیوں سے شکریہ ادا کرتا ہوں جیسا کہ آپ کو معلوم ہے کہ آج سے 39 سال قبل اسی ایوان میں آپ کے والد محترم رانا پھول خان صاحب اور میرے والد محترم میاں خورشید انور صاحب نے وہاڑی اور قصور کو یکم جولائی 1976 کو ضلع بنوایا۔ اُس وقت کے وزیر اعظم اور وزیر اعلیٰ نے یہ ایک تاریخی کام کیا اور آج ہمارے قائد میاں محمد شہباز شریف نے وہاڑی کے عوام کے لئے بہاؤالدین زکریا یونیورسٹی کا sub campus بنا کر ایک تاریخی کام کیا جو 2۔ارب روپے کا منصوبہ ہے جس پر میں وزیر اعلیٰ کا دل کی اتھاہ گہرائیوں سے شکریہ ادا کرتا ہوں۔

جناب سپیکر! حکومتوں کے فرائض میں شامل ہوتا ہے کہ وہ اپنے عوام الناس کی صحت، تعلیم اور روزگار کا خاص خیال کرے تو اس سلسلہ میں حکومت پنجاب نے تعلیم پر 27 فیصد بجٹ رکھا ہے اس پر بھی میں مبارکباد دیتا ہوں۔ صحت پر 14 فیصد بجٹ رکھا گیا ہے اس پر بھی میں شکریہ ادا کرتا ہوں کیونکہ حکومت نے یہ اہم ذمہ داری نبھائی ہے۔ رحیم یار خان انجینئرنگ یونیورسٹی، بہاولپور میں ویٹرنری یونیورسٹی، ملتان میں زرعی یونیورسٹی، جھنگ اور ساہیوال میں یونیورسٹیوں اور میرے شہر وہاڑی میں BZU sub campus کا قیام انشاءاللہ ایک بہت بڑا کارنامہ ہوگا۔ اسی طرح وزیر اعلیٰ کی قیادت میں وزیر تعلیم اور سیکرٹری سکولز عبدالجبار شاہین سکولز ایجوکیشن پر بڑی محنت سے کام کر رہے ہیں۔ ہماری حکومت کو یہ فخر حاصل ہے کہ ہم نے محکمہ تعلیم میں 100 فیصد شفاف طریقہ سے بھرتیاں کی ہیں اُن teachers کی training کے لئے جو DSD Programme شروع کیا جس کے تحت ایک ماہ کی training دی جاتی ہے اُس پر محکمہ تعلیم قابل مبارکباد ہے۔ میں وزیر اعلیٰ اور اُن کی تمام ٹیم کا شکریہ ادا کرتا ہوں جو میرٹ پر teachers کی بھرتی، اُن کی training اور monitoring کر رہی ہے۔

جناب سپیکر!اس سال ہمارے شہر وہاڑی کے لئے Sewerage and Water Supply Scheme کے لئے 30/35 کروڑ روپیہ مختص کر کے mega scheme دینے پر بھی شکریہ ادا کرتا ہوں۔بوائز ڈگری کالج کی missing facilities کے لئے جو 3/4 کروڑ روپیہ اس بجٹ میں رکھا گیا ہے اُس پر بھی شکریہ ادا کرتا ہوں۔۔۔

(اذانِ ظہر)

(اس مرحلہ پر جناب ڈپٹی سپیکر کرسی صدارت پر متمکن ہوئے)

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، ثاقب خورشید صاحب! آپ wind up کریں۔

جناب محمد ثاقب خورشید: جناب سپیکر! میں صرف دو منٹ میں اپنی بات مکمل کرتا ہوں۔ ہمارے قائد نے توانائی بحران کے لئے جو 31 بلین روپے مختص کئے ہیں اس پر وہ انتہائی خراج تحسین کے مستحق ہیں۔ میں اس core issue پر ایک تجویز پیش کرنا چاہتا ہوں جیسا کہ ہماری حکومت نے نوجوانوں کی بے روزگاری کے خاتمہ کے لئے ایک طویل عرصہ سے خود روزگار سکیم شروع کی ہوئی ہے ایسے ہی ہم چاہتے ہیں کہ ہر گھرانے میں ایک solar panel دے دیا جائے اور اُس کے پیسوں کی واپسی آسان اقساط میں بجلی کے بلوں میں شامل کر دی جائے جس سے توانائی کا بحران حل کرنے میں کافی مدد ملے گی۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، بہت شکریہ۔ آپ اپنی written تجاویز محترمہ وزیر خزانہ کو دے دیں۔ جی، محترمہ سائرہ افتخار صاحبہ!

محترمہ سائرہ افتخار: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ جناب سپیکر! شکریہ۔ سب سے پہلے تو میں وزیر خزانہ ڈاکٹر عائشہ غوث پاشا کو بجٹ 16-2015 پیش کرنے پر مبارکباد پیش کرتی ہوں۔ نہ صرف پنجاب بلکہ پاکستان کی تاریخ کی وہ پہلی خاتون ہیں جنہوں نے وزیر خزانہ کا قلمدان سنبھالا اور بحیثیت ایک خاتون جتنا بھی فخر کیا جائے کم ہے۔

جناب سپیکر! وقت بہت مختصر ہے لیکن میں کوشش کروں گی کہ بجٹ کے کچھ چیدہ چیدہ نکات کو ضرور touch کروں اور پھر آپ کے توسط سے کچھ تجاویز میں محترمہ وزیر خزانہ کی خدمت میں پیش کروں گی۔

جناب سپیکر! موجودہ حکومت کی اوّلین ترجیح یقیناً توانائی کے بحران کا خاتمہ ہے اور اس کا shortfall اس وقت ہمارے National GDP کو 2 فیصد تک impact کر رہا ہے اس لئے حکومت ہر ممکن ذریعہ سے بجلی پیدا کرنے کی ممکن سعی کر رہی ہے جس کے لئے wind, hydral, small coal projects, LLG یعنی ہر طریقہ سے اس چیز پر قابو پانے کی کوشش کی جا رہی ہے۔ خادم پنجاب رُورل روڈ پروگرام ملک کی تاریخ کا سب سے بڑا، unique اور پہلا پراجیکٹ ہے جس کے تحت دیہات کو شہروں سے ملانے والی کم از کم 2 ہزار کلومیٹر لمبی سڑکوں کی تعمیر اور ترقی کا کام کیا جائے گا۔ آج بھی ہماری 70 فیصد آبادی دیہات میں رہائش پذیر ہے اس initiative سے کسانوں کی farm to market access بہتر ہو گی ان کے بچوں کو شہروں کے سکولوں اور کالجوں میں تعلیم حاصل کرنے کا موقع مل سکے گا اور مریض بروقت شہر کے ہسپتالوں میں پہنچ سکیں گے۔ میرے وہ ساتھی جو rural background رکھتے ہیں یقیناً اس initiative کی اہمیت سے بخوبی واقف ہیں۔

جناب سپیکر! موجودہ حکومت نے روایتی تعلیم کے ساتھ ساتھ skill based education کے component پر خصوصی توجہ دی ہے اور خطیر رقم مختص کی ہے۔ TEVTA, PVTC اور PDSF جیسے اداروں میں market driven skills and demand driven skills کی تعلیم شروع کرائی جا رہی ہے۔ حکومت پنجاب مستقبل قریب میں دو لاکھ سے زائد skilled and semi skilled labour export کرنے کا ارادہ رکھتی ہے۔ یاد رہے کہ قطر فیفا 2022 کا میزبان ہے اور سٹیڈیم، ہوٹل اور دیگر انفراسٹرکچر کی تعمیر کے لئے اسے کم از کم چودہ لاکھ human resource کی ضرورت ہے۔ وزیراعلیٰ کے وژن اور حکم کے مطابق ہمارے لیبر منسٹر اپنی ٹیم کے ساتھ اس initiative پر دن رات کام کر رہے ہیں۔ آپ عنقریب دیکھیں گے کہ ہمارے مزدوروں کی پہلی کھیپ قطر export کی جائے گی۔

جناب سپیکر! اس کے علاوہ gender main streaming, institutions reforms and good governance, export growth and productivity enhancement ہمارے current fiscal year کے KPI's ہیں۔ مجھے یقین ہے کہ اگر ہماری inflation چھ فیصد تک sustain رہتی ہے اور ہماری growth rate 5.5 percent کے حساب سے ہو اور ہمارا ٹیکس GDP ratio اگر 10.1 فیصد رہتا ہے تو کوئی وجہ نہیں ہے کہ ہم ان اہداف کو پورا نہ کر سکیں۔

جناب سپیکر! آج میں آپ کی توجہ ایک ایسے گھمبیر مسئلہ کی طرف دلانا چاہتی ہوں کہ جس پر قیام پاکستان سے لے کر آج تک کوئی خاص پیشرفت نہیں ہوئی بلکہ کہنا چاہئے کہ ہوئی ہی نہیں ہے۔ آج آپ سڑک پر کھڑے ہو کر دس لوگوں سے پوچھیں گے کہ پاکستان کا سب سے بڑا مسئلہ کیا ہے تو یقیناً ان دس میں سے آٹھ یہی جواب دیں گے کہ energy crisis ہمارا سب سے بڑا مسئلہ ہے۔ یہ مسئلہ اس وقت ہمارے GDP کو 2 فیصد تک impact کر رہا ہے لیکن اگر اتنا بڑا نہیں تو یقیناً اسی اہمیت کی نوعیت کا مسئلہ غذائیت کی قلت یعنی malnutrition ہے جو کہ ہمارے GDP کو 3.5 سے 4 فیصد تک impact کر رہا ہے۔ Energy Crisis is 2 percent and the malnutrition is up to 4 percent لیکن unfortunately اس پر آج تک اتنی زیادہ توجہ نہیں دی گئی۔ آج حالت یہ ہے کہ 51 فیصد خواتین اور 62 فیصد بچے chronic malnutrition کا شکار ہیں اور اگر اس crisis پر اب توجہ نہ دی گئی تو Pakistan will become demographic nightmare of unskilled and economically nonproductive labour جس سے یہ ہوگا کہ unemployment بڑھے گی، disease stricken burden بڑھے گا۔ جب unemployment بڑھے گی تو crime rate بڑھے گا اور crime rate بڑھنے کی وجہ سے ہماری لاء اینڈ آرڈر کی صورتحال بھی خراب ہوگی۔

جناب ڈپٹی سپیکر: محترمہ! آپ کے پاس کوئی تجویز ہے تو وہ دے دیں۔

محترمہ سائرہ افتخار: جناب سپیکر! بالکل ہے۔ میں محترمہ وزیر خزانہ سے یہ کہنا چاہوں گی کہ ہم ہر سال 3.524 percent economic drain afford نہیں کر سکتے۔ ایگریکلچر، خوراک، ایجوکیشن، ہیلتھ، سماجی تحفظ اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ کے ڈیپارٹمنٹس کی ذمہ داری ہے کہ ہر سال اپنے سالانہ ترقیاتی منصوبہ کے اندر کم از کم ایک ایسی سکیم مختص کریں جو nutrition کو redress کرے۔

جناب سپیکر! گندم کا آٹا ہمارے ملک کا سب سے بڑا stabled food ہے لیکن آٹے کے نام پر بکنے والا سفید ربڑ نما میدہ جو ہم کھا رہے ہیں اس میں فولاد ہے اور نہ ہی فولک ایسڈ جس کی وجہ سے ہمارے بچے اور خواتین خون کی شدید کمی کا شکار ہیں۔ آج دنیا کے 82 ممالک میں flower fortification پر قانون موجود ہے جبکہ ہم اب تک اس پر کسی قسم کی کوئی قانون سازی نہیں کر سکے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: بہت شکریہ۔ سیدہ عظمیٰ قادری صاحبہ!

سیدہ عظمیٰ قادری: جناب سپیکر! میں آپ کا شکریہ ادا کرتی ہوں کہ اس معزز ایوان میں آپ نے مجھے اپنا نقطہ نظر پیش کرنے کا موقع دیا۔ میں سب سے پہلے وزیر اعلیٰ پنجاب میاں محمد شہباز شریف کو ایک متوازن اور عوام دوست بجٹ پیش کرنے پر مبارکباد دینا چاہتی ہوں۔ اس کے ساتھ ساتھ میں پاکستان کی تاریخ میں پہلی مرتبہ ایک خاتون وزیر خزانہ بننے پر بھی انہیں مبارکباد پیش کرتی ہوں۔ وزیر اعلیٰ کے اس اقدام سے صاف ظاہر ہوتا ہے کہ وہ وومن ڈویلپمنٹ میں strongly believe کرتے ہیں اور اسی لئے اس بجٹ میں وومن ڈویلپمنٹ کے لئے 32,166 ملین کا حصہ رکھا گیا ہے جس میں وومن ہیلتھ اور ایجوکیشن کے مختلف پراجیکٹس ہیں۔ یہ کریڈٹ بھی ہماری حکومت کو جاتا ہے کہ ہم سمجھ رکھتے ہیں کہ عورتیں کسی بھی معاشرے کی backbone ہوا کرتی ہیں اور ان کا مردوں کے ساتھ شانہ بشانہ کام کرنا ایک بہت اہمیت کا حامل ہے۔ ایک تندرست اور ذہین ماں ہی ایک تندرست بچے کو جنم دیتی ہے اور وہ پہلی تربیت ماں سے حاصل کرتا ہے۔ یہ بات بہت اہمیت کی حامل ہے اسی لئے ہماری حکومت نے سرکاری ملازمتوں میں خواتین کے لئے 15 فیصد کوٹا، عمر کی حد میں تین سال کی رعایت، ملازمت پیشہ خواتین کے لئے ڈے کیئر سنٹرز اور ہاسٹلوں کا قیام کیا ہے جس سے خواتین اپنی ڈیوٹی effectively نباہ سکیں گی۔

جناب سپیکر! سب جانتے ہیں کہ تعلیم کے بغیر معاشی ترقی کا خواب ادھورا ہے۔ پاکستان میں غریب اور متوسط طبقات کے لئے تعلیم کی اہمیت اور بھی زیادہ ہے۔ موجودہ حکومت نے شعبہ تعلیم کو ہمیشہ اوّلین ترجیح دی ہے اور مالی سال برائے 16-2015 میں تعلیم کے فروغ کے لئے 310۔ ارب سے زائد رقم جو کہ بجٹ کا 27 فیصد بنتا ہے مختص کیا ہے۔ اس رقم میں سے ترقیاتی مد میں 55۔ ارب 56 کروڑ روپے مختص کئے گئے ہیں۔ اس میں سکول ایجوکیشن کے لئے 33۔ ارب 17 کروڑ روپے اور ہائر ایجوکیشن کے لئے 14۔ ارب 73 کروڑ، سپیشل ایجوکیشن کے لئے 78 کروڑ 40 لاکھ اور literacy کے لئے ایک ارب 88 کروڑ روپے جبکہ 5۔ ارب روپے نوجوانوں میں کھیلوں کے فروغ بشمول 2۔ ارب روپے یوتھ انٹرن شپ پروگرام کے لئے مختص کئے گئے ہیں۔ پنجاب حکومت نے وزیر اعلیٰ پنجاب کے شروع کردہ وزیر اعلیٰ ریفارمز روڈ میپ پروگرام 2018 کے تحت شعبہ تعلیم کے اہداف مقرر کئے ہیں جس کے تحت تعلیم کے شعبے کی ترجیحات یوں ہیں۔

1۔ سکول جانے کی عمر والے تمام بچوں کا سو فیصد admission یقینی بنانا۔

2۔ پانچ سے سولہ سال کی عمر کے تمام طلباء کی تعلیم مکمل کروانا۔

3۔ صنفی مساوات کا حصول۔

4۔ علاقائی عدم توازن میں کمی لانا۔

5۔ سکولوں میں بین الاقوامی معیار کا ڈھانچہ قائم کرنا۔

6۔ اساتذہ کی میرٹ کی بنیاد پر بھرتی کے ذریعے بہتر تعلیم کے حصول کو یقینی بنانا۔

7۔ معیاری تعلیم فراہم کرنا۔

8۔ سکولوں تک رسائی بہتر بنانا۔

جناب سپیکر! اس کے ساتھ electronic libraries کا قیام بھی بہت خوش آئند ہے اس سے بچوں کی reading abilities improve ہوں گی اور وہ اس الیکٹرانک دور میں compete کر سکیں گے۔ دانش سکول سسٹم بھی اسی progressive سوچ کا شاخسانہ ہے۔

Daanish Schools and centres of Excellence were established with the objective to alleviate poverty by giving opportunities to the intelligent children of downtrodden and marginalized families. To achieve this objective an Act called Daanish Schools and centres of Excellence Authority Act 2010 was passed by the Provincial Assembly of the Punjab on Feb 24, 2010. The Authority has so far set up 14 schools for boys and girls at 7 different locations in Punjab i.e. Chishtian District Bahawalnagar, Hasilpur District Bahawalpur, Rahim Yar Khan, Harnoli District Mianwali, Jand District Attock, Dera Ghazi Khan and Fazalpur District Rajanpur. All these schools are functional. Some are fully residential and the students and teachers have to reside in the campus. Students are provided with free education, books, food, uniforms, casual wear, sports facility, medical and psychological treatments etc. Presently, 5216 students are studying in 14 Daanish Schools.

جناب سپیکر! میں یہاں پر آپ کی توجہ پرائیویٹ سکولوں کی طرف دلانا چاہتی ہوں جن کی فیسیں آسمان سے باتیں کرتی ہیں اور غریب کا بچہ وہاں جانے کا تصور بھی نہیں کر سکتا۔ پنجاب حکومت کی کاوش سے یہ ممکن ہوا مگر میں یہ سمجھتی ہوں کہ پاکستان جیسے developing country کے لئے جہاں پر دانش سکول سسٹم establish ہو سکتا ہے یہ بات بھی establish ہونی چاہئے کہ پرائیویٹ سکولوں میں غریب بچوں کے لئے جو نہ صرف intelligent ہیں بلکہ دل میں ترقی کی امنگ رکھتے ہیں ان کے لئے 5 تا 10 فیصد تک کا کوٹا رکھا جائے۔ میں یہ تجویز پیش کرتی ہوں کہ اس کے لئے قانون سازی کی جائے اور make sure کرکے اس پر عملدرآمد کروایا جائے۔ کسی دانشور نے کہا ہے کہ Healthy mind makes the healthy body اسی اصول کو مدنظر رکھتے ہوئے پنجاب حکومت نے Health and Family Planning کے لئے 30.725 ملین مختص کئے ہیں۔ ان میں بہت سارے پراجیکٹس پر کام ہو رہا ہے اور بہت سارے پائپ لائن میں ہیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: محترمہ! wind up کریں۔

سیدہ عظمیٰ قادری: جناب سپیکر! میں ابھی wind up کرتی ہوں۔ اٹھارہویں آئینی ترمیم کے تحت کی گئی دیگر وزارتوں اور محکموں کے ساتھ ساتھ محکمہ تحفظ ماحول کو بھی وفاق سے صوبوں کو منتقل کیا گیا ہے۔ حکومت پنجاب نے مختلف شعبہ جات میں تحفظ ماحول کے لئے قابل ذکر منصوبے شروع کئے ہیں جیسا کہ متبادل توانائی کے منصوبہ جات کے لئے 4- ارب 60 کروڑ روپے مختص کئے ہیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: محترمہ! آپ اپنی تجاویز محترمہ وزیر خزانہ کو دے دیں۔ بہت شکریہ۔ چودھری شہباز احمد صاحب!۔۔۔ موجود نہیں ہیں۔ جی، next مخدوم ہاشم جواں بخت صاحب!

مخدوم ہاشم جواں بخت: بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ جناب سپیکر! یہ پہلی دفعہ ہو رہا ہے کہ ہم 400 بلین روپے ADP میں رکھ رہے ہیں۔ یہ خود 400 بلین روپے اس بات کی عکاسی کرتے ہیں کہ ایک بہت balance of over looking budget رکھا گیا ہے کیونکہ جب آپ revenue base بڑھائیں گے اور expense کو کم کریں گے تب ہی آپ کے پاس اتنا gap ہوگا کہ آپ عوام کی صحیح معنوں میں فلاحی خدمت کر سکیں گے۔ میں چاہوں گا کہ پچھلے سال کے بجٹ پر بھی کچھ روشنی ڈالوں یہ جو austerity measures ہیں جس کی وجہ سے ہمارا expenditure 18 بلین روپے سے کم ہوا ہے۔ ریونیو اور گڈ گورننس they go hand in hand ہم جب بھی گڈ گورننس کی بات کرتے ہیں تو اس میں tax measures ضرور شامل ہوتے ہیں۔ جب عوام آپ پر confidence رکھتی

ہے کہ آپ ان کا محنت سے کمایا ہوا پیسا ٹھیک جگہ استعمال کر رہے ہیں تب ہی tax base بڑھتی ہے تب ہی آپ ڈویلپمنٹ کی طرف جا سکتے ہیں اور یہ ثابت ہوتا ہے جب آپ بجٹ کی increase دیکھ رہے ہیں۔ PRA کی performance بڑھتی ہوئی دیکھ رہے ہیں کہ اس حکومت نے یقینی معنوں میں اس پر توجہ دی ہے اور گڈ گورننس کر کے دکھائی ہے اور ہم لوگ اس کی طرف رجحان کرتے ہوئے آہستہ آہستہ ٹیکس کلچر کی بنیاد رکھ رہے ہیں۔ میری کچھ تجاویز میں ایک یہ بات بھی شامل ہے کہ اس بجٹ میں بہت بڑی reliance ابھی بھی federal divisible pool پر ہے۔ پنجاب نے بہت اچھا اقدام کیا ہے کہ پراونشل پنجاب ریونیو اتھارٹی کا قیام کیا ہے۔ اس سال کے کچھ measures میں مجھے علم ہے کہ ہم نے ان کے regional Commission offices قائم کئے ہیں۔ پنجاب کا Provincial mandate ہے آپ کا sale services پر ٹیکس لینا ہے یہ ایک بہت وسیع اس میں potential رکھتے ہیں۔ میری گزارش یہ ہے کہ growth strategy کی بات کرتے ہیں تو اس میں 2018 تک PRA کے لئے بھی کم از کم ڈھائی سو بلین کا ٹارگٹ رکھا جائے اور یہ achieve کر سکتے ہیں۔

جناب سپیکر! میں گزارش کروں گا اس وقت اس سال اور پچھلے سال کے بجٹ میں ایک بہت بڑا نمایاں فرق یہ ہے کہ ہمیں ایک golden opportunity Pak china economic corridor کی شکل میں ملی ہے یہ پچھلے بجٹ میں crystallize نہیں ہوئی تھی۔ یہ وزیراعلیٰ کے بارہ trips یعنی تقریباً بارہ مرتبہ وہ چائنا گئے ہیں یہ ان کی محنتوں، کاوشوں اور وزیراعظم کی راہنمائی سے اس golden opportunity کو capture کرنا ہے لہٰذا اس کو پوری طرح capture کرنے کے لئے ہم نے صرف اس وقت چار بلین روپے skill development کے لئے رکھے ہوئے ہیں۔

جناب سپیکر! میری گزارش اور recommendation ہے کہ ہماری ووکیشنل ٹریننگ اس وقت پورے پاکستان میں بلکہ پنجاب کی حد تک صرف 10 فیصد آبادی ہے جو سیکنڈری ایجوکیشن کے بعد ووکیشنل ٹریننگ کی طرف جاتی ہے۔ جب آپ ایک طرف دیکھیں کہ آپ کے پاس انرجی کے منصوبہ جات کتنے بڑھتے جا رہے ہیں۔ آپ کے پاس 46 بلین روپے Pak china economic corridor کی بات ہو رہی ہے۔ یہ چار بلین مجھے کم نظر آتا ہے میں چاہتا ہوں اور میری ڈاکٹر عائشہ غوث پاشا سے سفارش ہے کہ ووکیشنل ٹریننگ کی مد میں C-Pak میں جو منصوبہ جات آ رہے ہیں جو کہ انرجی کے منصوبے آ رہے ہیں جنوبی پنجاب میں شمسی توانائی کے منصوبہ جات آ رہے ہیں ان کے لئے خاطر خواہ اور فنڈز رکھے جائیں اور اس کا بھی take stock ہونا چاہئے۔ ہمارے علاقے

سے آپ بخوبی واقف ہیں کیونکہ آپ کا تعلق بھی جنوبی پنجاب سے ہے۔ ریگستان میں ایک بہت اچھاinitiative لیا گیا اس حکومت نے takeover کیا جب اس نے charge سنبھالا تو یہاں پر زیرو انوسٹمنٹ آرہی تھی شمسی توانائی قائداعظم سولر پارک کی جب بات کی جاتی ہے تو اس ریگستان کے ٹیلوں میں ایک سو میگاواٹ کے منصوبے کی جو بنیاد رکھی گئی تو پنجاب حکومت کا جو actual role ہے وہ اس نے نبھایا ہے۔Facilitator for the people for the business to grow اس sot کی وجہ سے آج 900 میگاواٹ کا منصوبہ اور لگنے جارہا ہے۔

جناب سپیکر! میری آپ سے دومنٹ ایکسٹرا اس بات پر ضرور لوں گا کہ جنوبی پنجاب میں روڈ نیٹ ورک کی بات کی ہے۔ یہ بہت اچھا منصوبہ ہے اگر ہم وہاں پر یہ roads لے کر جائیں اور ان کا ایک جال بچھائیں this has to be properly planned ہمیں ساؤتھ میں 1970 کی دہائی میں جناب

As per international public policy survey Multan used to be the sixth most developed city in 1970 in RYK

جناب سپیکر! ہمیں پنجاب کی حد تک جنوبی پنجاب میں regionally connectivity and regional hubs create کرنے کی بہت ضرورت ہے۔ یہ جو roads کا نیٹ ورک ہے اس میں ضرور longer term planning کو مدنظر رکھتے ہوئے regional hubs creativity اور economic generation کی طرف ہمیں لے کر جانا چاہئے۔

جناب سپیکر! آخر میں شعبہ زراعت کے بارے میں دومنٹ لینا چاہوں گا۔

27 percent contribution to the Punjab GDP comes from agriculture, 40 percent of the labour force is employed in the agriculture sector, 83 percent of cotton of the national cotton production is from Punjab, 80 percent of wheat production is from Punjab, 97 percent of aromatic rice is produced in Punjab and 66 percent of mangoes are produced in Punjab

جناب سپیکر! اس کے لئے ہم نے ڈویلپمنٹ بجٹ جو رکھا ہے اس میں خاطر خواہ اضافہ کرنے کی ضرورت ہے۔ میرے علم میں ہے کہ اس میں ایک comprehensive agriculture

sectorial plan رکھا جارہا ہے لہٰذا میری recommendation ہے کہ ہمیں quality of seeds اور سب سے بڑھ کر ہمارے agriculture loan کی ابھی تک facility کی access نہیں ہے outdated table کی بنیاد پر ان کو loan ملتے ہیں۔ایک چیز middleman کے ذریعے end consumer کسان تک چھ سے سات گنا وقت میں ٹرانسفر ہوتی ہے۔اس کے پاس پیسا ہے کہ وہ اپنی چیز کو hold کر سکے اور نہ ہی اس کے پاس ایسی perishable goods ہیں کہ وہ ان کے ساتھ کچھ اپنا حصہ پا سکے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، مخدوم صاحب! بس کریں۔

مخدوم ہاشم جواں بخت: جناب سپیکر! میں آخر میں یہ گزارش کرنا چاہوں گا کہ یہ واحد اور unique موقع ہمارے پاس ہے کیونکہ ہماری economy take off کرنے والی ہے۔ ہم سب کو اس حکومت کے ساتھ مل کر اور ہم cognizance ہیں کہ اس fact کو یہ 8 فیصد تک انشاء اللہ achieve کر سکتے ہیں اور ہم انشاء اللہ ضرور example بن کر رہیں گے۔ بہت شکریہ

جناب ڈپٹی سپیکر: بہت شکریہ۔ جی، محترمہ فوزیہ ایوب صاحبہ!

ملک مظہر عباس راں: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، مظہر عباس راں صاحب! محترمہ! ایک منٹ آپ تشریف رکھیں۔

ملک مظہر عباس راں: جناب سپیکر! میں گزارش کرنا چاہتا ہوں اور ایوان کی توجہ آپ کے توسط سے مبذول کروانا چاہتا ہوں کہ میں نے اپنے بیٹے کے نام سے ایڈن ہاؤسنگ ڈویلپرز، ایڈن آباد میں ایک پلاٹ بک کروایا تھا جس کا ہم نے تقریباً پچیس تیس لاکھ روپیہ ادا بھی کر دیا ہے۔اس کے لئے میں نے ایوان میں تحریک استحقاق بھی دی لیکن وہ آج تک take up نہیں ہوئی۔ یہ ایڈن آباد والوں نے لوگوں کے ساتھ بہت بڑی چوری اور ڈکیتی کی ہوئی ہے اس پر کوئی ایکشن لیا جائے اور میری تحریک کو دوبارہ۔۔۔

رپورٹیں
(میعاد میں توسیع)

جناب ڈپٹی سپیکر: ملک صاحب! Already Committee میں یہ معاملہ چل رہا ہے۔ میں سیکرٹری اسمبلی سے کہتا ہوں کہ اس کو دیکھیں اگر اس کی کوئی میٹنگ نہیں ہوئی تو فوراً اس کی meeting

call کروائیں، ملک صاحب کو بھی اس میں شامل کریں، انشاء اللہ اس معاملے کو دیکھتے ہیں اور آپ نے مجھے اسی سیشن کے دوران بتانا ہے۔ چودھری محمد اکرام مجلس قائمہ برائے تعلیم کی رپورٹ ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں توسیع لینا چاہتے ہیں۔ میں انہیں دعوت دیتا ہوں کہ وہ توسیع کی تحریک پیش کریں۔

تحریک التوائے کار نمبر 1119/14 کے بارے میں مجلس قائمہ برائے تعلیم کی رپورٹ ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں توسیع

چودھری محمد اکرام: بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ جناب سپیکر! میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ:

Adjournment motion No. 1119/14 moved by Mr Amjad Ali Javed, MPA PP-86

کے بارے میں مجلس قائمہ برائے تعلیم کی رپورٹ ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں دوماہ کی توسیع کر دی جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: یہ تحریک پیش کی گئی ہے کہ:

"Adjournment motion No. 1119/14 moved by Mr Amjad Ali Javed, MPA PP-86"

کے بارے میں مجلس قائمہ برائے تعلیم کی رپورٹ ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں دوماہ کی توسیع کر دی جائے۔"

یہ تحریک پیش کی گئی ہے اور اب سوال یہ ہے کہ:

"Adjournment motion No. 1119/14 moved by Mr Amjad Ali Javed, MPA PP-86

کے بارے میں مجلس قائمہ برائے تعلیم کی رپورٹ ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں دوماہ کی توسیع کر دی جائے۔"

(تحریک منظور ہوئی)

جناب ڈپٹی سپیکر: رپورٹ پیش کر دی گئی ہے۔ اب جناب احمد خان بلوچ مجلس قائمہ برائے ٹرانسپورٹ کی رپورٹ ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں توسیع لینا چاہتے ہیں۔ میں انہیں دعوت دیتا ہوں کہ وہ توسیع کی تحریک پیش کریں۔

سوال نمبر 14/2338 کے بارے میں مجلس قائمہ برائے ٹرانسپورٹ کی رپورٹ ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں توسیع

پارلیمانی سیکرٹری برائے پبلک پراسیکیوشن (جناب احمد خان بلوچ): جناب سپیکر! میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ:

"Question No. 2338/2014 asked by Mian Tariq Mehmood, MPA PP-113

کے بارے میں مجلس قائمہ برائے ٹرانسپورٹ کی رپورٹ ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں دو ماہ کی توسیع کر دی جائے۔"

جناب ڈپٹی سپیکر: یہ تحریک پیش کی گئی ہے کہ:

"Question No. 2338/2014 asked by Mian Tariq Mehmood, MPA PP-113

کے بارے میں مجلس قائمہ برائے ٹرانسپورٹ کی رپورٹ ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں دو ماہ کی توسیع کر دی جائے۔"

یہ تحریک پیش کی گئی ہے اور اب سوال یہ ہے کہ:

"Question No. 2338/2014 asked by Mian Tariq Mehmood, MPA PP-113

کے بارے میں مجلس قائمہ برائے ٹرانسپورٹ کی رپورٹ ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں دو ماہ کی توسیع کر دی جائے۔"

(تحریک منظور ہوئی)

رپورٹیں

(جو پیش ہوئیں)

جناب ڈپٹی سپیکر: اب سید حسین جہانیاں گردیزی تحاریک استحقاق کے بارے میں مجلس استحقاقات کی رپورٹیں ایوان میں پیش کرنا چاہتے ہیں۔ میں انہیں دعوت دیتا ہوں کہ وہ رپورٹیں پیش کریں۔

تحاریک استحقاق نمبر 14 / 32 اور 15 / 2,13 کے بارے میں مجلس استحقاقات کی رپورٹوں کا ایوان میں پیش کیا جانا

سید حسین جہانیاں گردیزی: جناب سپیکر! میں

"تحریک استحقاق نمبر 32 بابت سال 2014، تحریک استحقاق نمبر 2 اور 13 بابت سال 2015 کے بارے میں مجلس استحقاقات کی رپورٹیں ایوان میں پیش کرتا ہوں۔"

(رپورٹیں پیش ہوئیں)

رپورٹیں

(میعاد میں توسیع)

جناب ڈپٹی سپیکر: رپورٹیں پیش کر دی گئی ہیں۔ اب سید حسین جہانیاں گردیزی تحاریک استحقاق کے بارے میں مجلس استحقاقات کی رپورٹیں ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں توسیع لینا چاہتے ہیں۔ میں انہیں دعوت دیتا ہوں کہ وہ توسیع کی تحریک پیش کریں۔

تحاریک استحقاق نمبر 2013 / 2014,12 / 15,20,25,31 اور 2015 / 1,4,5,7,8,10,11,12,14,15,16 کے بارے میں مجلس استحقاقات کی رپورٹیں ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں توسیع

سید حسین جہانیاں گردیزی: جناب سپیکر! میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ:

"تحریک استحقاق نمبر 12 بابت سال 2013، تحاریک استحقاق نمبر 15,20,25,31 بابت سال 2014 اور تحاریک استحقاق نمبر 1,4,5,7,8,10,11,12,14,15,16 بابت سال 2015 کے بارے میں مجلس استحقاقات کی رپورٹیں ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں دو ماہ کی توسیع کر دی جائے۔"

جناب ڈپٹی سپیکر: یہ تحریک پیش کی گئی ہے کہ:

" تحریک استحقاق نمبر 12 بابت سال2013، تحاریک استحقاق نمبر 15,20,25,31 بابت سال2014 اور تحاریک استحقاق نمبر 1,4,5,7,8,10,11,12,14,15,16 بابت سال 2015 کے بارے میں مجلس استحقاقات کی رپورٹیں ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں دو ماہ کی توسیع کر دی جائے۔"

یہ تحریک پیش کی گئی ہے اور اب سوال یہ ہے کہ:

" تحریک استحقاق نمبر 12 بابت سال2013، تحاریک استحقاق نمبر 15,20,25,31 بابت سال2014 اور تحاریک استحقاق نمبر 1,4,5,7,8,10,11,12,14,15,16 بابت سال 2015 کے بارے میں مجلس استحقاقات کی رپورٹیں ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں دو ماہ کی توسیع کر دی جائے۔"

(تحریک منظور ہوئی)

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، محترمہ فوزیہ ایوب قریشی صاحبہ!

سالانہ بجٹ برائے سال 16-2015 پر عام بحث

(---جاری)

محترمہ فوزیہ ایوب قریشی: بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ جناب سپیکر! آپ کا شکریہ۔ پاکستان مسلم لیگ (ن) کی موجودہ حکومت کا یہ بجٹ 16-2015 تیسرا بجٹ ہے۔ اس موقع پر میں اپنے قائد میاں نواز شریف اور میاں شہباز شریف کو اتنا متوازن اور خوبصورت بجٹ پیش کرنے پر مبارکباد دیتی ہوں اور ساتھ ہی وزیر خزانہ ڈاکٹر عائشہ غوث نے اپوزیشن کے disturb کرنے کے باوجود اتنا خوبصورت بجٹ پیش کیا ہے اس پر ایک بار پھر میں اِن کا شکریہ ادا کروں گی۔ ہماری خواتین کے لئے یہ appreciation ہے کہ ایسی خواتین جو یہ سمجھتی ہیں کہ ہم شاید آگے نہیں آ سکتیں اور ڈاکٹر عائشہ غوث جیسی خاتون پر ہمارے قائد نے اعتماد کیا ہے تو ہم یہ سمجھتے ہیں کہ اگر ہم اپنا کام خوبصورتی سے کرتے جائیں تو انشاء اللہ تعالیٰ کوئی اپنے حق سے محروم نہیں رہ سکتا۔

جناب سپیکر! آج 16-2015 کے بجٹ پر بات ہو رہی ہے۔ میرا تعلق جنوبی پنجاب بہاولپور سے ہے تو میاں صاحب کی جب بھی گورنمنٹ آئی تو بہاولپور میں بہت زیادہ ڈویلپمنٹس ہوئیں۔ آج

میں اس موقع پر اپنے قائد میاں محمد نواز شریف اور میاں محمد شہباز شریف کا ایک دفعہ پھر شکریہ ادا کروں گی کہ انہوں نے اب جو فنڈز رکھا ہے اُس میں بھی جنوبی پنجاب کا سب سے زیادہ بجٹ رکھا گیا ہے اور انشاء اللہ تعالیٰ میں امید رکھتی ہوں کہ جنوبی پنجاب میں تھوڑی بہت جو محرومیاں ہیں وہ بہت جلد ختم ہو جائیں گی۔ اس دفعہ بجٹ 2015-16 میں تعلیم، صحت، زراعت، اپنا روزگار سکیم، میٹرو بس، اورنج لائن ٹرین اور دانش سکول کے لئے بہت زیادہ بجٹ رکھا گیا ہے تو میں یہ سمجھتی ہوں کہ لوگ خصوصاً اپوزیشن والے یہ سوال کرتے ہیں کہ اتنا بجٹ کہاں سے آ گیا اور کس طرح اتنی زیادہ پروموشن ہو گئی؟ یہاں پر میں یہ بات clear کروں گی کہ جو فنڈ بڑھایا جاتا ہے وہ ٹیکسوں اور لوگوں کے بنک کے قرضوں کی طرف سے پیسا آتا ہے۔ جو سکیمیں اور ڈویلپمنٹ رہ جاتی ہے تو اُس طرف یہ پیسا جمع کیا جاتا ہے جس سے ملک میں بہتری آتی ہے۔ جنوبی پنجاب کے ترقیاتی بجٹ کا مقصد معاشرے کے تمام طبقات اور علاقوں کو ترقی کے یکساں مواقع فراہم کرنا ہے اور ہمارے قائد میاں محمد نواز شریف اور میاں محمد شہباز شریف نے ہمیشہ کوشش کی ہے کہ عوام کو relief دیا جائے اور سب کے لئے یکساں سوچا جائے۔ میں سمجھتی ہوں کہ اس بجٹ میں ہمارے قائد میاں محمد نواز شریف اور میاں محمد شہباز شریف نے جنوبی پنجاب کے لئے بہت زیادہ سوچا ہے۔ میں اپنے قائدین کو اپنے اس فیصلے پر appreciate کروں گی کہ انہوں نے منصفانہ تقسیم کو یقینی بنانے کے لئے صوبہ بھر میں حکومت کے بڑے بڑے منصوبہ جات شروع کر رکھے ہیں جیسے لاہور میں گردوں کا جدید ہسپتال بنایا جا رہا ہے اسی طرح مظفر گڑھ میں بھی جدید طرز کا ہسپتال اور راولپنڈی اسلام آباد میں میٹرو بس کے آغاز کے بعد ملتان میں بھی شروع ہو چکا ہے۔ اسی طرح بہاولپور میں ویٹرنری اینڈ اینیمل سائنسز یونیورسٹی کا قیام، حاصل پور روڈ، قائد اعظم سولر پارک، ملتان میں محمد نواز شریف زرعی یونیورسٹی کا قیام، کارڈیالوجی ہسپتال اور چائلڈ پروٹیکشن انسٹیٹیوٹ کا قیام جو بہت احسن اقدام ہیں۔ بہت شکریہ

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، آپ کا بہت شکریہ۔ جی، میاں محمد رفیق صاحب! آج لسٹ بہت لمبی ہے۔

میاں محمد رفیق: جناب سپیکر! آپ نے کیا فرمایا ہے، میں سمجھ نہیں پایا؟

جناب ڈپٹی سپیکر: میں نے کہا ہے کہ لسٹ آج بہت لمبی ہے۔ آپ بسم اللہ کریں۔

میاں محمد رفیق: جناب سپیکر! میں تھوڑی بات کر لوں گا۔ آپ کا شکریہ کہ آپ نے بجٹ پر بحث کے لئے اظہار کا موقع عطا فرمایا ہے۔ میں وزیر اعلیٰ میاں محمد شہباز شریف کو مبارکباد دیتا ہوں، محترمہ وزیر خزانہ کو بھی مبارکباد پیش کرتا ہوں اور ان کے ساتھ جو مختلف محکمہ جات کی ٹیمیں منسلک رہی ہیں اُن سب کو

بھی مبارکباد دیتا ہوں کہ انہوں نے بڑی محنت اور عرق ریزی سے بجٹ تیار کیا ہے۔ پنجاب کی تاریخ میں یہ سب سے بڑا بجٹ ہے جس میں ترجیحات بھی مناسب ہیں اور خاص طور پر ترجیحات میں تعلیم، صحت اور زراعت کو زیادہ focus کیا گیا ہے۔ اب میں لسٹ کے بارے میں بھی عرض کر لوں جس کے بارے میں آپ نے فرمایا ہے کہ:

راج محل کے باہر سوچ میں ڈوبے شہر اور گاؤں
ہل کی انی، فولاد کے پنجے، گھومتے پہیے کڑیل باہیں
کتنے لوگ کہ جن کی روحوں کو سندیسے بھیجیں سکھ کی سیجیں
لیکن جو ہر راحت کو ٹھکرائیں آگ پیئں اور پھول کھلائیں

جناب سپیکر! اس راج محل کے باہر جس میں، میں بھی، آپ بھی اور تمام معزز ممبران خواتین و حضرات جن کے اُفتادگان کے ووٹوں سے ہم سب یہاں پر بیٹھے ہیں وہ باہر مطالبہ کرتے ہیں۔ اُن کی سوچ یہ نہیں کہ لسٹ لمبی ہے بلکہ وہ کہتے ہیں کہ پانچ سات منٹ میں کون سی لنکا ڈھا لو گے اور ہم سے لنکا نہیں ڈھائی جاتی؟ بجٹ تقریر کرنے سے پہلے جس کی میں عزت و احترام کی حد تک پُوجا بھی کرتا ہوں وہ سرائیکی شاعر ہے اُس کے چند اشعار بھی پیش کرتا ہوں۔ اگر وہ زندہ حیات ہو تو میں اُس کے ہاتھ پر بیعت بھی کرنے کو تیار ہوں۔ وہ کہتا ہے کہ:

میں ترسی میڈی روہی ترسی
میں کوں آکھ نہ پنج دریائی

یہاں پانچ دریا ملتے ہیں۔ وہ روہی بھی ترسی ہے اور اب ہم پنجاب والے بھی ترسی ہونے والے ہیں جو نظر آ رہا ہے۔ اسی شاعر نے ایک اور بات کہی ہے جو وسائل کی ونڈ سے متعلقہ ہے۔

ہِک دریا اے جو موجاں موڑیندا پے
تریڈھا عذاب بس ہِک کینالا بوگھیندا پے
میں حیران آں بولیاں چُپ اے ہِک گونگا بولیندا اے

جناب سپیکر! گو کہ بجٹ کو میں متوازن بھی سمجھتا ہوں جو پہلے سے اچھا ہے اور ترجیحات بھی بہتر ہیں کہ تعلیم، زراعت اور صحت کو focus کیا گیا ہے لیکن پھر بھی جتنا focus کرنا چاہئے اتنا نہیں کیا گیا کیونکہ کوئی بھی ملک یا قوم ایجوکیشن ٹیکنالوجی، ہیلتھ اور ایگریکلچر کے بغیر معاشی ترقی نہیں کر سکتی اور ہم لوگ معاشی ترقی میں ابھی بہت پیچھے ہیں اس لئے بھی پیچھے ہیں کہ زراعت سے متعلقہ اُفتادگان کے

بارے میں، میں نے کچھ اشعار بھی پڑھ دیئے ہیں۔ ابھی bell بج گئی ہے تو پھر میری کوئی بات شاید ہو ہی نہیں سکے گی اور میں صرف شعر ہی پڑھتا رہوں گا۔

جناب ڈپٹی سپیکر: میاں صاحب! آپ نے شعروں میں ساری بات سمجھا دی ہے۔ مجھے بھی سمجھ آ گئی ہے اور منسٹر صاحبہ کو بھی سمجھ آ گئی ہے۔

میاں محمد رفیق: جناب سپیکر! بات سمجھا نہیں دی۔ یہ زراعت ایسا پیشہ ہے جس پر زراعت سے وابستہ افراد کی cost of production، اس پر لیبر اور اس پر منافع اس پر ان کا منافع ڈال کر پھر فروخت کرنے کی قیمت مقرر کی جائے اور جب تک یہ cost of production یا ان کی in put کو کم نہیں کیا جائے گا اور پیداواری اخراجات کم نہیں کئے جائیں گے اس وقت تک کسان خوشحال نہیں ہو سکتا۔

جناب سپیکر! دوسری بات اریگیشن کے حوالے سے میں کر دوں کہ یہ TS link canal جو کہ 1964 میں سندھ طاس معاہدے کے تحت نکالی گئی، اس وقت کے انگریز نے یہ بات کہی تھی کہ یہ water logging کرے گی۔ یہ نہر تین اضلاع جھنگ، ٹوبہ ٹیک سنگھ اور خانیوال کی تین تحصیلوں میں سے گزرتی ہے جس نے تینوں تحصیلوں کے ڈیڑھ لاکھ کاشتکار اور 80 ہزار ایکڑ سے زیادہ زمین کو water logged کر دیا ہے کیونکہ زمین سیم زدہ ہے جسے وہ کاشت کر سکتے ہیں، بیچ سکتے ہیں اور نہ ہی کٹائی کر سکتے ہیں۔ دو دو، چار چار مربعوں کے مالک بھی daily wages پر مزدوری کرنے پر مجبور ہیں۔ میں اس پر پانچ سات سال سے احتجاج کر رہا ہوں اور اتنے عرصہ سے ایجنسیوں اور مختلف محکمہ جات نے اس کا سروے بھی کیا ہے اور سب نے مشترکہ طور پر کہا کہ اس کی lining ہونی چاہئے لیکن ہمارے سیکرٹری آبپاشی جو ہیں، پچھلے سال 2۔ ارب روپے وزیراعلیٰ کے directive پر ADP میں بھی اس نہر کو lining کرنے کے لئے سکیم رکھوائی گئی تھی جسے نکال دیا گیا کہ نیسپاک سے ہم اس کی feasibility بنوا رہے ہیں تو پتا نہیں وہ 2۔ ارب روپے کہاں چلے گئے اور 2۔ ارب روپے کے بعد اب پھر جو feasibility بنی۔ وہ feasibility بنی ہے تو اس کو lining کیا جائے اپنی مرضی سے جبکہ اس کے پیچھے کچھ ایسے سیاستدان ہیں جو اس کی lining نہیں کروانا چاہتے اور کہتے ہیں کہ 8,7۔ ارب روپے کون دے گا۔ میں نے سیکرٹری آبپاشی کو کہا کہ یہ تمہاری جیب سے تو نہیں جانا ہے؟ یہ پنجاب حکومت دے گی وگرنہ اس کا ٹھیکہ چائنا کو دے دو یا جاپان کو دے دو بہرحال وہاں کے لوگوں کا یہ مطالبہ ہے کہ اس کی lining کی جائے۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: محترمہ وزیر خزانہ! اسے note کریں۔ بہت شکریہ۔ میاں صاحب! جی، next محترمہ ثریا نسیم صاحبہ!۔۔۔ موجود نہیں ہیں۔ جناب جعفر علی ہوچہ صاحب!

جناب جعفر علی ہوچہ: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ میں شکر گزار ہوں جناب سپیکر پنجاب اسمبلی کا کہ انہوں نے مجھے بجٹ بحث پر بولنے کا موقع فراہم کیا۔ میں خادم اعلیٰ پنجاب میاں محمد شہباز شریف، پاکستان مسلم لیگ(ن) کے قائد میاں محمد نواز شریف جنہوں نے پنجاب کی عوام کے لئے خوبصورت بجٹ بنایا اور اس میں فنانس ڈیپارٹمنٹ اور دیگر ماہرین نے انتھک محنت اور کوشش کی اور عوام کے لئے یہ دیکھا اور مختلف شعبہ جات کو دیکھتے ہوئے ایک متوازن بجٹ پیش کیا۔ ہر محکمہ کے لئے، ہر غریب کے لئے خاص طور پر جس انداز میں انہوں نے تعلیم، صحت اور یہاں تک کہ ہاؤسنگ سکیم تک یہ کوشش کی کہ غریب لوگوں کو سہولت دیں کیونکہ میں سمجھتا ہوں کہ جتنا حق ایوان میں بیٹھے منتخب ممبران کا ہے اس سے زیادہ حق ان لوگوں کا ہے جن کی بدولت ہم یہاں اقتدار کے ایوان میں پہنچتے ہیں۔ میں یہ کہتا ہوں کہ دانش سکولز یا محکمہ تعلیم کے لئے اتنا بڑا بجٹ رکھا گیا اور آج بھی یعنی پچھلے ادوار میں missing facilities میں ہزاروں کی تعداد میں کمرے بنائے گئے۔ کئی سکول بنائے گئے لیکن پھر بھی میں سمجھتا ہوں کہ تعلیم کے لئے ہم جتنا بھی بجٹ رکھیں وہ کم ہے کیونکہ کوئی قوم اس وقت تک ترقی نہیں کر سکتی جب تک ہم تعلیم کو عام نہیں کریں گے۔ جو لوگ یہ سیاست کرتے ہیں کہ ہم انقلاب لائیں گے یا انقلاب کی بات کرتے ہیں تو میں یہ کہتا ہوں کہ پاکستان میں یا پنجاب میں یا کسی بھی جگہ پر تعلیم کے بغیر انقلاب مکمل نہیں ہو سکتا۔

جناب سپیکر! قوم اس وقت بنتی ہے جب تعلیم ہو گی اور جس انداز میں منتخب نمائندے یا جن کے پاس سرمایہ ہوتا ہے تو وہ بڑے مان اور دعوے کے ساتھ اپنے بچوں کو اچھے اچھے سکولوں میں بھیجتے ہیں۔ جب دانش سکولوں کی بات ہوئی تو میں کہتا ہوں کہ یہ میاں محمد شہباز شریف کا اور ان کی ٹیم کا بہت بڑا کارنامہ ہے کہ پنجاب میں اور خاص طور پر دیہی علاقوں میں جا کر جہاں تعلیم کی شرح بہت کم اور وہاں کے لوگ شاید تعلیم کی طرف اتنے راغب نہ ہوں کہ جس جگہ پر جا کر دانش سکولوں کا قیام ہوا۔ دانش سکولوں میں ایک بچے کو ایچیسن کے معیار کے برابر تعلیمی سہولتیں مل رہی ہیں۔ ہم لوگ بھی یہ خواہش رکھتے ہیں کہ ہمارے بچے ایچی سن میں پڑھتے ہوں لیکن ہم afford نہیں کر سکتے مگر وہ غریب آدمی جس کے پاس فیس paid کرنے کے لئے بھی وسائل نہیں ہیں، میں ایک تجویز دینا چاہوں گا کہ جس طرح دانش سکولز دور افتادہ علاقوں میں کھولے گئے ہیں تو ہر تحصیل بلکہ ہر یونین کونسل کی سطح پر کم از کم ایک مثالی سکول بنا دیا جائے اور ہر تحصیل میں Centre of excellence جس کو محکمہ تعلیم manage کر لے یا وزیر اعلیٰ پنجاب کسی اتھارٹی کے ذریعے manage کروائیں۔ گزشتہ سال یہ تجویز

بھی تھی کہ ہر ضلع میں دو دو Centre of excellence بنائے جائیں لیکن ہر تحصیل میں ایک ایک ایسا سکول ہونا چاہئے جہاں ہر غریب آدمی یہ سوچ رہا ہو کہ میں نے اگر اس سکول میں پڑھنا ہے تو مجھے پورا معیار ملنا ہے اور اگر ہمیں اپنے آپ کو آگے لے کر جانا ہے تو اس سکول میں داخل ہونا ضروری ہے۔ آج ایک وبا چل پڑی ہے اور ہر آدمی کی یہ خواہش ہے کہ ان کے بچے پرائیویٹ سکول میں جائیں حالانکہ پنجاب میں جتنا بجٹ تعلیم کے لئے اور میں سمجھتا ہوں کہ میاں محمد شہباز شریف اور ان کی ٹیم نے تعلیم کے فروغ کے لئے دن رات ایک کیا ہوا ہے لیکن اس کے باوجود لوگوں کے ذہنوں میں ایک ہی بات ہے کہ اگر ہم نے بچوں کو پڑھانا ہے اور انہیں آگے لے کر جانا ہے تو پھر پرائیویٹ سکولوں میں انہیں داخل کروانا ہوگا اور اس کے لئے بہت محنت کی ضرورت ہے، انتہائی محنت کی ضرورت ہے۔

جناب سپیکر! جس طرح محکمہ تعلیم کے بعد محکمہ صحت ہے جس کے لئے وزیر اعلیٰ نے تقریباً 10ہزار ڈاکٹروں کو گریڈ18 سے گریڈ20 میں ترقی دی ہے اور مختلف تحصیل کے ہسپتالوں میں آٹھ ہزار ملازمتوں کے مواقع ڈاکٹروں کے لئے مہیا کئے ہیں۔ جس طرح جگر کی پیوند کاری یا کڈنی کے لئے ایک ہسپتال بنانے جا رہے ہیں تو میں یہ سمجھتا ہوں کہ جس طرح تعلیم ضروری ہے اسی طرح اس ہسپتال کا قیام بھی بہت ضروری ہے۔ میاں محمد شہباز شریف نے جس انداز میں میاں محمد نواز شریف کی ٹیم کے رکن کے طور پر کام کیا اور وہ پاکستان میں اور پنجاب میں دہشت گردی اور اس سے بڑھ کر بجلی بحران کو ختم کرنے کے لئے جس عزم اور جذبے کے ساتھ نکلے ہوئے ہیں تو انشاء اللہ تعالیٰ وہ وقت قریب ہے کہ جب میاں محمد نواز شریف اور میاں محمد شہباز شریف کی قیادت میں بجلی کا یہ بحران ختم ہوگا۔

جناب ڈپٹی سپیکر: بہت شکریہ، جی محترمہ شاہین اشفاق صاحبہ!

پارلیمانی سیکرٹری برائے کوآپریٹو (محترمہ شاہین اشفاق): بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ شکریہ۔ جناب سپیکر کہ آپ نے مجھے بجٹ15-2014 پر اظہار خیال کرنے کا موقع دیا۔

جناب ڈپٹی سپیکر: محترمہ یہ بجٹ16-2015 کا ہے15-2014 کا نہیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے کوآپریٹو (محترمہ شاہین اشفاق): جناب سپیکر! sorry, sorry میں 16-2015 کے بجٹ پر بات کرتی ہوں کہ یہ بجٹ تاریخی اہمیت کے لحاظ سے پہلا بجٹ ہے اور اس بجٹ کی سب سے اہم بات یہ ہے کہ ایک خاتون نے یہ بجٹ پیش کیا جو کہ ہمارے لئے بڑے اعزاز کی بات ہے۔ ڈاکٹر عائشہ غوث پاشا پنجاب کی پہلی خاتون وزیر خزانہ ہیں جنہوں نے یہ بجٹ پیش کیا ہے۔ جس طرح انہوں نے اپنی ذہانت، صلاحیت اور best economist کی حیثیت سے ہر طبقہ ہائے زندگی کو مدنظر

رکھتے ہوئے یہ بجٹ پیش کیا ہے۔ اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ انہوں نے ہر طبقے کی نمائندگی کی ہے اور جس طرح انہوں نے یہ بجٹ تیار کیا ہے اور جس action کے ساتھ پیش کیا ہے میں انہیں salute پیش کرتی ہوں اور وزیر اعلیٰ پنجاب کو مبارکباد اور خراج تحسین پیش کرتی ہوں کہ انہوں نے ایک خاتون کو وزیر خزانہ مقرر کرکے ہم خواتین کا مان بڑھایا ہے۔ اس سے ثابت ہوتا ہے کہ وزیر اعلیٰ پنجاب خواتین کی ترقی و خوشحالی کے لئے اور اُن کو بااختیار بنانے کے لئے اپنا بھرپور کردار ادا کرنے میں کوشاں ہیں۔ جب 2013 کے انتخابات کے بعد پی ایم ایل (ن) کو حکومت ملی تو ہمیں اُس وقت دھرنوں اور دہشت گردی کا سامنا تھا جس کی وجہ سے مخالفین کا خیال تھا کہ شاید ہم default کر جائیں لیکن الحمدللہ میرے قائدین کی مؤثر اور ٹھوس پالیسیوں کی وجہ سے ہم default ہونے کے خطرے سے باہر نکلے بلکہ ہم نے ترقی کی منازل طے کیں۔ اگر ہم گزشتہ بجٹ پر نظر ڈالیں تو ہمارا گزشتہ بجٹ کی کارکردگی کو دیکھ کر یہ ثابت ہوتا ہے کہ وزیر اعلیٰ پنجاب کی قیادت میں ہمارے صوبے نے اپنی مثالی کارکردگی دکھائی ہے۔ لاہور کے بعد راولپنڈی کا میٹرو پراجیکٹ اُس کے علاوہ امن عامہ کے لئے ٹھوس اقدامات تعلیم، صحت اور دیگر شعبوں میں بے مثال کامیابیاں حاصل کی ہیں۔ موجودہ مالی سال کے بجٹ 16-2015 پر نظر ڈالی جائے تو یہ بھی بہترین بجٹ ہے۔ انشاء اللہ اس سے پنجاب حکومت ترقی کے ایک نئے دور میں شامل ہو جائے گی۔ نئے دور میں میٹرو ٹرین آرہی ہے اور ملتان کا میٹرو پراجیکٹ ہے۔

جناب سپیکر! اس کے علاوہ نئی یونیورسٹیوں کا قیام ہے، "پڑھو پنجاب بڑھو پنجاب" کا منصوبہ، جدید ہسپتالوں کا قیام اور 25 ہزار سستے ٹریکٹر کسانوں کو فراہم کئے جائیں گے اس کے علاوہ صاف پانی پروگرام اور بہت سے ایسے پراجیکٹ ہیں جو ہمارے ملک اور صوبے کی ترقی میں معاون ثابت ہوں گے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: محترمہ بہت شکریہ۔ محترمہ تمکین اختر نیازی صاحبہ!

پارلیمانی سیکرٹری برائے کوآپریٹو (محترمہ شاہین اشفاق): جناب سپیکر! میں کچھ تجاویز دینا چاہتی ہوں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: محترمہ وزیر خزانہ بیٹھی ہیں انہیں written میں دے دیں۔ جی، محترمہ تمکین اختر نیازی۔

محترمہ تمکین اختر نیازی: جناب سپیکر! آپ کی مہربانی کہ آپ نے مجھے وقت دیا میں بجٹ پر اپنے خیالات کا اظہار کرسکوں ہماری بہت ہی قابل پہلی خاتون وزیر خزانہ جنہوں نے وزیر اعلیٰ کی راہنمائی میں اس بجٹ کو تیار کیا۔ یہ بجٹ مسلم لیگ (ن) کی الیکشن manifesto کی بھرپور عکاسی کرتا ہے ہماری

حکومت کو ورثے میں energy crisis ملا جس کی وجہ سے مرکزی اور صوبائی حکومت دونوں اشتراک کے ساتھ کام میں مصروف ہیں اور 618 بلین روپے اشتراک کے ساتھ رکھے گئے جس میں پنجاب کا contribution 258 بلین روپے ہوگا۔ وزیراعلیٰ کی جو commitment تعلیم کی طرف ہے اُس میں ٹوٹل بجٹ کا 27 فیصد مختص کیا گیا ہے۔ جو quality education کے لئے 4.5 ملین روپے estimated ہے جو بچے out of school ہیں اُن کو سکول میں enroll کیا جائے گا اور اُن کو ادھر retain کرنے کی کوشش کی جائے گی، وظائف اور ہر قسم کی support دی جائے گی۔ صحت کے شعبے میں بھی 14 فیصد مختص کیا گیا ہے، health Insurance and prevention and control of hepatitis پر focus کیا گیا ہے اس بجٹ میں عوام کے مسائل کو خاص مدنظر رکھا گیا ہے جیسے حصول انصاف کے لئے ایک ہزار 9 ججوں کی اسامیوں کی گنجائش رکھی گئی ہے۔ بے روزگاری کے سنگین مسئلے کو حل کرنے کے لئے 10 لاکھ quality jobs کا انتظام کیا جائے گا اور small businesses پر جو 17 percent sales tax تھا اُس کو reduce کر کے 2 فیصد پر لایا گیا ہے، ان منصوبوں سے عوام کی بہت بڑی خیر خواہی نظر آتی ہے۔ export کے ذریعے زرمبادلہ کمانا ملک کی ترقی کے لئے بہت ضروری ہے economic سروے میں پچھلے مالی سال کے دس ماہ میں پاکستان کی exports 20.176 بلین ڈالرز تھی جو کہ بہت ہی کم ہیں لیکن پاکستان کبھی 25 بلین ڈالرز سے exceed نہیں کر پایا۔ میں سمجھتی ہوں کہ جنوبی کوریا جنہوں نے پاکستان کا first five year plan لے کر 1962 میں اپنا کام شروع کیا آج اُن کی exports 570 بلین ڈالرز ہیں۔

جناب سپیکر! میں سمجھتی ہوں کہ پنجاب اس میں بہت بڑا رول ادا کر سکتا ہے کہ زراعت کے شعبے کو اس میں شامل کیا جائے اور آر اینڈ ڈی میں زیادہ سے زیادہ پیسا لگانے کی کوشش کی جائے تاکہ جو research and development stations ہیں وہ universities کی تحویل میں دے دینی چاہئے تاکہ اُس پر research ہو سکے اور research labs ضلعی سطح پر function کریں۔ نئی فصلوں، بیجوں، farming practices پر تحقیق کا کام ہو، زرعی engineering پر بھی خاص توجہ دی جائے اور پاکستان کی زراعت کو value added export oriented بنانے کی پوری کوشش کی جانی چاہئے، میں سمجھتی ہوں کہ ایسی ٹاسک فورس تشکیل دی جائے جو جلد اس پر رپورٹ تیار کرے اور وزیراعلیٰ پنجاب کی خدمت میں پیش کرے۔ شکریہ

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، رمیش سنگھ اروڑا صاحب!

جناب رمیش سنگھ اروڑا: جناب سپیکر! وزیر خزانہ پنجاب ڈاکٹر عائشہ غوث پاشا کو پہلی خاتون وزیر خزانہ بننے پر اور انہوں نے جس طریقے سے بجٹ پیش کیا مبارکباد پیش کرتا ہوں انہیں کیبنٹ میں خوش آمدید کہتا ہوں اس کے ساتھ ساتھ پچھلے دو سال سے جو ہمارے سابقہ وزیر خزانہ تھے انہوں نے دو بجٹ پیش کئے دو سال وزارت خزانہ لے کر چلے وہ بھی مبارکباد کے مستحق ہیں۔ میں پی ایم ایل (ن) کی لیڈر شپ کو بھی مبارکباد پیش کرتا ہوں کہ اُن کا جو وژن تھا جس طریقے سے وہ چاہتے تھے کہ وزارت خزانہ میں جو ہماری Punjab growth strategy ہے جس کی ہم بات کر رہے ہیں کہ 18-2017 تک growth 8 فیصد پر لے جائیں گے۔ میں سمجھتا ہوں کہ محترمہ وزیر خزانہ اس میں بڑا contribute کریں گی۔ اگر میں اس بجٹ کے ہر part کو touch کرنا شروع کر دوں تو شاید یہ پانچ سے چھ منٹ کا ٹائم اس کے لئے کافی نہیں ہوگا اس لئے میں جو سوشل سیکٹر کے ڈویلپمنٹ بجٹ میں اُن کے جو چیدہ چیدہ نکات ہیں اُن پر میں روشنی ڈالوں گا۔ میں بتاؤں گا کہ ہماری پی ایم ایل (ن) کی لیڈر شپ اور حکومت کا جو manifesto تھا اُس وژن کو کس طریقے سے translate کر رہے ہیں into activity into action ہم ہمیشہ بات کرتے ہیں ایجوکیشن کی تو سالانہ ترقیاتی منصوبہ کا 14 فیصد بجٹ ہم نے allocate کیا 55.5 بلین روپے کا بجٹ وہ indicate کرتا ہے کہ ہماری direction بڑی clear اور ہم چاہتے ہیں کہ جب "پڑھو پنجاب بڑھو پنجاب" کی بات کرتے ہیں تو we are in line with that اور further اُس کو strengthen کرتا ہے کہ international donor community آ کر اُسی ideas کو support کرتی ہے جس میں PEF ہے اور بہت سارے DFID supported projects ہیں جو ہماری line direction کو support کرتے ہیں۔

جناب سپیکر! اُس کے بعد جو ہمارا دوسرا priority area ہے، which is health, eight percent of the Annual Develop Plan تقریباً 13.7 بلین روپے ہم allocate کر رہے ہیں towards health اور ہم یہ چاہ رہے ہیں کہ ہیلتھ کے جو initiatives ہیں جو ہماری disadvantage class ہے ہم اُن quality health services کو grass roots level تک پہنچائیں تو ہماری جو بجٹ کی allocation eight percent towards health ہے اُس کو ہم further strengthen کر رہے ہیں ہم آٹھ اضلاع ایسے select کر رہے ہیں جن میں ہم health insurance facilities کی بات کر رہے ہیں، health insurance card کی بات کر رہے ہیں تاکہ وہ set up of society جو آج تک vulnerable رہا ہے جن

کوquality health servicesنہیں مل سکیں اُن تک ہم کس طریقے سے رسائی حاصل کریں، ان تک کس طریقے سے پہنچیں تاکہ quality health servicesاُن کو مہیا کر سکیں۔

جناب سپیکر! تیسرا جوmost imported componentجس کی طرف میرے باقی معزز دوستوں نے بھی اشارہ کیا۔that is skilled human resource developmentاس پر ہم نے 4 بلین دیا ہے جس میںTEVTA ہے، PSDFاورPVTC ہے۔اس کے علاوہ ہمارا DFIDہے اس کوPSDF سپورٹ بھی کر رہا ہے اور ہم یہ چاہتے ہیں کہ جو آنے والا FIFA-2022 ہے یا ایکسپو2020دبئی میں ہونے والی ہے جس میں14لاکھ سے زیادہ لوگوں کی ضرورت ہے ہم اس سال اس میں دو لاکھ سے زیادہ لوگوں کوtrainedکرکے بھیجیں گے۔

جناب سپیکر! میری محترمہ وزیر خزانہ سے گزارش بھی ہوگی کہ چونکہ ہم ہمیشہ human resource and skill developmentکی بات کرتے ہیں لہٰذا ہمیں اس کے بجٹ کو تھوڑا سا reviewکرنے کی ضرورت ہے اور اس کے بجٹ کو تھوڑا سا ہم بڑھائیں تاکہ جب ہم لوگوں کو باہر بھیجیں تو ہمارےsatisfied trainedلوگ باہر جا سکیں۔ یہ چیز بھی ہمیں بتا رہی ہے کہ کس طریقے سے حکومت کاskill development کی طرف initiative ہے۔ اس کے ساتھ ساتھ ہمارا چوتھاimportant componentہےwhich is water supply and sanitation اس کے لئے ہم نے84 بلینallocateکیا کہ ہم نے کس طریقے سےquality services دینی ہے at the grass roots level communityجو اس وقت مسائل ہیں خاص طور پر ہماری جو اپوزیشن ہے وہ تنقید زیادہ کرتی ہے بجائے اس کے کہ وہ تجاویز دیں۔ ہم نے اس سال جنوبی پنجاب میں پانی والےcomponentپر کام شروع کیا ہے ابھی ہم اس کوacross the Punjabلے کر جا رہے ہیں۔ ہم پورے پنجاب کے36اضلاع میں صاف پانی والا پراجیکٹ لے کر جا رہے ہیں۔ ہم نے11 بلین روپے صرف اس پراجیکٹ کے لئےallocateکئے ہیں۔

جناب سپیکر!اس کے علاوہ باقی ہمارے جو Youth Internship Programmes ہیں۔ ہم نے وومن ڈویلپمنٹ کے لئے32 بلین روپےallocateکئے ہیں۔ یہ ساری وہ باتیں ہیں جو شاید ہماریinternallyہیں لیکن اس کو ہماری international donor community strengthenکرتی ہے۔ ان کے DFID, World Bank, Asian Development Bankکے numbers of projects چل رہے ہیں۔ ان سب کو میں نےtagکیا ہے اگر کوئی

دیکھنا چاہے تو ہماری estimate and receipt book بتا رہی ہے کہ کتنی foreign grants ہیں، loan کتنا ہے وہ ساری bifurcate کر رہی ہے۔ ہمارے پاس جب donor community آتی ہے اور ہمارے پراجیکٹ کی evaluation کرتی ہے یا ان کے midterm evaluation visits آتے ہیں تو ان کی رپورٹ یہ بتاتی ہے کہ گورنمنٹ آف پنجاب کی جو political will ہے، جو گورنمنٹ آف پنجاب کے resources ہیں ان کو جس طریقے سے allocate کیا جا رہا ہے اور جب کوئی ہمیں ایک component میں سپورٹ کرتا ہے تو ہم further boost up کرتے ہیں کہ اب ہم initiators کو لے کر آگے چلیں۔ میں اپنی وزیر خزانہ، پی اینڈ ڈی اور خاص طور پر وزیر اعلیٰ کو مبارکباد پیش کرتا ہوں کہ donor کے positive comments ہمیں آگے لے کر جانے میں مددگار ثابت ہوتے ہیں۔ اپوزیشن نے ایک چیز پر بڑا شور شرابا اور ہنگامہ کیا ہے خدارا اس کو ذرا دیکھ لیتے کہ جو وہ وزیر اعلیٰ آفس کی بات کر رہے تھے کہ اس کے لئے بجٹ allocated تھا وہ 219 اور expense 450 ملین روپے تھا۔ اس کو یہ تھوڑا further دیکھتے تو پتا لگتا کہ جو زیادہ expense ہوا ہے وہ وزیر اعلیٰ آفس پر نہیں ہوا بلکہ ہمارے پاس جو international delegations آ رہے ہیں ان پر ہو رہا ہے، جو ہمارے پاس donor community آ رہی ہے، جو ہمارے پاس Turkish آ رہے ہیں، جو ہمارے پاس EMIT کے لوگ آ رہے ہیں اور چائنا کے visitors آ رہے ہیں ان کے VVIP پروٹوکول پر یہ expense ہو رہا ہے۔ اپوزیشن کو تو خاص طور پر وزیر اعلیٰ پنجاب، حکومت اور ہماری کابینہ کو مبارکباد پیش کرنی چاہئے تھی کہ وہ سلسلہ جو سری لنکا کے میچ کے بعد ٹوٹ گیا تھا ہماری گورنمنٹ کے initiative سے ان کو attract کیا اور پاکستان میں پنجاب حکومت نے انہیں VVIP پروٹوکول دیا ہے۔ اس کا out come دیکھیں کہ اس وقت آپ کی میٹرو راولپنڈی میں سپورٹ کر رہی ہے، میٹرو لاہور میں سپورٹ کر رہی ہے۔ آپ کے پاس انٹرنیشنل کرکٹ ٹیم آ رہی ہے۔ میں محترمہ وزیر خزانہ سے بھی درخواست کروں گا کہ kindly ان کو facilitate کرنے کے لئے bifurcate کر دیجئے کہ ہمارے وزیر اعلیٰ آفس کے اخراجات کتنے ہیں اور جو ہمارے international delegates آتے ہیں ان پر ہمارا کتنا خرچ آتا ہے تو شاید ان کو سمجھنے میں آسانی ہو جائے اور ان کو پتا لگ جائے کہ یہ expense اس میں نہیں ہیں۔

جناب سپیکر! اس کے ساتھ ساتھ جو minorities development fund ہے اس کو increase کیا گیا ہے میں اس پر بھی مبارکباد پیش کرتا ہوں۔ میں کچھ چیزوں کے بارے میں چاہوں گا

کہ ہماری وزیر خزانہ ان پر ذرا غور فرمائیں ایک تو یہ ہے کہ skill development کے بارے میں، میں نے پہلے گزارش کی ہے کہ اسے تھوڑا دیکھنے کی ضرورت ہے اس کے لئے 4 بلین کم ہے اس کو بڑھایا جائے تاکہ ہم آنے والے دور میں جس میں انرجی آپ کی top priority ہے اس میں quality کے لوگ trained ہو سکیں۔

جناب سپیکر! ایگریکلچر سیکٹر میں ہم جہاں input کی بات کرتے ہیں تو ان کو دیکھنے کی ضرورت ہے۔ اگر وہ تھوڑی سی subsidized ہوں اور لوگ اس کو زیادہ سے زیادہ استعمال کر سکیں۔

جناب سپیکر! ایک بہت اہم چیز ہے جو آپ کے علاقہ سے بھی relate کرتی ہے اور پورے پنجاب سے بھی کرتی ہے۔ وہ خادم اعلیٰ روڈز کا پروگرام ہے۔ یہ بہت اچھا initiative ہے دو ہزار کلو میٹر روڈ کو ہم strengthen کرنے جا رہے ہیں۔ اس میں دیکھنے کی یہ ضرورت ہے کہ کیا ان میں disasters resistance ہے؟ یہ تو نہیں کہ ہم روڈ کا نیٹ ورک دو ہزار کلو میٹر بنا دیں اور ان پر پلیاں نہیں ہیں اور disasters کا component شامل نہیں کیا گیا تو خدانخواستہ کوئی خرابی ہو۔ میرا تعلق نارووال سے ہے اور ہم دو سال سے سیلاب کو دیکھ رہے ہیں۔ عام طور پر روڈ بن جاتے ہیں لیکن پلیاں نہ ہونے کی وجہ سے یا پانی صحیح نکاس نہ ہونے کی وجہ سے روڈ ٹوٹ جاتے ہیں اس لئے disasters resistance کا component دیکھ لیں اور دوسرا environment ہے جسے ہم ہمیشہ نظر انداز کرتے ہیں جو انتہائی اہم ہے۔ یہ نہ ہو کہ ہم تیس فٹ روڈ چوڑا کر دیں لیکن اس کے اطراف میں درخت اکھاڑ کر پھینک دیں اور بعد میں پتا چلے کہ ہم نے environment کا سب سے بڑا نقصان کیا ہے۔ اس کو بھی دیکھنے کی ضرورت ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: شکریہ۔ محترمہ شازیہ کامران صاحبہ!۔۔۔ موجود نہیں ہیں۔ محترمہ لبنیٰ ریحان صاحبہ!

محترمہ لبنیٰ ریحان: اعوذ باللہ من الشیطٰن الرجیم۔ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ جناب سپیکر! میں سب سے پہلے آپ کا شکریہ ادا کرتی ہوں کہ آپ نے مجھے مالی سال 16-2015 کے بجٹ پر اظہار خیال کا موقع دیا۔ میں 1447۔ ارب روپے سے زائد کا بجٹ پیش کرنے پر ڈاکٹر عائشہ غوث پاشا کو دل کی اتھاہ گہرائیوں سے مبارکباد پیش کرتی ہوں کہ انہوں نے میاں محمد شہباز شریف کی میں قیادت میں بہترین بجٹ پیش کیا ہے۔

جناب سپیکر! یہ بجٹ عوام دوست، غریب پرور، فلاحی وانقلابی بجٹ ہے جس پر ہم ناز کر سکتے ہیں اور یہ بجٹ میاں محمد شہباز شریف خادم اعلیٰ پنجاب کی انتظامی صلاحیتوں کا منہ بولتا ثبوت ہے لیکن اپوزیشن ہمیشہ تنقید برائے تنقید اور مخالفت برائے مخالفت پر زور رکھتی ہے۔ میں ان کے لئے کہتی ہوں کہ:

نہ کر بندیا میری میری
نہ تیری نہ میری
چار دناں دا میلہ
دنیا فیر مٹی دی ڈھیری

جناب سپیکر! یہ بجٹ ایک ہزار447۔ارب سے زائد کا ہے لیکن اس میں سب سے زیادہ اہمیت شعبہ تعلیم کو دی گئی ہے اور اس کے لئے کل310۔ارب روپے کی کثیر رقم مختص کی گئی ہے۔اس رقم کو سکولوں، کالجوں، یونیورسٹیوں اور متعلقہ اداروں پر متوازن طریقے سے تقسیم کیا گیا ہے حتیٰ کہ ایجوکیشن سیکٹر کے ہر حصے کو cover کیا گیا ہے۔ میاں محمد شہباز شریف تعلیمی وظائف کا خاص طور پر خیال رکھتے ہیں کیونکہ وظائف اصل میں motivation کا سب سے بڑا ذریعہ ہے اور اگلے سال تک پنجاب ایجوکیشن اینڈوومنٹ فنڈز کے وظائف حاصل کرنے والے طلباء کی تعداد ایک لاکھ سے بڑھ جائے گی۔

جناب سپیکر! وزیر اعلیٰ صاحب کا وژن ہے پنجاب کا ہر بچہ تعلیم کے زیور سے آراستہ ہو۔اسی لئے "پڑھو پنجاب بڑھو پنجاب" کا منصوبہ سامنے آیا۔بجٹ میں جو خطیر رقم ایجوکیشن کے لئے مختص کی گئی ہے اس سے وہ تمام سیکٹر جو پہلے نظر انداز ہو رہے تھے انہیں فعال بنایا جائے گا۔ میں یہاں پر ایک تجویز دوں گی کہ اساتذہ کو زیادہ سے زیادہ ٹریننگ دی جائے جس سے تعلیم میں کافی حد تک بہتری آئے گی۔

جناب سپیکر! پاکستان کی خواتین آبادی کا نصف سے زیادہ حصہ پر مشتمل ہیں اور ملک کی ترقی میں اہم کردار ادا کر رہی ہیں۔ ملک کی ترقی کے لئے خواتین کی ترقی اور فلاح و بہبود بے حد ضروری ہے۔ خواتین کی فلاح و بہبود کے لئے بجٹ میں 32۔ارب 16 کروڑ روپے صرف کئے جا رہے ہیں جس میں پندرہ فیصد کوٹا ملازمتوں کا رکھا گیا ہے، ڈے کیئر سنٹرز اور ہاسٹلز کا قیام اور ملازمتوں میں عمر کی حد میں اضافہ خوش آئند بات ہے۔

جناب سپیکر! صحت کے شعبہ کے لئے کل 166-ارب 13 کروڑ روپے آئندہ مالی سال کے بجٹ میں مختص کئے گئے ہیں۔اس بجٹ کی رقم کو ہیلتھ انشورنس،ایمبولینسوں کی خریداری،ادویات کی فراہمی، نئے ہسپتالوں کے قیام، نئی بھرتیوں، موبائل ہسپتالوں، ماں اور بچے کی صحت، دیہی مراکز اور دیگر صحت سے متعلقہ منصوبوں پر خرچ کی جائے گی۔ میرے شہر راولپنڈی میں کڈنی سنٹر کا قیام انتہائی ضروری تھا جسے بنانے کے لئے وزیراعلیٰ نے منظوری دی اور وہ ہنگامی بنیادوں پر اپنی تکمیل کے آخری مراحل میں ہے۔یہاں سے لاکھوں مریض مستفید ہوں گے اور وہاں پر ڈائیلسز کی سہولت میسر ہو گی۔ اس کے ساتھ ساتھ حکومت پنجاب کا State of Art Pakistan Kidney and Liver Institute and Research Centre پر جو کام شروع کیا گیا ہے وہ بہت ہی اچھا منصوبہ ہے۔ جس سے ان غریبوں کو ریلیف ملے گا جو اس کی استطاعت نہیں رکھتے۔

جناب سپیکر! ہماری حکومت کا focus صاف پینے کا پانی فراہم کرنا ہے۔ یہ انتہائی اہم پراجیکٹ ہے جو پنجاب کی عوام کی صحت کا ضامن ہے۔اس منصوبے پر وزیراعلیٰ نے اربوں روپے کی رقم مختص کی ہے جو عوام کی بھلائی کا منہ بولتا ثبوت ہے۔

جناب سپیکر! لاہور میٹرو بس کے کامیاب منصوبے پر پاکستان مسلم لیگ (ن) کی حکومت اور قیادت مبارکباد کی مستحق ہے اور اس کے بعد راولپنڈی اسلام آباد میٹرو بس کے منصوبے کو بھی ایک ریکارڈ مدت میں مکمل کر لیا گیا ہے۔ یہ تحفہ یقیناً میرے شہر کے لئے انمول ہے جس سے لاکھوں لوگ روزانہ مستفید ہو رہے ہیں اور وزیراعلیٰ کو دعائیں دے رہے ہیں۔انشاء اللہ آئندہ بھی ہماری قیادت ایسے منصوبوں کو مکمل کرتی رہے گی۔ ہماری اپوزیشن تنقید کر کے شرم کے مارے پانی پانی ہو رہی ہے۔ جیسا کہ اب ملتان میں بھی اس کا کام شروع ہو گیا ہے۔اس کے علاوہ اورنج ٹرین کا منصوبہ چائنا کی مدد سے ریکارڈ مدت میں مکمل کر لیا جائے گا۔

جناب سپیکر! لاء اینڈ آرڈر کو برقرار رکھنے کے لئے موجودہ حکومت نے پولیس کے لئے جو بجٹ رکھا ہے وہ 109-ارب روپے کا ہے۔ ہمیں امید ہے کہ اس رقم سے لاء اینڈ آرڈر کی صورتحال بہتر ہو گی۔ پولیس reforms پر کام جاری ہے اور اس حوالے سے جو task force بنائی گئی ہے اس سے بھی شہریوں کو ریلیف ملے گا۔اس کے علاوہ میں اپنی پاک فوج کی تعریف بھی ضرور کروں گی کہ جو ہر محاذ پر پاکستان کی حفاظت کر رہی ہے لیکن پھر بھی ایک پارٹی کے سربراہ فوج پر تنقید اپنا حق سمجھتے ہیں لیکن میں اپنی فوج کے لئے کہتی ہوں کہ:

خطہ پاک کو بچانا ہی پڑے گا ہم کو
اپنا گھر بار لٹانا ہی پڑے گا ہم کو
کب تلک مرتے رہیں گے یونہی فرداً فرداً
سر ہتھیلی پہ اٹھانا ہی پڑے گا ہم کو
اب ضرورت ہے کہ پھر نعرہ تکبیر لگے
ساتھ یہ نعرہ لگانا ہی پڑے گا ہم کو

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ ہمیں پاکستان کی بہتر طریقے سے خدمت کرنے کی توفیق دے۔(آمین)

پاکستان زندہ باد
پاکستان پائندہ باد

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، آمین، بہت شکریہ۔ چودھری فضل الرحمٰن!۔۔۔ موجود نہیں ہیں۔ جناب شوکت علی لالیکا صاحب!

جناب شوکت علی لالیکا: جناب سپیکر! میں آپ کا شکر گزار ہوں کہ آپ نے مجھے بجٹ سیشن میں تقریر کرنے کا موقع دیا۔ میں حکومت کو متوازن بجٹ پیش کرنے پر مبارکباد دیتا ہوں اور خاص طور پر جنوبی پنجاب پر توجہ دینے پر خراج تحسین پیش کرتا ہوں کہ کوئی تو مسیحا آیا جس نے جنوبی پنجاب کے زخموں پر مرہم رکھا۔ میں وزیراعلیٰ پنجاب میاں محمد شہباز شریف اور اس کی ٹیم کو میں مبارکباد پیش کرتا ہوں اور ساتھ ہی گزارش کرتا ہوں کہ جو تجاویز ہم یہاں دیتے ہیں اگر صحیح تجاویز ہوں تو کم از کم انہیں consider کی جائیں۔ یہ اس حکومت کا تیسرا بجٹ پیش ہوا ہے اور بجٹ پر بحث کے لئے پانچ دن مختص کئے جاتے ہیں۔

جناب سپیکر! میں اس ضلع کا باسی ہوں جس ضلع میں ایک ہی pond سے جانور اور انسان پانی پیتے ہیں اور وہ پانی دریائے ستلج کا ہے۔ قصور کے مقام پر جو فیکٹریاں لگائی ہیں ان کا زہر آلود پانی دریائے ستلج میں آرہا ہے اور اس کو treat کیا جائے۔ اگر ہم فیکٹری مالکان کو پابند نہیں کر سکتے اور ہم مجبور ہیں تو پنجاب گورنمنٹ اس کے لئے بجٹ رکھے۔ ہم ایک طرف صاف پانی دے رہے ہیں، ہمیں صاف پانی بے شک نہ ملے لیکن ہمیں زہر ملا پانی بھی نہ دیا جائے۔ میں آپ کے توسط سے وزیر خزانہ سے گزارش کروں گا کہ اگر یہ صحیح بات ہے تو kindly اس کو لازمی consider کریں۔

جناب سپیکر! اب میں زراعت کے شعبہ پر آتا ہوں کیونکہ وقت کم ہے اور میں صرف اپنی تجاویز پر آؤں گا۔ زراعت کا شعبہ وہ شعبہ ہے جس نے ہر دور میں اس ملک کی معیشت کو سنبھالا دیا لیکن بد قسمتی سے اب جو کسان کا حال ہے۔ اس سے آپ بھی واقف ہیں اور میں بھی واقف ہوں۔ کیا کسان کو کپاس کی صحیح قیمت مل گئی اور کیا گندم کی قیمت مل گئی؟ ہم نے گنے کی امدادی قیمت دی لیکن کسان کو نہیں ملی اور چاول کی قیمت بھی کسان کو نہیں ملی۔ آپ جتنی چاہیں امدادی قیمت مقرر کرتے رہیں کسان تک نہیں پہنچے گی۔ وزیر خزانہ نے admit کیا ہے کہ زراعت کا شعبہ 66 فیصد برآمدات کر رہا ہے جب یہ شعبہ 66 فیصد کی برآمدات کر رہا ہے تو اس کو انڈسٹری کا درجہ کیوں نہیں دیا جاتا؟ ہمارے کسان کو انڈسٹری کے برابر لایا جائے۔ ہم ٹیکس دیتے ہیں اور پندرہ قسم کا ٹیکس ہم سے لیا جاتا ہے اور ہمیں ساتھ بدنام کیا جاتا ہے کہ یہ زرعی انکم ٹیکس نہیں دیتے۔ آج طے ہو جائے کہ ہمیں انڈسٹری کے برابر کر دیں۔ ہم زرعی ٹیکس دینے کے لئے تیار ہیں لیکن جو دس قسم کے ٹیکس کسان سے لئے جا رہے ہیں خدارا ان سے بچائیں۔ ہم ایک ٹیکس دینے کے لئے تیار ہیں لیکن ہمیں انڈسٹری کے برابر کریں۔ 65 سال سے انڈسٹری پر جتنی توجہ دی جا رہی ہے اور اگر اس کے برابر آپ ایک سال زراعت پر دے دیں تو انقلاب نہ آئے تو جو چاہیں مجھے سزا دیں۔

جناب سپیکر! ہم نے تو اپنی گزارشات ان در و دیوار کو سنانی ہیں۔ میں سمجھتا ہوں کہ امدادی قیمت کی صورت میں جو سبسڈی دی جاتی ہے اگر اس کی جگہ سیل ٹیکس ختم کر دیں تو جتنا ریلیف کسان کو ملے گا وہ آپ کے بھی علم ہے اور میرے بھی علم میں ہے۔ 5۔ ارب روپے ٹریکٹر کی مد میں رکھے گئے ہیں اور 150۔ ارب روپے اریگیشن ڈیپارٹمنٹ کے لئے رکھے گئے لیکن اس پر مزید توجہ کی ضرورت ہے۔ کیا ہی اچھا ہو کہ ٹریکٹر پر ڈیوٹی معاف کر دی جائے اور اگر اس مد میں ڈیوٹی لینی ہے تو مرسیڈیز والوں سے لیں، BMW پر ڈیوٹی لگائیں اور لینڈ کروزر پر لگائیں۔ ایک طرف عیاشی ہے اور ایک طرف ٹریکٹر کسان کی ضرورت ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: لا لیکا صاحب! wind up کریں۔

جناب شوکت علی لا لیکا: جناب سپیکر! میں تو سمجھتا ہوں کہ آپ بھی کسان کے بیٹے ہیں کچھ کسانوں کا احساس کریں اور کچھ وقت کا بھی احساس کریں گے۔ آپ مجھے صرف دو منٹ دے دیں۔ میں مختصر سی گزارش کروں گا۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، آپ اپنی بات مکمل کر لیں۔

جناب شوکت علی لالیکا: جناب سپیکر! اگر ٹیوب ویل پر سبسڈی نہ دی جائے تو میں سمجھتا ہوں کہ کسان سے زیادتی ہو گی۔ میں جس انداز سے بات کرنا چاہ رہا تھا لیکن اب مجھے جلدی کرنی پڑے گی۔ اگر آپ agro industry پر توجہ دیں تو ایک سال میں زرعی انقلاب آئے گا۔ میں بات کو مختصر کرتے ہوئے کہتا ہوں کہ ہمارا جو نہری نظام ہے اس نہری نظام کے خلاف ایک سازش ہو رہی ہے اور یہ سازش کا شکار ہے۔ یہ سب سے بڑا نہری نظام تھا لیکن پیڈا ایکٹ کے تحت نہریں تباہ کر دی گئی ہیں۔ اریگیشن ڈیپارٹمنٹ کی کوئی رٹ نہیں ہے۔ میں چیلنج کرتا ہوں کہ ضلع بہاولنگر میں جو موگے لگے ہوئے ہیں یا کٹ لگے ہوئے ہیں اس پر اریگیشن کی کوئی رٹ نہیں اور لوگ اپنی مرضی سے پانی لگا رہے ہیں اور وہاں پر خانہ جنگی کی صورتحال ہے۔ خدا کے واسطے اس پیڈا ایکٹ کو ختم کیا جائے۔

جناب سپیکر! دوسری بات کہ یہ ہے کہ جو پانی چوری کی دفعہ ہے اس دفعہ کو ڈکیتی کی دفعہ میں بدلا جائے۔ یہ ڈکیتی ہے چوری نہیں ہوتی۔ جب کوئی دن دہاڑے پانی چوری کرتا ہے وہ دن دہاڑے ڈکیتی کرتا ہے۔ اب میں آخر میں مختصر بات کرنا چاہوں گا کہ گنے کے لئے جو CPR دی جاتی ہیں اس کی بجائے آپ CPR کی جگہ چیک دے دیں۔ فیکٹری مالکان کی فیکٹریاں بجلی اور گیس سے نہیں چلتی بلکہ وہ کسان کے خون اور پسینے سے چلتی ہیں۔ کسان کو پانچ لاکھ روپے پانچ سال تک نہیں ملتے لیکن کسان 50 ہزار روپے کے زرعی بنک کے قرضے میں جیل میں ہوتا ہے۔ زرعی ترقیاتی بنک کو پابند کیا جائے، فیکٹری مالکان کسان کو CPR کی بجائے چیک دیں اور وہ زرعی بنک چیک لینے کا پابند ہو۔ اگر مناسب ہو تو محترمہ وزیر خزانہ اس کو note کر لیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: بہت شکریہ۔ جناب محمد عمر جعفر صاحب!

جناب محمد عمر جعفر: جناب سپیکر! سب سے پہلے تو میں محترمہ وزیر خزانہ کو congratulate کہوں گا کہ وہ صوبہ پنجاب اور پاکستان کی پہلی خاتون وزیر خزانہ ہیں۔

I think, she is a role model to all the girls in Punjab and Pakistan.

ان کو دیکھتے ہوئے کہ ہم بھی یہ achieve کر سکتے ہیں اور اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے If we put efforts we can achieve the top seats in the government. First of all. میں وزیراعلیٰ پنجاب میاں محمد شہباز شریف اور محترمہ وزیر خزانہ کو congratulate کروں گا کہ انہوں نے people friendly budget پیش کیا۔ میں اس کے three and four points آپ کو دوں گا۔ First of all آپ ایجوکیشن پر focus کریں۔

20 percent of the whole budget will be going to education. This is the large sum and Inshallah hopefully all budget should be utilized in this year. First example

میں اپنے area کی بات کروں گا کہ خواجہ فرید کالج یونیورسٹی رحیم یار خان جس میں آئی ٹی انجنیئرنگ بن
رہی ہے وہ صرف local area students کو cater نہیں کرے گی بلکہ وہ پورے بلوچستان اور
سندھ کو بھی cater کرے گی۔ رحیم یار خان پورا catchment area ہے اور یہ یونیورسٹی ان سب
کو facilitate کرے گی۔ This is very positive step. So again thank to Chief
Minister. دوسرا انہوں نے four new Daanish school announce کئے ہیں۔ This
is a very successful story which the other people do not realize. تو اس کے
لئے Actually I would ask for more funds for the current Daanish Schools
جو ابھی present ہیں کہ ان کے لئے new halls, new class-rooms, new science
labs بنیں۔ This is good, sir کہ آپ اپنے نیٹ ورک کو expand کریں لیکن جو current
network ہے اس کو بھی تھوڑا سا focus کریں۔ شکریہ

جناب سپیکر! تیسرا انہوں نے reconstruction of seventy-four hundred
schools جن کی بلڈنگز dangerous ہیں اور damage ہو چکی ہیں۔ Colleges for boys
and girls should also be included in this and I think hopefully they
will be جو They are not safe to study there میں خود رحیم یار خان گرلز کالج میں گیا
تھا جو کہ بہت پرانا ہے اور 1960 کا بنا ہوا ہے۔ اس کی building is not safe, I would
say پہلے بھی میں نے اس سلسلے میں request کی تھی کہ اس پر focus کریں تاکہ جلدی سے جلدی کام
ہو سکے۔ آگے وہ may be red−tapism of bureaucrats ہو، انہوں نے اس کام کو تھوڑا
سا slow کیا ہوا ہے، اس کو تھوڑا سا streamline کریں and hopefully this will be
done soon. اس کے بعد ہم Southern Punjab کو focus کریں، دیکھیں کہ وزیراعلیٰ نے
gratefully four percent more than the population of Southern
Punjab وہ اس بجٹ میں include کیا ہوا ہے Which is very good and we
welcome that decision. One example دیکھیں کہ میٹرو ملتان میں شروع ہو گی۔
جیسا کہ لاہور میں کامیابی کے ساتھ چل رہی ہے، آپ دیکھ لیں راولپنڈی، اسلام آباد میں ساری

Buses are packed. People want to use this service and Inshallah this will be a success story in Multan.

جب اسے ملتان میںlaunchکیا جائے گا۔اس کے بعد Regarding Southern Punjab major problem againمیرے ایکcolleagueنے بتایا تھا کہ صاف پانی کا وہاں پر بہت problemہے۔اس منصوبے کاآغاز بھی جنوبی پنجاب سےlaunchکیا ہے۔

Which is good news again and which is welcomed by everyone and every MPA who is from Southern Punjab.

جناب سپیکر!جب سے میںelectہوا ہوں This is number one issue we رحیم یار خان سٹیnine water treatment plantsاب انہوں نےare facing there. کے لئےannounceکئے ہیں۔ایک تو اس میں سے بن گیا ہےgrateful and we are very جلد سے جلدfor that

This should be completed soon because waterborne diseases I think are the highest cause of death in children. For example typhoid is one of the leading cause of deaths.

یہ اگر آپfocusکریں گے تو آپ کے ہیلتھ سیکٹر میں جوpressureہے وہ کم ہو جائے گا۔

This is proactive decision and another positive programme which is launched in the rural areas

جناب سپیکر!جوFarm to Market Roadsہیں۔This will help the کہfarmers as well asجو لوگ ہیںlocal areasکے They can go to the market easily. They can sell their crops; they can sell their good;جتناeconomic incentiveدیں گے جتناbusinessکوeasyکریں گے اتنی زیادہ آپ کیeconomyبڑھے گی اور اتنا زیادہ آپ کاtax revenue increaseہو گا۔

رپورٹ
(میعاد میں توسیع)

جناب ڈپٹی سپیکر: بہت شکریہ۔اب محترمہ راحیلہ خادم حسین صاحبہ مجلس خصوصی نمبر 4کی رپورٹ ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں توسیع لینا چاہتی ہیں۔ میں انہیں دعوت دیتا ہوں کہ وہ توسیع کی تحریک پیش کریں۔

نشان زدہ سوال نمبر 269ایل ڈی اے ایمپلائز ہاؤسنگ سکیم ٹھوکر نیاز بیگ لاہور کے مسئلہ کے بارے میں مجلس خصوصی نمبر 4کی رپورٹ ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں توسیع

محترمہ راحیلہ خادم حسین: جناب سپیکر!میں یہ تحریک پیش کرتی ہوں کہ:

"The issue of LDA Employees Housing Scheme Thokar Niaz Baig based in the reply of starred question No. 269 asked by Mrs Ayesha Javed Malik MPA, W-317.

کے بارے میں مجلس خصوصی نمبر 4کی رپورٹ ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں ایک ماہ کی توسیع کر دی جائے۔"

جناب ڈپٹی سپیکر: یہ تحریک پیش کی گئی ہے کہ:

"The issue of LDA Employees Housing Scheme Thokar Niaz Baig based in the reply of starred question No. 269 asked by Mrs Ayesha Javed Malik MPA, W-317.

کے بارے میں مجلس خصوصی نمبر 4کی رپورٹ ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں ایک ماہ کی توسیع کر دی جائے۔"

یہ تحریک پیش کی گئی ہے اور اب سوال یہ ہے کہ:

"The issue of LDA Employees Housing Scheme Thokar Niaz Baig based in the reply of starred question No. 269 asked by Mrs Ayesha Javed Malik MPA, W-317.

کے بارے میں مجلس خصوصی نمبر 4 کی رپورٹ ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں ایک ماہ کی توسیع کر دی جائے۔"

(تحریک منظور ہوئی)

سالانہ بجٹ برائے سال 16-2015 پر عام بحث

(۔۔۔جاری)

جناب محمد توفیق بٹ: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ جناب سپیکر! شکریہ۔ سب سے پہلے میں محترمہ وزیر خزانہ کو دل کی اتھاہ گہرائیوں سے ایک تو بجٹ پیش کرنے پر مبارکباد پیش کرتا ہوں دوسرا جس جرأت مندانہ انداز سے انہوں نے اس دن بجٹ پیش کیا اس سے ہمارا بھی حوصلہ بڑھا ہے، ہمارے اپوزیشن والے بھائی یا جو بہنیں ہیں جنہوں نے اس دن کالی پٹیاں باندھ لی تھیں۔ ہمیں تو ان کا پتا ہی نہیں چلتا جب ان کی مرضی ہوتی ہے باندھ لیتے ہیں جب ان کی مرضی ہوتی ہے اتار دیتے ہیں۔ آج انہوں نے یہ کالی پٹیاں اتاری ہوئی تھیں۔ میں اپنی بہن وزیر خزانہ کو دل اتھاہ کی گہرائیوں سے خراج تحسین پیش کرتا ہوں اور مبارکباد پیش کرتا ہوں۔ اس کے بعد میں اپنی بجٹ تقریر کی طرف آتا ہوں کہ ایک حدیث مبارک ہے۔

إِنَّمَا الأَعْمَالُ بِالنِّيَّاتِ

عملوں کا دارومدار نیتوں پر ہے۔

اس بات کا پوری قوم نے قائد میاں محمد نواز شریف کو اور میاں محمد شہباز شریف کو عملوں کا دارومدار نیتوں پر ہے کو دیکھتے ہوئے جواب دیا ہے۔ جہاں کہیں بھی الیکشن ہوتے ہیں جہاں کہیں بھی ضمنی الیکشن ہوتے ہیں کنٹونمنٹ بورڈ کے الیکشن ہوتے ہیں، گلگت بلتستان کی فضاؤں میں جب الیکشن ہوتے ہیں تو لوگوں نے "شیر" پر مہر لگا کر میرے قائد میاں نواز شریف، میاں محمد شہباز شریف کی عوام کی خدمت کرنے کی جو نیت ہے اس کا reply کیا ہے۔ میں اس بات کو اس معزز ایوان میں کر کے بڑا فخر محسوس کر رہا ہوں کہ میرے قائد پر لوگوں نے بھرپور اعتماد کا اظہار کیا ہے۔ جب پچھلی دفعہ جنرل الیکشن تھے تو جس جگہ سے ہم پانچ ہزار ووٹوں سے جیتتے تھے اس جگہ سے اڑتیس ہزار ووٹوں سے جیتتے ہیں جس جگہ سے ہم ہارے تھے ادھر بھی ہم چالیس ہزار سے جیتتے ہیں جو اس بات کا ثبوت ہے کہ ہماری حکومت میاں محمد شہباز شریف، میاں محمد نواز شریف کی قیادت میں بھرپور عوامی خدمت کر رہی ہے۔ میں اگر ان کے کارنامے گنوانا شروع کر دوں تو پانچ منٹ اسی میں ختم ہو جائیں گے۔ میں اپنی بات کی طرف آتا ہوں جہاں تک

پالیسیاں بنانے کی بات ہے، عوام کی ترقی اور خوشحالی کے لئے ہماری منسٹر صاحبہ، ہمارے دیگر حکومتی ممبران اسمبلی، حکومتی لوگ جو پالیسیاں بناتے ہیں وہ بڑی محنت بھی کرتے ہیں، مثال کے طور پر تعلیم کے لئے ہم نے اس وقت 27 فیصد بجٹ رکھا ہے اور اس کا بھرپور response بھی مل رہا ہے، لوگ اس کو خوش آئند بھی کہتے ہیں۔ مگر ہمیں پریشانی ground reality پر ہوتی ہے۔ جب ہم لوگوں سے جا کر ملتے ہیں، جب ہم سکول میں جاتے ہیں، رزلٹ دیکھتے ہیں تو رزلٹ پرائیویٹ سکولوں کے مقابلے میں کچھ نہیں ہوتا۔ ہم اربوں روپے سرکاری سکولوں پر لگاتے ہیں، سیاسی مداخلت کو بھی ختم کر دیتے ہیں، کسی ایم پی اے کو ایک ٹیچر بھرتی کروانے کی اجازت نہیں ہے بلکہ سفارش کرنے کی بھی اجازت نہیں ہے۔ ٹیچر حضرات سے میں گزارش کرتا ہوں کہ آپ لوگ بھی اس معاملے میں اپنا کردار ادا کریں۔ ہمارے گورنمنٹ سکولوں میں بچوں کو اوّل آنا چاہئے۔ پچاس ہزار اور ستر، ستر ہزار ہم ان ٹیچروں کو تنخواہیں دیتے ہیں مگر اس کے باوجود ان کا رزلٹ اچھا نہیں ہوتا۔ میں آپ کو یہ ground reality بتا رہا ہوں۔ اس طرح ہم نے 14 فیصد بجٹ کا ہیلتھ کے لئے بھی رکھ دیا ہے، یہ بھی بڑی خوش آئند بات ہے، بہت اچھی بات ہے مگر جب ہم ہسپتالوں میں جاتے ہیں تو لوگ ہمیں یہ نہیں کہتے کہ ہمیں دوائی نہیں ملی، لوگ ہمیں یہ نہیں کہتے کہ ہم ادھر گئے ہیں تو وہ کہتے ہیں باہر سے مرہم پٹی لے کر آؤ، وہ تو انہوں نے مہیا کی ہوئی ہیں لوگ ہمیں یہ کہتے ہیں کہ وہاں پر تو ڈاکٹر ہی موجود نہیں ہے، ہمیں لوگ کہتے ہیں کہ ڈاکٹروں کا روّیہ ہمارے ساتھ ٹھیک نہیں ہے، ہم جاتے ہیں تو ڈاکٹر ہمیں سیدھے منہ دیکھتے نہیں ہیں۔ عوام کو تو اس طرح کی شکایات ہیں اور جب ہم تھانوں کے لئے، دہشت گردی کے خاتمے کے لئے، تھانہ کلچر کو بدلنے کے لئے اربوں روپے رکھتے ہیں تو لوگ ہمیں یہ شکایت تو نہیں کرتے کہ ہم تھانے میں جاتے ہیں تو ہمیں بلڈنگ اچھی نہیں ملتی، ہم تھانوں میں جاتے ہیں تو ہمیں وہاں بیٹھنے کی جگہ نہیں ملتی، لوگ ہمیں کہتے ہیں کہ تھانیدار ہم سے رشوت مانگتا ہے، تھانیدار ہم سے کام کرنے کے پیسے مانگتا ہے۔ اگر ہم نے اس بات کو ٹھیک نہ کیا تو یہ اربوں روپیہ جو ہم ان کو دے رہے ہیں اس کو بڑی خصوصی توجہ سے آپ کو اور ہمیں دیکھنا پڑے گا۔ مجھے شعر یاد آ گیا ہے:

بے عمل دل ہو تو جذبات سے کیا ہوتا ہے
زمین بنجر ہو تو برسات سے کیا ہوتا ہے
ہے عمل لازم تکمیل تمنا کے لئے
ورنہ صرف رنگین خیالات سے کیا ہوتا ہے

جناب سپیکر! اس بات کو ہمیں بھرپور طریقے سے دیکھنا چاہئے، جو ground reality ہیں اس کو دیکھنا چاہئے۔ بیوروکریسی کا جو سسٹم ہے اس کو دیکھنا چاہئے ورنہ لوگ ہمیں پانچ سال بعد یہ سوال کریں گے۔ یہ لوگ تو انہی عہدوں پر قائم رہیں گے، ہمارے ٹیچرز بھی اسی طرح سے رہیں گے، ڈاکٹرز بھی اسی طرح سے تنخواہیں لیتے رہیں گے۔ ہم اگر اربوں روپے خرچ کر کے بھی عوام کو facilities نہ دے سکے، جب ہم ان کے دروازے پر جاتے ہیں تو پھر لوگ ہم سے سوال کرتے ہیں۔ یہ تو میاں محمد نواز شریف، میاں محمد شہباز شریف پر اللہ کا فضل ہے، میں بتارہا ہوں کہ ان کو ان کی نیتوں کا پھل مل رہا ہے ورنہ جن کے لئے ہم پیسے مختص کرتے ہیں یہ صحیح معنوں میں اپنی ڈیوٹی سرانجام نہیں دیتے۔ ان کو اپنی ڈیوٹی کرنی چاہئے اگر ہم میاں محمد شہباز شریف کے وژن پر کام کر رہے ہیں تو ان سرکاری افسران کو بھی میاں محمد شہباز شریف کے وژن پر کام کرنا پڑے گا۔ پھر انشاء اللہ تعالیٰ پنجاب کے عوام اور زیادہ اعتماد کا اظہار کریں گے۔ شکریہ

جناب ڈپٹی سپیکر: بٹ صاحب! بہت شکریہ۔ حاجی عمران ظفر صاحب!

حاجی عمران ظفر: **اعوذ باللہ من الشیطن الرجیم۔ بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ الصلوۃ والسلام علیک یا سیدی یا رسول اللہ۔ وعلیٰ آلک واصحابک یا حبیب اللہ،** یہ سب تمہارا کرم ہے آقا کہ بات اب تک بنی ہوئی ہے۔

جناب سپیکر! میں سب سے پہلے بجٹ کے حوالے سے اپنے قائد میاں محمد شہباز شریف صاحب کو، ہماری معزز وزیر خزانہ یہاں بیٹھی ہیں ان کو اور ان کی پوری ٹیم کو 1447۔ ارب، 24 کروڑ روپے کا عوام دوست بجٹ پیش کرنے پر دل کی اتھاہ گہرائیوں سے مبارکباد پیش کرتا ہوں۔ میں اس بجٹ میں خصوصی طور پر سب سے پہلے تعلیم کے حوالے سے بات کروں گا کہ تعلیم کے لئے 310۔ ارب، 20 کروڑ روپے رکھے گئے ہیں اور یہ ٹوٹل بجٹ کا 27 فیصد ہے۔ چار نئے دانش سکول بنائے جائیں گے یقین کیجئے میں نے خود چشتیاں کے مقام پر دانش سکول کا visit کیا ہے اور میں سمجھتا ہوں کہ واقعی خادم اعلیٰ پنجاب کا یہ ایسا کارنامہ ہے جسے آئندہ آنے والی نسلیں ہمیشہ یاد رکھیں گی۔ امیروں کے بچے تو ایسے بڑے سکولوں میں داخلہ لے سکتے تھے لیکن غریبوں کے بچوں کو یہ حق نہیں تھا آج الحمد للہ خادم اعلیٰ پنجاب نے امیر اور غریب کے درمیان تفریق کو ختم کیا اور ایسے دانش سکول بنائے جن میں غریبوں کے بچے بھی آسانی سے داخلہ لے سکتے ہیں۔ اس بجٹ میں 990 ہائی سکولوں میں کمپیوٹر لیب دی جائیں گی، نئے سکول بنیں گے، نئے کالجز بنیں گے، 7500 سکولوں میں missing facilities دی جائیں گی

،24500اضافی کمروں کی تعمیر ہوگی،500 نئے سکول بنیں گے۔خادم اعلیٰ پنجاب کا سب سے بڑا کارنامہ ذہین طلباء وطالبات کو وظائف دینے کے لئے پنجاب ایجوکیشن انڈوومنٹ فنڈ میں2۔ارب روپے رکھنا ہے جو کہ ایک بہترین پراجیکٹ ہے جس سے ہمارے طلباء وطالبات جو نمایاں پوزیشن حاصل کرتے ہیں ان کو وظائف دیئے جاتے ہیں،انہیں بیرون ملک یونیورسٹیوں کے دورے کرائے جاتے ہیں،انہیں گارڈ آف آنر پیش کئے جاتے ہیں۔اس سے پہلے پنجاب میں یہ رواج نہیں تھا۔میں سمجھتا ہوں کہ خادم اعلیٰ پنجاب کی یہ ایک تعلیم دوستی کا ثبوت ہے کہ جن کو دن رات یہی فکر ہے کہ پنجاب کے ہمارے جو بچے اور بچیاں سکول میں نہیں ہیں ہم نے انشاء اللہ تعالیٰ ان کو سکولوں میں لانا ہے۔پنجاب ایجوکیشن فاؤنڈیشن کے تحت16 لاکھ بچے پرائیویٹ سکولوں میں تعلیم حاصل کر رہے ہیں اور ان کے لئے10۔ارب روپے رکھے گئے ہیں۔

جناب سپیکر!اب میں صحت کے حوالے سے بات کرنا چاہتا ہوں کہ 166۔ارب،13کروڑ روپے جو کہ بجٹ کا14 فیصد ہے صحت کے لئے رکھے گئے ہیں۔گریڈ18 سے لے کر گریڈ20 تک دس ہزار ڈاکٹروں کی نئی اسامیاں پیدا کی جائیں گی اور جگر کی پیوند کاری کے لئے Pakistan Kidney and liver Institute and Research Centre کا قیام عمل میں لایا گیا ہے۔واقعی ہمارے ملک میں جس طرح ہیپاٹائٹس کے مریضوں کی تعداد بڑھ رہی ہے بے چارے غریبوں کے پاس تو ٹیسٹ کرانے کے لئے پیسے نہیں ہیں،آج الحمد للہ خادم اعلیٰ پنجاب نے اس سنٹر کا قیام کر کے غریبوں کے لئے ایک بہترین موقع فراہم کیا ہے۔

جناب سپیکر!میں اس حوالے سے اپنی معزز وزیر سے یہ گزارش کروں گا کہ خصوصی طور پر ہیپاٹائٹس کے حوالے سے سکولوں میں بچوں کے ٹیسٹ ضرور کرائے جائیں کیونکہ یہ ایسی مرض ہے کہ اس وقت تک اس کا پتا نہیں چلتا جب تک اس کے ٹیسٹ نہ کرائے جائیں لہذا میری گزارش ہے کہ سکولوں میں ہیپاٹائٹس ٹیسٹ کے لئے انتظامات کئے جائیں۔الحمد للہ ہم نے ہیلتھ میں بے شمار پیسا دیا ہے اس لئے میں آپ کی وساطت سے ڈاکٹر صاحبان سے بھی اپیل کروں گا کہ خدارا آئے دن آپ لوگ ہڑتالیں کرتے ہیں اور غریب ہسپتالوں میں مرتے ہیں لیکن ان ڈاکٹر صاحبان کے پرائیویٹ کلینکس تو بند نہیں ہوتے۔

جناب سپیکر! میری گزارش ہے کہ کوئی ایسا قانون بنایا جائے کہ جو پرائیویٹ سیکٹر میں ڈاکٹر صاحبان کروڑوں روپے مہینے کے کماتے ہیں ان کی طرف بھی دھیان دیا جائے یہ ہڑتالیں تو روز کرتے ہیں لیکن ان کے پرائیویٹ ہسپتال چل رہے ہوتے ہیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: بہت شکریہ

حاجی عمران ظفر: جناب سپیکر! میں سمجھتا ہوں کہ اس بجٹ میں کاشتکاروں کے لئے خصوصی طور پر جو پیکیج رکھا گیا ہے کہ 150۔ ارب روپے کی نئی کارپٹ سڑکیں بنائی جائیں گی اس سے ہمارے کسانوں کو فائدہ ہوگا۔ میں آخر میں میٹرو بس کے حوالے سے ذکر کرنا چاہتا ہوں کہ یہ خادم اعلیٰ پنجاب کا غریب دوست پراجیکٹ ہے آج باتیں کرنے والے بڑی باتیں کر رہے ہیں اور میٹرو بس کو جنگلہ بس بنا دیا لیکن ڈیڑھ سے پونے دو لاکھ افراد روزانہ سفر کرتے ہیں یہ نہ صرف پاکستان بلکہ پوری دنیا میں سستا ترین باعزت سفر ہے جو بیس روپے میں شاہدرہ سے لے کر گجومتہ تک ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: بہت شکریہ۔ اگلے مقرر جناب جاوید اختر صاحب!

جناب جاوید اختر: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ شکریہ۔ جناب سپیکر! میں سب سے پہلے وزیر اعلیٰ پنجاب، وزیر خزانہ اور ان کی ٹیم کو خراج تحسین پیش کروں گا کہ انہوں نے بہت ہی balanced اور بہت ہی عوام دوست بجٹ پیش کیا۔ میں بجٹ تقریر پر آنے سے پہلے میاں محمد شہباز شریف کا ذاتی طور پر اور میرے حلقے کی عوام بھی مشکور ہیں کہ انہوں نے سوری لنڈ ہل پاور پراجیکٹ پر کام شروع کرایا ہے جس کی کچھ amount پچھلے سال رکھی گئی تھی۔ یہ handsome amount 2۔ ارب روپے کا پراجیکٹ ہے۔ آپ بہتر جانتے ہیں لیکن ایوان کے بہت سارے بھائی یہ سوچتے ہوں گے کہ یہ 2۔ ارب کی اتنی heavy amount کیوں رکھی گئی ہے، یہ مرحلہ وار جاری ہونی ہے اور 2017 تک اس پراجیکٹ نے مکمل ہونا ہے۔

جناب سپیکر! میں مختصر سا بتادوں کہ جو دریا سے پانی آتا ہے وہ بہت تیز اور بہت speedy ہوتا ہے اور ہمارے جو نیچے والے علاقے ہیں سوری لنڈ ہل پاور پراجیکٹ ہے، اس کے ساتھ مواضعات ہر سال صفحہ ہستی سے مٹ جاتے تھے۔ اس پراجیکٹ کے شروع ہونے سے وہاں پانی جو تباہی پھیلاتا تھا اس کا خاتمہ ہو جائے گا اور میرے حلقے کی 38 ہزار ایکڑ اراضی قابل کاشت ہو جائے گی اور اس سے سبز انقلاب آئے گا۔ اس کے لئے میں وزیر اعلیٰ پنجاب کو مبارکباد پیش کرتا ہوں میں اور میرے حلقے کے عوام ان کے انتہائی مشکور ہیں۔

جناب سپیکر!اب میں بجٹ کے حوالے سے عرض کروں گا کہ بجٹ میں حکومت کی priorities کا پتا چلتا ہے کہ حکومت کی priorities کیا ہیں ماشاء اللہ یہ بجٹ ہمارے قائد میاں محمد شہباز شریف کے وژن کی عکاسی کر رہا ہے۔اس میں ہر شعبہ ہائے زندگی کو touch دیا گیا ہے۔ تعلیم کے لئے اتنی handsome amount رکھی گئی ہے جو میرے خیال میں 27 فیصد بنتی ہے اس سے ایجوکیشن کے نظام میں انقلاب آئے گا اور پچھلے دو سال سے وزیر اعلیٰ نے اس میں جو efforts کی ہیں ان کے ثمرات ابھی نظر آ رہے ہیں لیکن اس میں مزید بہتری کی گنجائش ہے جیسا کہ مجھ سے پہلے بھی میرے فاضل بھائی کہہ رہے تھے کہ دیہاتی علاقوں میں کچھ ٹیچرز ہیں جو گھر بیٹھ کر تنخواہیں لیتے ہیں انہوں نے سکولوں کے رجسٹر گھروں میں رکھے ہوئے ہیں اس لئے اس میں مزید کافی بہتری کی گنجائش ہے۔

جناب سپیکر!میں وزیر خزانہ سے گزارش کروں گا کہ ان سکولوں کو چلانے کے لئے وہاں یونین کونسل کی سطح پر آپ کو دو تین تو اچھے لوگ مل ہی سکتے ہیں اگر ایک مانیٹرنگ کمیٹی بنا دیں تو یہ سکول چل سکتے ہیں ویسے تو کمیٹیاں بنی ہوئی ہیں لیکن وہ بے کار ہیں کوئی کام نہیں کرتیں۔ میں تھانے کے حوالے سے بھی یہی تجویز دوں گا، ہم نے اب بھی پولیس کو 96۔ارب روپیہ دیا ہے لیکن معذرت کے ساتھ عرض کروں گا کہ تھانوں کی صورتحال وہی ہے ہم ابھی تک تھانہ کلچر کو نہیں بدل سکے۔اس کو ہمارے قائد بدلنا چاہتے ہیں اور میں اس سلسلے میں بھی تجویز دوں گا کہ ہر تھانے کی سطح پر ایک کمیٹی بنائی جائے۔ایک تھانے کی حدود میں آپ کو کم از کم تین اچھے آدمی تو مل ہی جائیں گے۔یہ کمیٹی ایماندار لوگوں پر مشتمل ہو۔لوگ پولیس سٹیشن جاتے ہیں تو پیسے کے بغیر کوئی کام نہیں ہوتا۔جائز اور ناجائز سب کاموں کے لئے پیسے دینے پڑتے ہیں۔کوئی بااثر آدمی فون کرے یا پھر پیسے دیئے جائیں اس کے علاوہ کوئی کام نہیں ہوتا۔میری تجویز ہے کہ تھانہ کلچر کو بدلنے اور محکمہ تعلیم کی نچلی سطح کے نظام کو ٹھیک کرنے کے لئے کمیٹیاں تشکیل دی جائیں اس سے بہت بہتری آئے گی۔

جناب سپیکر!شعبہ صحت کے لئے بجٹ کا 14 فیصد مختص کیا گیا ہے۔ابھی میرے فاضل دوست بات کر رہے تھے اور میں بھی وہی دہراؤں گا کہ ہمارے BHUs and RHCs خالی پڑے ہیں۔اگر دن کو ڈاکٹر ڈیوٹی پر ہوتا ہے تو رات یا شام کو کوئی ڈاکٹر موجود نہیں ہوتا۔میرا گاؤں شادن لنڈ ڈیرہ غازی خان سے پچاس کلومیٹر کے فاصلے پر ہے۔یہاں سے مریض پہلے ڈیرہ غازی خان جاتا ہے اور اگر وہ ملتان refer کرتے ہیں تو مریض راستے میں ہی expire ہو جاتا ہے۔میرا قصبہ پچاس ہزار آبادی پر مشتمل ہے۔میری یہ تجویز ہے کہ ہمارے RHC میں ایک ایمرجنسی وارڈ بنا دی جائے تاکہ علاقے کے لوگ

اس سے مستفید ہو سکیں۔اس طرح حادثات کی صورت میں اس علاقے کے لوگوں کو در پیش آنے والی مشکلات کا سدّباب بھی ہو جائے گا۔

جناب سپیکر!زراعت ہمارے ملک کی معیشت کے لئے ریڑھ کی ہڈی کی حیثیت رکھتی ہے۔اس شعبے میں بہت کام کرنے کی ضرورت ہے۔باہر سے گندم950روپے فی من میں مل رہی ہے جبکہ ہماری گندم کی لاگت1300روپے فی من ہے۔ہمیں اپنی inputsکی قیمتوں میں کمی لانی ہو گی تاکہ ہم اپنی زرعی پیداوار کے حوالے سے دوسرے ملکوں کی منڈیوں میں بھیcompeteکر سکیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر:جاوید اختر صاحب!آپ کا وقت ختم ہو گیا ہے لہذاwind upکر لیں۔

جناب جاوید اختر:جناب سپیکر!میں نے پچھلی دفعہ بھی یہ بات کی تھی اور اس کو سب نےappreciateکیا تھا۔میں آپ کی وساطت سے محترمہ وزیر خزانہ کو یہ بات آج دوبارہ بتانا چاہتا ہوں کہ ہم دیہاتوں میں ہر سال گلی،نالی،سولنگ اور سیوریج کے لئے اربوں روپے کے پراجیکٹس دیتے ہیں لیکن صفائی کا مناسب انتظام نہ ہونے کی وجہ سے ہر دوسرے سال یہ سب کچھ ختم ہو جاتا ہے۔میری تجویز ہے کہ یونین کونسل کی سطح پر صفائی کے لئے ٹریکٹر ٹرالی اور دوسرا سامان مہیا کر دیا جائے تو اس سے یہ مسئلہ حل ہو جائے گا۔اگر دیہات میں صفائی نہیں ہو گی تو بہت سی بیماریاں پھیل جائیں گی۔میں یہ گزارش کروں گا کہ ہر یونین کونسل کی سطح پر ٹریکٹر ٹرالی،صفائی کا دوسرا سامان مہیا کیا جائے اور سینٹری ورکر رکھے جائیں تاکہ دیہاتوں میں مناسب طریقے سے صفائی ہو سکے اور لوگ بیماریوں سے بچ سکیں۔

جناب سپیکر!اب میں دیہی ٹیوب ویلوں کے حوالے سے ایک گزارش کرنی چاہتا ہوں۔میں یہ باتon recordلانا چاہتا ہوں کہ ایک زمانے میں زرعی ٹیوب ویلوں کا فلیٹ ریٹ ہوا کرتا تھا اور اُس وقت455زرعی ٹیوب ویلز کام کر رہے تھے۔اگر اب زرعی ٹیوب ویل پانی کے لئے استعمال ہو تو اس کا ڈیڑھ سے دو لاکھ روپے بل آتا ہے۔میرا یہ مطالبہ ہے کہ ہمارے علاقے میں بھی میانوالی اور بلوچستان کی طرح زرعی ٹیوب ویلوں کے لئے استعمال ہونے والی بجلی کا فلیٹ ریٹ بحال کیا جائے تاکہ وہاں کا کاشتکار بھی خوشحال ہو سکے۔

جناب سپیکر!وزیر اعلیٰ نے اس بجٹ میںRural Roads Programmeدیا ہے اور پینے کا صاف پانی مہیا کرنے کا منصوبہ بھی دیا گیا ہے۔یہ دونوں منصوبے بے انتہا اچھے ہیں۔ان کی افادیت کا پتا آپ کو2018کے الیکشن میں چلے گا۔بہت شکریہ

جناب ڈپٹی سپیکر:بڑی مہربانی۔باؤ اختر علی صاحب!

باؤ اختر علی: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔جناب سپیکر! عرض کرتا ہوں کہ:

کی محمدؐ سے وفا تُو نے تو ہم تیرے ہیں
یہ جہاں چیز ہے کیا لوح و قلم تیرے ہیں

جناب سپیکر! میں وزیر اعلیٰ پنجاب میاں محمد شہباز شریف، وزیر خزانہ ڈاکٹر عائشہ غوث پاشا اور ان کی ٹیم کو سال 16-2015 کا 1447۔ارب، 24 کروڑ روپے کا بجٹ پیش کرنے پر مبارکباد پیش کرتا ہوں۔وزیر خزانہ ڈاکٹر عائشہ غوث پاشا بجٹ پر بحث کے دوران continuously بیٹھی ہوئی ہیں۔یہ بہت صبر آزما مرحلہ ہے اور اس پر بھی میں ان کو خراج تحسین پیش کرتا ہوں۔

جناب سپیکر! میں آٹھ سال پیچھے جاؤں گا کیونکہ مسلم لیگ (ن) کا یہ آٹھواں بجٹ ہے اور پچھلے پانچ سال مرکز میں کسی اور پارٹی کی حکمرانی تھی۔آٹھ سال پہلے پاکستان اور خصوصی طور پر صوبہ پنجاب کا جو حال تھا وہ کسی سے ڈھکا چھپا نہیں ہے۔یہ بات on record ہے کہ 2008 سے لے کر اس آٹھویں بجٹ تک وزیر اعلیٰ پنجاب خود سوئے اور نہ ہی اپنی ٹیم کو سونے دیا۔ہر سال بہتر سے بہتر بجٹ پیش کیا گیا اور حزب اختلاف اسی طرح بنچوں پر شور مچاتی رہی۔لوگ ہمیں ووٹ دے کر بھیجتے ہیں اس کا مطلب یہ نہیں کی تنقید برائے تنقید کی جائے بلکہ میں کہتا ہوں کہ تنقید برائے اصلاح ہونی چاہئے۔جب پچھلے سال بجٹ پیش کیا گیا تو ایک پارٹی کے ممبر نے قائد حزب اختلاف کی سرپرستی میں پارلیمنٹ کے اندر جو ہنگامہ کھڑا کیا اس کی مثال نہیں ملتی۔سال 15-2014 کے درمیان جو کچھ ہوا اس کو ساری قوم جانتی ہے۔خادم اعلیٰ پنجاب ترقی کی طرف رواں دواں رہے اور یہ کنٹینر پر چلے گئے۔قائد حزب اختلاف نے یہاں ایوان میں دو گھنٹے بجٹ تقریر کی اور اس میں تنقید کے علاوہ اور کوئی پہلو نہیں تھا۔میں یہ بات تسلیم کرتا ہوں کہ اس بجٹ میں اصلاح کا پہلو موجود ہے۔

جناب سپیکر! میں یہ کہوں گا کہ آج صوبہ پنجاب کو دوسرے صوبوں پر فوقیت حاصل ہے۔یہ فوقیت کیوں حاصل ہے؟ اس کی وجہ صوبہ پنجاب کی good governance ہے۔صوبہ پنجاب کے چیف ایگزیکٹو کا اپنے تمام محکمہ جات پر کنٹرول ہے۔میں ان کی ٹیم کو خراج تحسین پیش کرتا ہوں کیونکہ وہ اپنے قائد کے vision کو بروئے کار لائے اور اس پر عمل پیرا ہوئے ہیں۔

جناب سپیکر! اب میں بجٹ پر آؤں گا۔ کسی بھی ملک کے بجٹ کی ریڑھ کی ہڈی تعلیم، صحت اور زراعت ہوتی ہے۔ آپ دیکھیں کہ بجٹ کا 27 فیصد حصہ تعلیم کے لئے مختص کیا گیا ہے۔ تعلیم میں جو ترقی اور enrolment ہو رہی ہے۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، باؤ صاحب! آپ wind up کریں، آپ کا ٹائم ختم ہو گیا ہے۔ اجلاس کا ٹائم آدھا گھنٹہ بڑھایا جاتا ہے۔

باؤ اختر علی: جناب سپیکر! میں صرف ایک منٹ میں اپنی بات ختم کروں گا۔ آپ اپنے صوبہ میں شرح خواندگی دیکھیں اور خادم اعلیٰ پنجاب کا اس میں وژن دیکھیں۔ زراعت کے لئے 14 فیصد بجٹ رکھا گیا اور صحت کے معاملہ میں بہت ساری اصلاحات کی گئیں اور بہت زیادہ محنت کی جا رہی ہے لیکن میں محترمہ وزیر خزانہ سے یہ گزارش کروں گا کہ ہسپتالوں میں local purchase کے نظام کو change کرنے کی ضرورت ہے۔ ہسپتال tender میں نہیں جاتے یہ سارا سال quotation پر چلتے ہیں۔ Life saver medicine کے سوا quotation پر کوئی medicine, local purchase پر نہ خریدی جائے۔ اس کا یہ فائدہ ہو گا کہ ایک تو کروڑوں روپیہ کی بچت ہو گی اور دوسرا quality medicines ملیں گی لہذا open tender کے ذریعے اس پر عملدرآمد کیا جائے۔

جناب سپیکر! لوگوں کو awareness campaign کے ذریعے taxes میں لایا جائے۔ آپ پوری دنیا میں دیکھیں کہ ٹیکس نظام کے اندر 100 فیصد لوگ ہیں وہ ڈنڈے کے ذریعہ سے یا زبردستی ٹیکس نظام میں نہیں ہیں انہیں awareness دی جاتی ہے کہ آپ ٹیکس نظام کے اندر آئیں۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، بہت شکریہ۔ محترمہ رُخسانہ کوکب صاحبہ!

محترمہ رُخسانہ کوکب: جناب سپیکر! میں سب سے پہلے آپ کا شکریہ ادا کرتی ہوں کہ آپ نے مجھے بجٹ پر بات کرنے کا موقع دیا۔ میں اپنے قائدین میاں محمد نواز شریف، میاں محمد شہباز شریف اور وزیر خزانہ ڈاکٹر عائشہ غوث پاشا کو خراج تحسین پیش کرتی ہوں کہ جنہوں نے صوبہ پنجاب کو بہترین حالیہ بجٹ دیا ہے۔ حالیہ بجٹ انشاء اللہ عوام کے اندر بہتری لے کر آئے گا اور بجٹ 16-2015 تمام شعبہ ہائے زندگی کے لئے انتہائی مؤثر ثابت ہو گا۔

جناب سپیکر! معاشی ترقی ہو یا قرضوں کی فراہمی، دہشت گردی کا خاتمہ ہو یا سیلاب میں گھرے ہوئے افراد، صحت و تعلیم کا فروغ ہو یا کاشتکاروں کو مضبوط کرنے کے لئے زراعتی اقدامات ہوں، سڑکوں کی توسیع کے منصوبے ہوں، پینے کے صاف پانی کا منصوبہ ہو یا ڈاکٹروں کی دستیابی،

Mobile Health Centres کا قیام ہو یا محنت کشوں کے عملی منصوبے، آشیانہ سکیم ہو یا دہشت گردی کا خاتمہ کے منصوبے، میٹرو بس ہو یا سڑکوں کی تعمیر و پلوں کا قیام، خواتین کے لئے Health Care Centres اور hostels کا قیام ہو یا ٹیکس کی وصولی کے نظام میں بہتری کا عمل، ملازمین کی بہتری کے لئے تنخواہ میں اضافہ ہو، ہماری حکومت زندگی کے ہر شعبہ میں بہترین اور مؤثر اقدامات اُٹھا رہی ہے اور صوبہ میں بہتری و خوشحالی لانے کا سبب بنی ہے۔

جناب سپیکر! دوسرے بچوں کے ساتھی غیر ضروری تنقید کر کے ملک اور قوم کو تماشا نہ دکھائے بلکہ مثبت تنقید کر کے جمہوری عمل کو فروغ دے۔ آخر میں میری دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہمارے ملک کو ترقی کی طرف گامزن کرے۔ شکریہ

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، بہت شکریہ۔ چودھری رفاقت حسین گجر صاحب!۔۔۔ نہیں ہیں۔ جناب محمد اکبر حیات ہراج صاحب!

جناب محمد اکبر حیات ہراج: جناب سپیکر! شکریہ۔ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ الحمد للہ رب العالمین۔ الصلوٰۃ والسلام علیک یا سید الانبیاء والمرسلین و سید الاولین والآخرین۔

I am not going into details because a lot has already been said. I just want to congratulate honourable Chief Minister, the Finance Minister and their team. I have seen some parts of papers of budget and feel like that it encompasses almost each and every aspect of development and growth. The team deserves appreciation. Last thing that I would like to say is that farmers are back bone of this country they are poor and weak and can not endure that kind of burden when their crops ripe and they are not given proper/suitable rates of their crops. So I request that this thing may please be taken care of in future. Thanks.

جناب ڈپٹی سپیکر: جی۔ بہت شکریہ۔ محترمہ فرزانہ بٹ صاحبہ!۔۔۔ موجود نہیں ہیں۔ محترمہ شازیہ طارق صاحبہ!۔۔۔ موجود نہیں ہیں۔ جناب محمد عمران قریشی صاحب!۔۔۔ موجود نہیں ہیں۔ سید محمد محفوظ مشہدی صاحب!۔۔۔ موجود نہیں ہیں۔ جناب شفقت محمود صاحب!۔۔۔ موجود نہیں ہیں۔ محترمہ نبیلہ عندلیب صاحبہ۔۔۔ موجود نہیں ہیں۔ محترمہ حسینہ بیگم صاحبہ!

محترمہ حسینہ بیگم: جناب سپیکر! آپ نے مجھے بولنے کا موقع دیا جس پر میں آپ کا شکریہ ادا کرتی ہوں۔ صوبہ پنجاب میں سستے رمضان بازار لگائے گئے ہیں، ملتان میں میٹرو بس کا قیام کیا گیا ہے، خواتین کی ترقی کے لئے 23- ارب روپے دیئے گئے ہیں، ماں اور بچے کی صحت کے لئے کام شروع ہے، کام کاج کرنے والی خواتین کے لئے ضلعی حکومت نے بہت کام کئے ہیں اور حکومت نے خواتین کے لئے سرکاری ملازمتوں میں 15 فیصد کوٹا مقرر کیا ہے تو میں ڈاکٹر عائشہ غوث صاحبہ کو اچھا بجٹ پیش کرنے پر دل و جان سے مبارکباد پیش کرتی ہوں۔ شکریہ

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، بہت شکریہ۔ مہر محمد فیاض صاحب!

مہر محمد فیاض: جناب سپیکر! شکریہ۔ میں وزیر خزانہ ڈاکٹر عائشہ غوث پاشا کو ایک بہترین اور متوازن بجٹ پیش کرنے پر مبارکباد پیش کرتا ہوں۔ اس کے علاوہ انہوں نے میاں محمد شہباز شریف کے وژن کے عین مطابق تعلیم کو تقریباً 325- ارب روپیہ دیا ہے۔ اس پر بھی میں انہیں مبارکباد پیش کرتا ہوں کہ میاں صاحب نے جب سے حکومت سنبھالی ہے انہوں نے تعلیم اور صحت کو اپنی پہلی ترجیح پر رکھا ہے۔ ہماری حکومت نے روڈز کی بہتری کے لئے جو KPRRP شروع کیا ہے یہ بھی ایک بہترین پروگرام ہے۔ اس کے لئے بھی یہ مبارکباد کے مستحق ہیں کیونکہ جب تک انفراسٹرکچر نہیں ہوگا بنیادی سہولیات میسر نہیں ہوں گی تو یہ صوبہ ترقی نہیں کر سکے گا۔

جناب سپیکر! جن لوگوں نے ادھر بڑا شور ڈالا تھا انہیں مشورہ دینا چاہتا ہوں کہ اللہ تبارک و تعالیٰ کے کرم سے ہم نے پچھلے دور حکومت میں بھی پانچ بجٹ پیش کئے تھے اور اُدھر شور مچانے والے اور تھے۔ اللہ تبارک و تعالیٰ نے اور عوام کی دعاؤں سے وہ آج اُدھر سے مٹ گئے ہیں اور یہ لوگ جو شور ڈال رہے ہیں انشاء اللہ تعالیٰ آئندہ عوام ان سے بھی انتقام لے گی اور ان کا بھی نام نہیں رہے گا۔

جناب سپیکر! اس کے علاوہ میں میاں محمد شہباز شریف کو بہت مبارکباد پیش کرتا ہوں کہ انہوں نے دینہ کے لئے underpass کی صورت میں ایک بہت بڑا میگا پراجیکٹ دیا ہے۔ جی ٹی روڈ پر حادثات میں ہماری ہر ماہ بڑی قیمتی جانیں ضائع ہوا کرتی تھیں۔ آج سے تقریباً سولہ سترہ سال پہلے جب میاں محمد نواز شریف کی حکومت ختم کی گئی تھی تو روڈز سیکٹر میں کوئی میگا پراجیکٹ شروع نہیں ہوا تھا۔ انہوں نے جو جی ٹی روڈ ڈبل کی تھی اور موٹر وے بنائی تھی وہ وہیں تھی۔ آج اللہ تبارک و تعالیٰ نے میاں صاحب کو پچھلے دور میں ہمت دی اور انہوں نے گوجرانوالہ میں ایک بہت بڑا کام کیا اور flyover بنایا۔

آج اللہ نے ہمیں یہ توفیق دی ہے کہ دینہ میں ایک underpass بنایا ہے۔ اس کے علاوہ گوجر خان میں ایک flyover بنا ہے۔

جناب سپیکر! اس کے علاوہ میں امن عامہ کی صورتحال پر بات کرنا چاہوں گا۔ ہم جتنے چاہے ترقیاتی کام کر لیں، جتنی یونیورسٹیاں بنالیں، جتنے ہسپتال بنالیں جب تک کسی ملک میں یا کسی صوبہ میں امن وامان قائم نہیں ہوگا تو ہر چیز بے کار ہو جائے گی۔ آپ جب تک ہمیں دہشتگردوں، قبضہ مافیا، کرپشن سے اور ان دھرنے والوں سے جان نہیں چھڑوائیں گے تو یہ سب بے کار ہے۔ امن و امان کے لئے جو 82.5- ارب روپے رکھے گئے ہیں اس پر میں وزیر خزانہ کو سراہتا ہوں اور آپ نے 6642 محکمہ پولیس میں بھرتیاں کی ہیں خوش آئند ہے۔ میں امید کرتا ہوں کہ آئندہ بجٹ میں اس سے ڈبل بھرتیاں ہوں گی کیونکہ پولیس نفری کی ہمیں کمی کا سامنا ہے۔ پولیس کی سہولیات کی کمی ہے۔ لوگ کہتے ہیں کہ VVIP's کو جو بڑی بڑی گاڑیاں سکیورٹی کے لئے دی جاتی ہیں یہ صرف وزیراعلیٰ یا گورنرز کو نہیں دی جا رہیں بلکہ بہت سے بڑے لوگ انوسٹمنٹ لے کر آ رہے ہیں انہیں بھی سکیورٹی کی ضرورت ہوتی ہے۔ انہیں ہوم ورک مکمل کر کے آنا چاہئے کہ ان میں جو آلات لگتے ہیں وہ چھوٹی گاڑیوں میں گرمی کی وجہ سے نہیں چل سکتے۔ اس کے لئے میں آپ کو کہنا چاہتا ہوں کہ ہم لوگ مثال تو بڑی دیتے ہیں کہ وہاں ایک جرم ہوا اور ہیلی کاپٹر سے انہوں نے trace کر لیا۔ میں یہ تجویز پیش کرتا ہوں کہ کم از کم ہر ڈویژنل سطح پر پولیس کے پاس ایک ہیلی کاپٹر ہونا چاہئے تاکہ جہاں پر جرائم ہوں وہ فوری طور پر trace ہو جائیں۔ شکریہ

جناب ڈپٹی سپیکر: شکریہ۔ محترمہ فائزہ مشتاق صاحبہ!

محترمہ فائزہ مشتاق: اعوذ باللہ من الشیطن الرجیم۔ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ جناب سپیکر! حکومت پنجاب کا بجٹ برائے مالی سال 16-2015 ہمارے قائدین میاں محمد نواز شریف اور میاں محمد شہباز شریف کی کامیاب پالیسیوں اور ترجیحات کا آئینہ دار ہے جس میں ایک عام آدمی کی رسائی صحت، تعلیم اور دیگر زندگی کی سہولیات تک ممکن بنائی گئی ہے۔

جناب سپیکر! بجلی کے اس بحران کے دور میں حکومت پنجاب نے اس سیکٹر پر 34- ارب ڈالر کی خطیر رقم مختص کی ہے جو ایک بہت اچھی بات ہے جس سے انشاء اللہ بجلی کی پیداوار میں اضافہ بھی ہوگا اور لوڈشیڈنگ میں کمی ہوگی۔ شمسی توانائی کا منصوبہ قائداعظم سولر پارک ایک خوش آئند منصوبہ ہے جس کے لئے اس بجٹ میں بھی رقم مختص کی گئی ہے۔

جناب سپیکر! تعلیم کے شعبہ میں بھی حکومت نے 27 فیصد کل بجٹ کا حصہ رکھا ہے جس سے اندازہ ہوتا ہے کہ حکومت تعلیم کے فروغ کے لئے انتھک محنت کر رہی ہے۔ تعلیم کے ساتھ ساتھ صحت کے شعبہ کو بھی خاص اہمیت دی گئی ہے اور تقریباً 14 فیصد حصہ اس کے لئے رکھا گیا ہے جس کے تحت عوام کو علاج معالجہ کی بہترین سہولیات پہلے کے مقابلے میں زیادہ آسانی سے میسر آ سکیں گی۔

جناب سپیکر! پاکستان ایک زرعی ملک ہے اور اس کی آبادی کا 70 فیصد حصہ زراعت سے منسلک ہے۔ اگر زراعت کا شعبہ ترقی کرے گا تو یہ ملک پاکستان بھی انشاء اللہ ترقی کرے گا اس کے لئے میں میاں محمد شہباز شریف کے انقلابی قدم کی تعریف کرنا چاہوں گی جو انہوں نے سولر ٹیوب ویل کے لئے بہت اچھی رقم مختص کی ہے جس سے انشاء اللہ اس ملک میں زرعی reforms بھی آئیں گی اور اللہ رب العزت میاں صاحب کو اس کام میں کامیابی عطا کرے۔

جناب سپیکر! میرا تعلق ایک بہت پسماندہ علاقے ضلع منڈی بہاؤالدین سے ہے۔ میرے شہر میں سڑکوں کی حالت نہایت ناگفتہ بہ ہے اس کے لئے حکومت پنجاب نے فنڈز دیئے ہیں لیکن وہ شہر کی صورتحال کے حساب سے بہت کم ہیں۔ میری یہ گزارش ہے کہ سڑکوں کے لئے بجٹ کو بڑھایا جائے اور مزید فنڈز دیئے جائیں۔

جناب سپیکر! میری دوسری درخواست یہ ہے کہ میرے شہر میں ریلوے لائن نے شہر کو دو حصوں میں تقسیم کیا ہوا ہے جس کی وجہ سے ٹریفک کی آمد کے اوقات میں پھاٹک بند ہونے کی وجہ سے شہریوں کو بہت دیر انتظار کرنا پڑتا ہے۔ خادم اعلیٰ پنجاب میاں محمد شہباز شریف سے میں درخواست کرتی ہوں اور یہ درخواست ان سے پہلے بھی بہت بار کی جا چکی ہے کہ وہ میرے شہر منڈی بہاؤالدین کو دو underpasses یا دو overhead bridges کی تعمیر کے لئے فنڈز دیں تاکہ شہریوں کی مشکلات میں کمی ہو۔

جناب سپیکر! میری تیسری اور آخری درخواست یہ ہے کہ میرے شہر منڈی بہاؤالدین میں پنجاب یونیورسٹی یا گجرات یونیورسٹی کا کیمپس قائم کیا جائے تاکہ بچے اور بچیوں کو اعلیٰ تعلیم کے لئے لاہور اسلام آباد یا فیصل آباد نہ جانا پڑے۔ میرے والد صاحب 1997 میں ایم پی اے رہے تھے تو انہوں نے اس وقت منڈی بہاؤالدین ڈگری کالج میں تین مضامین میں ایم اے کی کلاسز کا اجراء کرایا تھا۔ اب اتنے سال گزرنے کے باوجود اس میں مزید ایک مضمون کے ایم اے کرانے کا اضافہ نہیں کیا گیا۔ میری یہ

درخواست ہے کہ منڈی بہاؤالدین ایک ایسا شہر ہے جس میں تعلیم کے لئے یونیورسٹی کیمپس دیا جائے۔ شکریہ

جناب ڈپٹی سپیکر: بہت شکریہ۔ محترمہ فرح منظور صاحبہ!۔۔۔ موجود نہیں ہیں۔ محترمہ راحیلہ خادم حسین صاحبہ!۔۔۔ موجود نہیں ہیں۔ سید رضا علی گیلانی صاحب!۔۔۔ موجود نہیں ہیں۔ سید عبدالعلیم صاحب!۔۔۔ موجود نہیں ہیں۔ سید زعیم حسین قادری صاحب!۔۔۔ موجود نہیں ہیں۔ میاں نصیر احمد صاحب!۔۔۔ موجود نہیں ہیں۔ ڈاکٹر ملک مختار احمد بھرتھ صاحب!۔۔۔ موجود نہیں ہیں۔ رانا محمود الحسن صاحب!۔۔۔ موجود نہیں ہیں۔ چودھری محمد ارشد جاوید وڑائچ صاحب!۔۔۔ موجود نہیں ہیں۔ محترمہ نسیم لودھی صاحبہ!۔۔۔ موجود نہیں ہیں۔ سردار بہادر خان میکن صاحب!۔۔۔ موجود نہیں ہیں۔ جناب مناظر حسین رانجھا صاحب!۔۔۔ موجود نہیں ہیں۔ چودھری اشفاق احمد صاحب!۔۔۔ موجود نہیں ہیں۔ محترمہ نبیرہ عندلیب صاحبہ!

محترمہ نبیرہ عندلیب: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ جناب سپیکر! شکریہ۔ میں محترمہ وزیر خزانہ ڈاکٹر عائشہ غوث پاشا کو پہلی خاتون وزیر خزانہ کا اعزاز حاصل کرنے پر مبارکباد پیش کرتی ہوں۔ اللہ تعالیٰ آپ کو اسم بامسمیٰ بننے کی توفیق عطا فرمائے۔

جناب سپیکر! 12۔جون 2015 کو محترمہ وزیر خزانہ پنجاب نے 16-2015 کے لئے حکومت پنجاب کا میزانیہ پیش کیا۔ یہ میزانیہ نامساعد حالات میں پیش کرنا ہی بہت بڑا کارنامہ ہے ایک طرف ہمیں دہشتگری کا سامنا ہے، دوسری طرف ملک کے قدرتی حالات کی ناموافقت ہے اور پھر پنجاب جو آبادی کے اعتبار سے سب سے بڑا صوبہ ہے اس میں ہونے والی ترقی زیادہ آبادی کی نذر ہو جاتی ہے۔ یہ پہلو بھی قابل ذکر ہے کہ جو میں تاکید سے آپ کے سامنے بیان کرنا چاہوں گی کہ میزانیہ کی کاپی کس قانون کے تحت اُردو زبان میں شائع کی گئی؟ سب سے پہلے میں میزانیہ کی خصوصیات آپ کے سامنے بیان کرنا چاہوں گی کہ تعلیم کے لئے 310۔ارب 20 کروڑ روپے، صحت کے لئے 166۔ارب 13 کروڑ روپے، زراعت کے لئے 144۔ارب 39 کروڑ اور امن عامہ کے لئے 109۔ارب 25 کروڑ رکھے گئے ہیں۔ مذکورہ مختص فنڈز چاروں اہم شعبوں کے لئے رکھے گئے ہیں لیکن ان رقوم کے خرچ کرنے کا mechanism لازمی بنایا جائے۔ عام طور پر بیوروکریسی ابتدائی چھ ماہ میں رقوم خرچ کرنے کی طرف ویسے ہی توجہ نہ کرتی ہے جیسا کہ سال کے آخری تین ماہ میں کرتی ہے جس بناء پر کم رقم خرچ ہو پاتی ہے اور کافی lapse ہو جاتی ہے۔ ترقیاتی امور جو کہ عوام الناس کو روزگار فراہم کرتے ہیں، کا صحیح انداز میں

بروقت مکمل ہونا ضروری ہے۔اس سے اہم منصوبہ مطلوبہ ہدف سے کم میں تیار ہو جاتا ہے جبکہ ایسا نہیں ہوتا اس لئے mechanism کے ساتھ ساتھ monitoring کو بھی یقینی بنایا جائے۔ حکومت کی میرٹ پالیسی کی تعریف کرنا بہت ضروری ہو گی کیونکہ مختلف شعبہ جات میں نوکریاں 100 فیصد میرٹ پر دی گئی ہیں۔ حکومت نے جو نئے ایڈیشنل ضلعی و سیشن ججوں اور سول ججوں کے لئے ایک ہزار سے زائد اسامیاں پیدا کی ہیں ان کی بھی میرٹ پر ہی تعیناتی ہونی چاہئے۔ حکومت سرکاری ملازمین اور پنشنرز کے لئے دس فیصد تنخواہوں کا اضافہ کرے۔ محنت کشوں اور کارکنوں کے لئے کم از کم اجرت 12 سے 13 ہزار مقرر کی گئی ہے اس کی پرائیویٹ سیکٹر میں implementation کے لئے monitoring کرنا انتہائی ضروری ہے۔

جناب سپیکر! جنوبی پنجاب کی ترقی میں بھی بہت اہم پیشرفت کی گئی ہے جس سے وہاں کے لوگوں کا حوصلہ بڑھے گا۔ پنجاب میں امن وامان کی صورتحال بہت بہتر ہے اس کے لئے محکمہ داخلہ و پولیس مبارکباد کی مستحق ہے لیکن ابھی بھی پولیس کی اخلاقی صورتحال اور روّیے میں مزید بہتری کی گنجائش ہے۔اس کے علاوہ ٹیکنیکل تعلیم سے تربیت یافتہ ہنر مند افراد پر خصوصی توجہ دی گئی ہے اس سے بڑھ کر انہیں بیرون ملک ملازمتوں کے لئے بھی کوشش کی جائے تاکہ زرمبادلہ کے ذخائر میں اضافہ ہو۔

جناب ڈپٹی سپیکر: محترمہ! بہت شکریہ

محترمہ نبیرہ عندلیب: جناب سپیکر! بس آخر پر ایک چھوٹی سی بات ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، آخری بات کر لیں۔

محترمہ نبیرہ عندلیب: جناب سپیکر! میری آخری بات یہ ہے کہ میں چاہتی ہوں کہ حکومت نیک نیتی سے کام کر رہی ہے جس کے فوائد بھی ہمارے سامنے ہیں اور اللہ تعالیٰ غیب سے مدد بھی ضرور فرمائے گا لیکن اگر آپ چاہتے ہیں کہ عوامی سطح پر بھی یہ نیک نیتی حاصل ہو جائے تو اس کے لئے آپ کو اخلاقیات کے دائرہ کار پر غور کرنا پڑے گا اور اس کے لئے میڈیا، علماء، اساتذہ اور نصاب پر اخلاقی طور پر توجہ دیں جس کا لائحہ عمل میرے پاس تیار ہے جو انشاء اللہ میں محترمہ وزیر خزانہ کو بھی دوں گی لہٰذا اسے تعلیم میں شامل کیا جائے۔ شکریہ

جناب ڈپٹی سپیکر: بہت شکریہ۔ جی، سید عبدالعلیم شاہ صاحب!

سید عبدالعلیم: بہت شکریہ۔ جناب سپیکر! یہاں پر سارے دوستوں نے بڑی تفصیل سے بجٹ پر بات کی ہے۔ بجٹ کو کس انداز سے دیکھا جاتا ہے تو ہمارے بجٹ کے جو مالیاتی انڈیکس ہوتے ہیں اور عالمی مالیاتی ادارے ہوتے ہیں اُن کے indicators سے کسی ملک کی معیشت کو دیکھا جا سکتا ہے؟ 2011-12 میں ہمارے جو مالیاتی انڈکس تھے اور 2013-14 اور 2015 میں ہیں اِس وقت الحمد للہ پاکستان کے مالیاتی انڈیکس بہتری کی طرف جا رہے ہیں اور پوری دنیا اس بات کو تسلیم کر رہی ہے۔ دوسری بات یہ ہے کہ تمام budgets پر depend کرتا ہے یعنی جب ہمارا مالیاتی انڈیکس ہماری معیشت کا بہتر ہو رہا ہے تو بجٹ بہتر پیش کیا جا رہا ہے اور بہتر کام کیا جا رہا ہے۔ یہاں جتنی بھی گفتگو ہوئی ہے اس میں سب سے اہم چیز یہ ہو گی کہ اس بجٹ میں جتنا بھی پیسہ رکھا گیا ہے اس کی utilization ہے۔ یہاں صاف پانی کے لئے پیسہ رکھا گیا، صحت کے لئے رکھا گیا اور بیماریوں کا ذکر کیا گیا تو سوال یہ ہے کہ یہ ساری چیزیں پیدا کیوں ہوتی ہیں اور ہمارے ملک کے اندر دوسرے ملکوں کی نسبت diseases زیادہ کیوں ہیں؟ ہمارے ملک کے اندر آپ ہسپتال میں جائیں تو محسوس ہوتا ہے کہ سب لوگ بیمار ہیں، کورٹس میں جائیں تو محسوس ہوتا ہے کہ سب لوگ کورٹس میں موجود ہیں یعنی پوری قوم اور community اسی جگہ پر محسوس ہوتی ہے۔ ہمارے ہاں problem یہ ہے کہ اس وقت water supply and sanitation کے اوپر ہمارے پیسے کی انوسٹمنٹ بے بہا ہو رہی ہے۔ Contamination of water کیوں ہو رہی ہے اور اس کی وجوہات کیا ہیں کیونکہ ہمارا انڈسٹری ڈیپارٹمنٹ اور لوکل گورنمنٹ ڈیپارٹمنٹ اس چیز کو بہتر انداز میں handle نہیں کر رہا؟ ہم بڑے اچھے انداز میں دیہاتوں اور شہروں میں sewer system کو فروغ دے رہے ہیں اور ہم یہ سمجھتے ہیں کہ ہم نے sucker machines دے کر سارا کام مکمل کر لیا ہے۔ Contamination of water اس سیوریج نظام کی وجہ سے ہو رہی ہے جیسا کہ آج لاہور کا پانی دریائے راوی میں ڈالا جاتا ہے اور mostly تمام جگہ پر یہی حال ہو رہا ہے کہ تمام industrial estates کے فضلات کو بھی پینے کے پانی کی سہولیات میں استعمال کیا جا رہا ہے۔ جب تک ہم water and sanitation کو بہتر نہیں کریں گے ہم water treatment plants ہر جگہ پر sewer کے ساتھ نہیں لگائیں گے۔ آج دنیا بہت ترقی کر گئی ہے اور sewer کے سسٹم سے پینے کا پانی مہیا کیا جا رہا ہے۔ تمام بیماریوں سے آج ہسپتال بھرے ہوئے ہیں۔ صحت پر جتنا بھی پیسا خرچ کر لیں لیکن جب تک ہم basic چیز کو نہیں پکڑیں اُس وقت تک ہم اس چیز میں اپنے targets کو achieve نہیں کر سکتے۔ اسی طرح بڑھتی ہوئی آبادی ہے اور ایک بے ہنگم آبادی نے نہ صرف صوبہ پنجاب کو بلکہ پورے پاکستان

کو اپنی لپیٹ میں لیا ہوا ہے لہٰذا اس چیز پر خصوصی توجہ دینے کی ضرورت ہے۔ جس تیزی سے آبادی بڑھ رہی ہے اور جس تیزی سے وسائل اُن کے لئے utilize ہو رہے ہیں تو طلب اور رسد کے موازنے کو جب ہم اکنامکس کے اندر دیکھتے ہیں تو اُس میں بہت زیادہ فرق سامنے آرہا ہے۔

جناب سپیکر! یہاں پر good governance کی بات بھی کی گئی ہے۔یہاں پر جتنے بھی اسمبلی کے ممبران موجود ہیں یا موجود نہیں ہیں تو ہم لوگ میڈیا کی وہ چیزیں face کرتے ہیں جن کا ہم سے تعلق بھی نہیں ہوتا چاہے وہ وزیراعظم ہیں، چاہے وزیراعلیٰ ہیں، چاہے وزراء حضرات ہیں، چاہے ایم پی اے صاحبان، ایم این اے صاحبان اور چاہے لوکل باڈی کے ممبران ہیں۔آپ کے good governance کا جو level ہے وہ سرکاری ملازم سے start ہوتا ہے۔ پنجاب گورنمنٹ نے 2008 سے 2013 تک اور 2013 سے 2015 تک political system کے اندر ایم این اے اور ایم پی اے صاحبان کی involvement کو تقریباً ختم کر دیا ہے اور آج بھی ایجوکیشن ڈیپارٹمنٹ اور پولیس کے اندر کوئی بھی پوسٹنگ ٹرانسفر نہ ہونے کے برابر ہے۔اسی طرح ہیلتھ ڈیپارٹمنٹ میں بھی یہی صورتحال چل رہی ہے لیکن پھر بھی اس کے باوجود سرکاری مشینری بہتر انداز میں perform کیوں نہیں کر رہی ؟اس لئے میری submission یہ ہوگی کہ اس check and balance کو جہاں ہم سیاستدان اپنی accountability تصور کرتے ہیں وہاں سرکاری ملازمین کی good governance کا جائزہ بھی اس اسمبلی میں لیا جائے۔ میرے اندازے کے مطابق اس وقت جتنے بھی محکمے ہیں اُن کی annual progress report ایوان میں پیش نہیں کی جاتی۔اگر اس کو ایوان میں پیش کیا جائے تو جہاں ہماری accountability ہوتی ہے وہاں سرکاری ملازمین کی accountability بھی اسی طرح ہونی چاہئے۔

جناب سپیکر! میں آخر میں یہ عرض کروں گا کہ بجٹ کے حوالے سے جتنی بھی یہاں گفتگو ہوئی ہے اور اس میں خصوصی جنوبی پنجاب کے حوالے سے وزیراعلیٰ نے جو کام کیا ہے وہ ایک تاریخی کارنامہ ہے۔ ہم لوگ سوچا کرتے تھے کہ کبھی ڈیرہ غازی خان کے اندر یونیورسٹی یا میڈیکل کالج ہوگا، کبھی ہمارے پاس کیڈٹ کالج ہوگا اور ہم سوچتے تھے کہ دانش سکول کا سسٹم کبھی ہمارے پاس آئے گا تو آج الحمدللہ اسی وزیراعلیٰ اور وزیراعظم کی بدولت ڈیرہ غازی خان اور راجن پور میں دانش سکول کام کر رہے ہیں، مزید بھی بنایا جا رہا ہے اور کیڈٹ کالج بنایا جا رہا ہے۔ ہم کبھی جنوبی پنجاب کی محرومیوں کو دُور کرنے کے لئے جب مری جاتے تھے تو مری کی ہم بے بہا ترقی کو دیکھ کر یہ سوچتے تھے کہ ہمارے پاس بھی

ماڑی اور فورٹ منرو جیسے دو مقامات موجود ہیں تو کیا کبھی ہمارا بھی اس کے اندر حصہ آئے گا کہ ہمارے پاس بھی لوگ یہاں آ کر اس علاقے کی ترقی میں حصہ لیں گے تو الحمد للہ وزیر اعلیٰ کے ہم انتہائی مشکور ہیں کہ انہوں نے جہاں فورٹ منرو کے لئے FDA بنائی وہاں انشاء اللہ تعالیٰ ماڑی کے لئے بھی FDA کی گزارش کر رہے ہیں جیسا کہ آپ نے بھی کی ہے۔ جنوبی پنجاب کی محرومیوں کو دُور کرنے کے لئے dual carriage way roads بنائے جا رہے ہیں اور ملتان میں میٹرو ٹرین شروع کی جا رہی ہے اس سے واضح ہوتا ہے کہ جنوبی پنجاب کے حوالے سے وزیر اعلیٰ کا وژن انتہائی clear ہے اور ہم وزیر اعلیٰ پنجاب اور وزیر اعظم پاکستان کو جنوبی پنجاب کے لوگوں کی طرف سے اُن کا انتہائی شکریہ ادا کرتے ہیں۔ انہوں نے جنوبی پنجاب کے لئے جو کام کیا ہے اس حوالے سے میری محترمہ وزیر خزانہ سے یہی گزارش ہو گی کہ جس طریقے سے انہوں نے اس میں محنت کی ہے تو جب ہم water and sanitation کو cover کر لیں گے تو ہم جتنا بھی پیسا صحت پر invest کر رہے ہیں وہ اگلے آنے والے budgets کے اندر کم ہوتا چلا جائے گا۔

جناب ڈپٹی سپیکر: شاہ صاحب! بہت شکریہ۔ جی، آج کی لسٹ بھی مکمل ہو گئی ہے اور اجلاس کا وقت بھی ختم ہو گیا ہے۔ جیسا کہ آپ کو معلوم ہے کہ کل سے رمضان المبارک شروع ہو رہا ہے اور سالانہ بجٹ برائے سال 2015-16 پر بحث کا کل آخری دن ہے۔ کل گیارہ بجے تک سالانہ بجٹ پر عام بحث جاری رہے گی۔ اس کے بعد وزیر خزانہ بحث کو wind up کریں گی لہٰذا اب اجلاس بروز جمعۃ المبارک مورخہ 19۔جون 2015 صبح 9:00 بجے تک کے لئے ملتوی کیا جاتا ہے۔